صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 24 جون 2019ء بمطابق 20 شوال المکرم 1440 ہجری دوپہر تین بجکر تین منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

(ترجمہ): (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 2. Leave Applications: Shakil Ahmad Khan Sahib, 22-06-2019 to 24-06-2019. Liaqat Ali Khan Sahib, MPA, for today. Ms. Maliha, MPA, for today. Ms. Madiha, MPA, for today. Ms. Aisha Naeem, MPA, for today. Mr. Abdul Kareem Khan for today. Mr. Faisal Ameen Khan, MPA, for tody. Muhammad Naeem Khan, MPA, for today. Syed Ahmad Hussain Shah, MPA, for today. Hasham Inamullah Khan, Minister for Health, for two days. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, Akram Khan Durrani.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! ایک انتہائی۔۔۔۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب شوکت یوسفزئی صاحب کی والدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، شوکت یوسفزئی صاحب کی والدہ ماجدہ رحلت فرما گئی ہیں، میری گزارش ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے، عنایت صاحب!

(اس مرحلہ دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی درانی صاحب!

رسمی کارروائی

(ایجوکیشن کے 23 سنٹرز ختم ہونے اور 84ہزار خالی پوسٹوں کو ختم کرنے کے حوالے سے بحث)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! ایک انتہائی اہم مسئلہ ابھی میرے چیمبر میں وہ لوگ آئے تھے جو کہ Cream ہیں اور جس سے آپ نے بھی تعلیم حاصل کی ہے، میں نے بھی حاصل کی ہے، آپ کے Politician کے ساتھ اس کا حصہ بھی ہے جو کہ ایجوکیشن کے وہ سینیئر استاد تھے، پرنسپل جو 17 سے 20 اور اس سے اپر، ہمارے صوبے میں ٹریننگ کے لئے 23 سنٹرز ہیں اور وہاں پر اس میں جو کوالٹی والے لوگ ہیں، ان کو بھیجتے ہیں اور وہ ٹیچرز کو ٹریننگ دیتے ہیں۔ میرے خیال میں معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ ایک استاد جو Trained نہ ہو، اس کے پاس صلاحیت نہ ہو تو وہ اپنے شاگرد کو نہ اچھا انسان بنا سکتا ہے

اور اس کا سارا دارومدار اس ٹیچر پر ہوتا ہے، اگر ٹیچر خود اہل ہو، Trained ہو، ابھی ایک سمری چیف منسٹر صاحب کو گئی ہے کہ ان 23 ٹریننگ سنٹرز میں صرف 11 رکھ رہے ہیں، باقی کو وہ ختم کروا رہے ہیں، یہی بات کر رہے ہیں کہ وہ 30 کروڑ سالانہ اس پر خرچہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو کیا سمجھا دوں، آپ کا تو وہاں پر سکول ہے، جس طرح آپ وہاں پر معمار پیدا کر رہے ہیں، میں آپ کے ادارے میں گیا ہوں، میرے خیال میں میں پہلی بار سن رہا ہوں کہ ایجوکیشن پر جو خرچہ ہے وہ فضول ہے، ایجوکیشن پر تو جتنا بھی خرچہ کیا جائے وہ سونا ہے، اس سے پھر اس ملک کے لئے ایسے لوگ نکلتے ہیں جو کوالٹی والے لوگ ہوں، جو ملکی آبادی کے لئے کام کرتے ہیں، بڑے ادب کے ساتھ گورنمنٹ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، یہاں پر میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں، اس سمری کو وہ فوری طور پر سی ایم صاحب سے واپس کروا دیں، اس ایوان کو یہاں پر بتائیں کہ اس کو Reject کیا ہے، ورنہ میں آپ کو بتا دوں کہ اپوزیشن اور پورے صوبے کے اساتذہ ہر وہ اقدام کریں گے جو اس کو روکیں گے، ہم اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے، پھر اس صوبے میں کوئی سکول کھلا نہیں ہو گا، اس کے بچے بھی روڈوں پر ہوں گے، اس کے استاد بھی روڈوں پر ہوں گے، اپوزیشن بھی روڈوں پر ہو گی، (تالیاں) اس کے علاوہ کوئی دوسرا حل ہمارے پاس ہے نہیں، لہذا ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ہماری یہ استدعا آپ سی ایم صاحب کو پہنچا دیں، جو سمری ان کے پاس گئی ہے یا جا رہی ہے، اس کو فوری طور پر واپس کریں۔ دوسری ایک دردناک خبر جو میرا ہی صوبہ جو دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، آج بھی ہے، یہاں پر یہ 'مشرق' اخبار ہے، آج بہت بڑی خبر ہے، پختونخوا میں تین سال سے خالی 84 ہزار آسامیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب! آپ تو ایک کروڑ نوکریاں دے رہے تھے، یہ اخبار اس طرح غلط بیانی نہیں کر سکتا، مجھے معلوم ہے کہ کچھ ہے، ابھی اتنی بھی میونسپل کمیٹیاں ہیں، ڈسٹرکٹ کونسل کو تو ختم کیا گیا لیکن اس میں جتنی بھی خالی پوسٹیں ہیں وہ Abolish ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ 84 پوسٹیں کونسی ہیں؟

<u>قائد حزب اختلاف:</u> 84 ہزار پورے صوبے میں خالی آسامیاں جو کہ ایجوکیشن میں بھی ہیں، اس میں لوکل گورنمنٹ بھی ہے، اس میں ہیلتھ بھی ہے، جو بھی ادارے ہیں، ان میں 24 ہزار پوسٹیں خالی ہیں، تین سال کے لئے، اس کا جواز یہ بن رہا ہے کہ چونکہ تین سال سے خالی ہیں، اس کے بغیر بھی حکومت چل سکتی ہے تو ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ تین سال سے جو خالی ہیں، یہ بھی گورنمنٹ کی نااہلی ہے کہ وہاں پر

اس ادارے میں اگر پوسٹ خالی ہے، اس پر کام نہیں ہو سکتا، لہذا اس کی بھی ابھی وضاحت کی جائے کہ یہ اخبار کی خبر جو 84 ہزار اس صوبے کے لوگوں کو بے روزگار کرنا ہے، اس میں کتنی صداقت ہے؟ یہ تو بالکل الٹی بات ہو رہی ہے۔ ابھی میرے پاس بنوں کے پوسٹ آفس کی پوری یونین کے لوگ آئے تھے، بنوں میں 23 پوسٹیں اس طرح ہیں جو کہ پوسٹ آفس کو Abolish کر رہے ہیں، یہ تو بالکل ایک عجیب سی مثال ہے، ادھر اخبار میں دیتے ہیں کہ ہم کروڑ نوکریاں دیں گے، ادھر 84 ہزار آپ صوبے سے نکال رہے ہیں، عجیب سا تضاد ہے۔ جناب سپیکر صاحب! دو باتیں میں نے کیں جو بڑی اہم ہیں، ایک وہ سمری جو کہ ہمارے ٹریننگ سنٹر بند ہو رہے ہیں، اس کو اور جو 84 ہزار افراد ہیں جن کو نکالا جا رہا ہے، پوسٹیں ختم کی جا رہی ہیں، گورنمنٹ کے جو بھی ذمہ دار مجھے جس طریقے سے بات کرنا چاہتے ہیں، ایشورنس دینا چاہتے ہیں، یہ بڑا اہم ہے۔

جناب سپیکر: اس میں میرے خیال میں ڈیٹیل، میں کسی منسٹر کو Depute کرتا ہوں تاکہ دونوں چیزوں کے اوپر اگر وہ تیار ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ کل بھی کر سکتے ہیں، ہم اس پر، چلیں جی،
Minister Finance, respond please

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں ہمیشہ کی طرح لیڈر آف دی اپوزیشن کے Views کا احترام کرتے ہوئے جو انہوں نے ایک اہم Clarification کے لئے پوائنٹ اٹھایا، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وضاحت اس لئے آسان ہے، میں نے بجٹ تقریر میں اور جنرل ڈسکشن دونوں میں یہ کہا تھا کہ ہمیں بجٹ پر سیاست نہیں کرنی چاہیئے اور ہمیں یا تو اپنے صوبے کا درد ہونا چاہیئے یا ہم نے Ping-Pong کی سیاست اس پر کرنی ہے۔ دونوں ایشوز کے جوابات کچھ یوں ہیں، مجھے Exact figures جو ہیں وہ نہیں پتہ لیکن ٹریننگ جو ہے وہ بڑی ضروری چیز ہے، جیسا کہ میں نے سکولوں کے بارے میں کہا، اگر ہمارے دل میں غریب عوام کا درد ہے تو پھر ہمیں اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ دس ٹریننگ سنٹرز کی بلڈنگز ہوں یا پندرہ ٹریننگ سنٹرز کی بلڈنگز ہوں یا بیس ٹریننگ سنٹرز کی بلڈنگز ہوں اور وہ بلڈنگز کہاں پر چلیں، کہاں پر نہ چلیں؟ دو چیزیں ضروری ہیں، ایک یہ کہ ٹریننگ پر صوبے میں کتنا پیسہ لگے اور دوسرا یہ کہ ٹریننگ کی کوالٹی کتنی اچھی ہو؟ جہاں تک ٹریننگ کے بجٹ کا تعلق ہے، ان شاء اللہ وہ اس سال پچھلے سال سے زیادہ ہو گا اور بہتر لگے گا، بلڈنگ کی مرمت کم کرنا پڑے گی، اس سے زیادہ استاد جو ہیں، ان کو زیادہ بہتر ٹریننگ ملے گی۔ دوسری چیز پچھلے پانچ سال میں ہم نے سکولوں کے انفراسٹرکچر پر زیادہ کام کیا اور ابھی بھی بہت کام باقی ہے، میں نے کہا کہ سیاست ان ایشوز پر میں بھی نہیں کروں گا، اگر میں یہ

کہوں کہ ہمارے سکولز جو ہیں، یہ ابھی سنگاپور یا فن لینڈ کی سکولوں کی طرح ہیں، تو نہیں ہیں، ہم تو اس پر کام کر رہے ہیں، ستر سال کی غلطیاں ایک سال میں ٹھیک نہیں ہوتیں لیکن جواب یہ ہے کہ جب ٹریننگ کا بجٹ کم ہو تو پھر آپ بالکل تنقید کریں لیکن صحیح ایشو کو دیکھیں اور جب ٹریننگ کی کوالٹی نیچے گرے، اس پر تنقید کریں لیکن وہی 1980، 1985، 1990 والی باتیں نہ کریں، جب اس ملک میں اس صوبے میں وہ Facility نہیں بنی، کچھ تو آپ نے خود بنائی ہے، اس پر ویسے ہی جذبات نہیں اکسانے چاہئیں، ٹریننگ کے بجٹ فگرز بھی میں دینے کے لئے تیار ہوں کہ پچھلے سال کتنا تھا، ایم ایم اے کی حکومت میں کتنا تھا، اے این پی کی حکومت میں کتنا تھا اور پی ٹی آئی کتنا پیسہ ٹریننگ پر خرچ کر رہی ہے؟ پہلا پوائنٹ تو یہ ہوا، دوسرا پوائنٹ خالی پوسٹوں کا ہے، میں اس پر آنے سے پہلے دو Related باتوں پر بات کرتا ہوں، ایک ایجوکیشن کا چونکہ یہ موزوں ٹائم ہے، میں نے اپنی آخری تقریر میں Identify کرنا تھا لیکن ایجوکیشن ہمارے لئے کتنی اہمیت رکھتی ہے اور جو غریب بچے ہیں جو گورنمنٹ سکول جاتے ہیں، ان کی ایجوکیشن پر ہم نے اپنی ورکنگ ابھی کر لی ہے، ایجوکیشن کے مختلف لیول فیس سے تقریباً اس سے سو، دو سو ملین یعنی دس سے بیس کروڑ روپیہ جو آتا تھا، بچوں کی جیب سے یا فیملیز کی جیب سے، باقی تو ایجوکیشن فری تھی، آج یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ حکومت جتنی ایجوکیشن پہ Believe کرتی ہے کوئی اور نہ کرے، ہم نے یہ فیصلہ کر دیا، یہ ہم ان شاءاللہ Implement کریں گے، ایک روپے کی فیس بھی وہ بچوں سے نہیں لی جائے گی، (تالیاں) سارا خرچہ وہ حکومت Pay کرے گی، ایک روپیہ بھی کسی سکول کے پاس کم نہیں جائے گا، اس سے زیادہ Commitment نہیں ہو سکتی۔ دوسری اس سے Related، جیسا کہ میں نے کہا کہ خالی پوسٹوں پہ آتے ہیں، خالی پوسٹوں کی بات نہیں ہے، جناب سپیکر! Again فگرز میں لے آؤں گا کہ خالی پوسٹ جو ہیں وہ کتنی ہیں؟ اور وہ میں Formally وہ پیش کر دوں گا لیکن جو اصلی ایشو ہے، اس دن عنایت صاحب نے بات کی تھی، ہم نے بجٹ میں Actual بھی ڈالے ہیں اور اور بھی ڈالیں گے، ہمارے لئے تکلیف دہ ہے کیونکہ ستر سال سے یہ بجٹ ہے، اس میں جو Budgeted figures ہیں، ان میں اور Actual میں ہمیشہ فرق ہوتا تھا، کسی نے نہیں ڈالا، خود اس لئے ڈال رہے ہیں کہ یہ ایشوز واضح ہوں، خالی پوسٹ کا ایشو نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی سائز کتنی ہے اور وہ کتنی بڑھتی ہے، کہاں پہ Actually recruitments ہوتی ہیں، خالی پوسٹیں تو 2010 سے، 2002 سے، ہمیشہ سے جو ہیں وہ خالی پوسٹیں جب سے ہم نے یہ رواج زیادہ کر دیا کہ لوگوں کی توجہ ہم سرکاری نوکریوں کی طرف لے جا

رہے ہیں، پوسٹیں Create ہوتی ہیں، Fill نہیں ہوتیں، اس سے Service delivery پر وہ فرق نہیں پڑتا، اصلی Service delivery پر فرق پڑتا ہے کہ جہاں پہ Man power کی ضرورت ہے، وہاں پہ لوگ ہیں یا نہیں؟ میں دو باتیں کہنا چاہوں گا، مجھے شک تھا کہ اپوزیشن مجھے لگتا ہے کہ جو 92 percent عوام نہیں، 92 percent work force، کیونکہ عوام تو تقریباً 98، 99 فی صد گورنمنٹ میں نہیں ہے لیکن 92 percent work force بھی گورنمنٹ میں نہیں ہے، وہ آدمی جو کسی گاؤں میں نالیوں کی صفائی کرتا ہے، وہ آدمی جس کی چھوٹی سی دکان ہے، کوئی ریڑھے پہ فروٹ بھیجتا ہے، میرے خیال میں ان کی پوری اپوزیشن، مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے، یہ تو چاہتے ہیں کہ یہ پوسٹیں بھر جائیں، پتہ نہیں کس ٹائپ کے لوگوں سے بھریں اور باقی جو 90 فیصد ہے وہ جیسے پرائم منسٹر نے کہا تھا، جہنم میں جائے، لیکن ایسے نہیں ہوگا، ہم نے اعلان کیا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر! میں نے جو دو سوال کئے ہیں، مجھے صرف ان کے جواب دیں۔۔۔۔

<u>وزیر خزانہ</u>: سر! میں نے پہلے سوال کا جواب دے دیا، جناب سپیکر! میں نے پہلے سوال کا جواب دے دیا کہ ٹریننگ کے لئے بجٹ زیادہ ہو رہا ہے، کم نہیں ہو رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب! بات اب ختم کریں کیونکہ یہ بجٹ سیشن ہے، یہ بجٹ سیشن ہے، آپ اور طرف نکل گئے ہیں، میرے پاس 27 لوگ ہیں جنھوں نے تقریریں کرنی ہیں، میں اس کو Conclude کرتا ہوں اور میں بجٹ کی طرف جاتا ہوں، سر! آپ نے بات کر لی، آپ کا پوائنٹ آگیا، یہ سوال جواب نہ کریں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: ٹریننگ کا بجٹ زیادہ ہو رہا ہے، کم نہیں ہو رہا، اب وہ سیاست، جناب سپیکر! ہم۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: مجھے بات کرنے دیں جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب! آپ کا ٹائم ہو گیا نا۔

<u>وزیر خزانہ</u>: ہم یہ سیاست ان کو کرنے نہیں دیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: تو میرے سوال کا جواب تو دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر آپ لوگوں کو کوئسچن ہی اٹھانا تھا، اس وقت بجٹ کے اوپر بات ہو رہی ہے، یہ بجٹ ہو رہا ہے نا، آپ کو پتہ ہے کہ یہ بجٹ اجلاس ہے، درانی صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ یہ بجٹ اجلاس ہے، کیا بجٹ اجلاس میں کوئی اور پوائنٹس ہوتے ہیں؟

وزیر خزانہ: یہ سیاست ہم ان کو کرنے نہیں دیں گے، جب ٹریننگ کا بجٹ زیادہ ہوتا ہے تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: آپ ان کو موقع دے دیں، آپ تشریف رکھیں، میں بجٹ کے اوپر تقریر کرواتا ہوں۔

وزیر خزانہ: میں خلاصہ، جناب سپیکر!-----

قائد حزب اختلاف: مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ یہ تیرہ ٹریننگ سنٹرز ختم کروا رہے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ جواب دے رہے ہیں، آپ Interruption نہ کریں، چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، Interruption نہ کریں، آپ کی تقریر میں کسی نے Interrupt کیا ہے، آپ کی سپیچ میں کسی نے Interrupt کیا ہے؟ نہیں کیا تو آپ ان کو بات کرنے دیں، آپ اس کے بعد کر لیں، آپ Interruption نہ کریں نا، آپ ان کو بات تو کرنے دیں، وہ آپ کا جواب دے رہے ہیں، آپ سن لیں، اس کے بعد آپ بات کر لیں، اس کے بعد آپ کر لیں نا۔

قائد حزب اختلاف: مجھے صاف جواب دے دیں-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کیا جواب دیں؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! صاف جواب-----

(شور)

قائد حزب اختلاف: پہلے میری بات سنیں تو پھر جواب دے دیں-----

وزیر خزانہ: سر! فلور میرے پاس ہے یا لیڈر آف دی اپوزیشن کے پاس ہے؟ یہ بتائیں کہ ہم دونوں نے ایک ساتھ بات کرنی ہے؟ جناب سپیکر! میں ان کو سننے کے لئے تیار ہوں لیکن پھر ان کو مجھے بھی سننا پڑے گا، ان کو مجھے بھی سننا پڑے گا، آپ مجھے سنیں گے تو پھر ہی میں آپ کو سنوں گا۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، ابھی فلور ان کے پاس ہے، ان کو بات کرنے دیں تو پھر آپ بات کر لیں، اس کے بعد، دیکھیں، یہ مناسب رویہ نہیں ہے، ان کو بات کرنے دیں تو پھر آپ کریں نا، آپ کریں، پھر اس کے بعد، اس طرح میں درانی صاحب! Allow نہیں کروں گا، I can't allow like this، اس طرح Allow نہیں کروں گا، یہ یاد رکھیں، آپ بات کریں، آپ بات کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: اس کے بعد کریں، پہلے آپ کو موقع دیا گیا ہے، This is no way، درانی صاحب! دیکھیں آپ سینیئر پارلیمنٹرین ہیں، ہم آپ کی Respect کرتے ہیں، ان کو جواب دینے دیں تو پھر آپ بات کر لیں۔ جی لاء منسٹر، منسٹر فنانس! آپ جواب دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: یہ میرے دو سوال ہیں، ان کے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: ان کے دو جواب دے دیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! جواب میں نے دے دیئے، شاید لیڈر آف دی اپوزیشن کو پسند نہ آئے ہوں، ان شاء اللہ جب وہ حکومت میں ہوں تو وہ اپنے طریقے سے حکومت ضرور چلائیں۔ جواب یہ ہے، میں نے کہا، شاید ان کو پسند نہیں آیا، (تالیاں) ہم نے اساتذہ کی ٹریننگ کرنی ہے، اپوزیشن کے کسی ممبر کے لئے بھی بلڈنگز نہیں کھولیں، ہم ان شاء اللہ ٹریننگ پہ اس سال پچھلے سال سے زیادہ پیسہ لگائیں گے، اگلے سال اس سے زیادہ پیسہ لگائیں گے، اس سال اگلے سال زیادہ پیسہ بھی لگائیں گے، پہلا جواب۔ دوسرا جواب، جیسا کہ میں نے کہا، یہ جو کہنا چاہ رہے تھے وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ تعلیم ہمارے لئے ضروری نہیں ہے، جیسا کہ میں نے کہا، ہم ان شاء اللہ ایک روپیہ بھی ایک بچے سے، ایک والد سے پبلک سکول میں نہیں لیں گے۔ تیسرا جواب، (تالیاں) ہم اگر خالی پوسٹوں کی سیاست کر رہے ہیں، ہم پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں لوگوں کو لیبر فورس پہ لانے کی سیاست کریں گے، ہم 45 ہزار لوگ پبلک سیکٹر میں ڈالیں گے، اس سے بھی زیادہ لوگ پرائیویٹ سیکٹر میں ڈالیں گے، آخر میں۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے الفاظ دھرانا چاہتا ہوں کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: وہ لیڈر آف دی اپوزیشن جو کہ ان کو تعلیم کا اتنا درد ہے، جناب سپیکر! یہ ریکارڈ پہ لائیں کہ انہوں نے کہا، لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ہم اس صوبے میں جو 28 ہزار سکولز ہیں، ہم ایک ایک کو بند کریں گے، یہ انہوں نے کہا ہے۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: اور جو بھی ہو، ہم نے لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن کو یہ کرنے نہیں دیں گے، بہت بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف: میری بات سنیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: یہ کہتے ہیں کہ ہماری حکومت ہے، یہ غلط طریقے سے اس صوبے میں حکومت نہیں چلا سکتے، یہ دل سے نکالیں کہ آپ کی حکومت ہے، آپ غلطیاں کریں گے اور چلائیں گے، آپ کے چیف منسٹر کو یہاں پر گھیرے میں ہم لے لیں گے، آپ کے دفتر کا محاصرہ کر لیں گے، آپ گپ شپ نہ لگائیں، مجھے صرف یہ بتادیں (تالیاں) مجھے صرف یہ بتادیں کہ آپ تیرہ سنٹرز بند کر رہے ہیں کہ نہیں؟ آپ 84 ہزار پوسٹیں ختم کر رہے ہیں کہ نہیں؟ اس کے علاوہ آپ کو حکومت جس نے دی ہے وہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ حکومت آپ کو کس طرح ملی ہے؟ ان باتوں میں نہ جائیں کہ یہ جس انداز سے بات کر رہے ہیں کہ ان کی یہ حکومت جو ہے، یہ تو شرم ناک حکومت ہے، یہ تو بدنام حکومت ہے، یہ حکومت تو سلیکٹڈ حکومت ہے، یہ وہ حکومت ہے جو یہ سارے سوئے ہوئے تھے اور۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بس درانی صاحب! تشریف رکھیں، درانی صاحب! تشریف رکھیں، آپ کی بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! مجھے آپ بتائیں کہ یہ تیرہ سنٹرز بند کر رہے ہیں کہ نہیں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

قائد حزب اختلاف: یہ تیرہ ٹیچنگ سنٹرز وہ بند کروا رہے ہیں کہ نہیں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو کیا پتہ ہے، دیکھیں بات یہ ہے کہ یہ ایک پالیسی ہے، وہ انفارمیشن لے لیں گے، آپ نے تو۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، صرف میری بات سنیں، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، وہ غلط بیانی کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اور بھی فنڈز دیں گے، میں فنڈ کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں صرف یہ بات کر رہا ہوں، یہ مجھے بتادیں، اگر آج نہیں کل بتادیں کہ وہ تیرہ سنٹرز بند کروا رہے ہیں کہ نہیں؟ اور وہ 84 ہزار تو وہ کہہ رہے کہ ہم پورے سکولوں کو بند کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کے کہنے پہ کسی نے بات نہیں کرنی ہے، وہ بھی تو گورنمنٹ ہے نا، ان کی بھی بات سنیں نا، گورنمنٹ کہتی ہے کہ بند نہیں کرنے ہیں، انہوں نے جواب دے دیا، بس بات ختم ہو گئی، انہوں نے کہا کہ ہم نے باقی چھوڑ دیئے ہیں، Push کر دیئے ہیں، سارے بند نہیں کئے۔

قائد حزب اختلاف: وہ تیرہ سنٹرز بند کروا رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ تو کہتے ہیں کہ کروا رہے ہیں، باقی تو کھلے چھوڑ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اور یہ بھی کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کرتا ہوں، ایک منٹ، میں آپ کی بات کرتا ہوں، میں یہ گزارش کرتا ہوں، درانی صاحب! مجھے ایک سیکنڈ کے لئے سن لیں، منسٹر فنانس! آپ ایسا کریں یہ جو سنٹرز ہیں، ان کی ڈیٹیل لا کے کل پیش کر دیں کہ ٹوٹل کتنے تھے، جتنے بند کر رہے ہیں؟ مجھے خود پتہ ہے کہ یہ بڑی کم ٹریننگ ہوتی ہے، ان کے اندر آپ کے پاس ڈیٹیل آ جائے گی۔ جی لاء منسٹر، لاء منسٹر زیادہ بولتا ہے تو مجھے زبان پر وہی چڑھ جاتے ہیں، منسٹر فنانس، پلیز دونوں طرف سے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

وزیر خزانہ: Sir, with the greatest humility and respect، میں نے اپنا جواب دے دیا، میں دوبارہ سے گزارش کرتا ہوں، جیسا کہ وہ یوٹیوب پہ اور ٹویٹر پہ آدھا بیان لے کے ایک Misconception پیدا ہوتی ہے، نہ ہمیں اپوزیشن کے بارے میں بات کرنی چاہیئے، نہ ان کو کرنی چاہیئے، ان کا سوال بھی جائز تھا اور میرا جواب بھی میرے خیال میں جائز تھا۔ انہوں نے بلڈنگز کی بات کی، میں نے ٹریننگ بجٹ کی اور ٹریننگ کی Quantity کی اور ٹریننگ کی کوالٹی کی بات کی، انہوں نے خالی پوسٹوں کی بات کی، میں نے کہا کہ اگر اس سال سرکار میں پانچ لاکھ 34 ہزار لوگ ہونگے تو اگلے سال پانچ لاکھ 76 ہزار لوگ ہوں گے، جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ Exaggeration نہیں کرنی چاہیئے، End میں میری ایک گزارش ہے، میں اس اسمبلی میں بہت Inexperienced ہوں لیکن میں نے اپنی سائز کو بھی دیکھا ہے، ہماری اسمبلی میں شور بھی ہوتا ہے، کنفیوژن بھی ہوتی ہے، ایک Principle of fairness ہونا چاہیئے، دو طریقوں سے یہ اسمبلی چل سکتی ہے، یہ ہمیں سنیں، ہم انہیں سنیں گے (تالیاں) بیشک اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو وہ اس کا اظہار کریں لیکن میری بات کرنے کے بعد، وہ پھر یہ کام میں بھی کر سکتا ہوں، میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کا کوئی ممبر غلط بیانی کر رہا ہے تو ہم بھی اس طریقے سے کر سکتے ہیں، میرا تو ڈیڑھ سال کا Experience ہے،

یہاں پہ لوگ، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر اپوزیشن یہاں پر Disturb کرے گی تو پھر ٹریژری ممبر سے بھی وہی Reception آئے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ جناب وقار احمد خان۔

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بجٹ سپیچ پہ جو چیزیں ہو رہی ہیں، یہ عموماً نہیں ہوتی ہیں۔

جناب عنایت اللہ: بس، مجھے ایک منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں دیکھتے ہیں، جناب وقار احمد خان صاحب! میں دیتا ہوں، تھوڑی دیر میں دیتا ہوں، تھوڑا بجٹ کو آگے لے جانے دیں، پھر دے دیتا ہوں، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

جناب عنایت اللہ: بس، مجھے ایک دو منٹ دے دیں، میں نے ایک وضاحت کرنی ہے، فنانس منسٹر صاحب ابھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر آخر تک بیٹھیں گے، جناب وقار احمد خان صاحب کو ٹائم دیتا ہوں، وقار صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عنایت اللہ: سر! میری عرض سنیں۔۔۔۔۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2019-20 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں بجٹ کو کسی اور طریقے پہ لے کر چلا جاؤں، اس طرح سے نہیں ہو سکتا۔ دیکھیں، اگر بجٹ سپیچ پہ اس طرح کی چیزیں ہیں تو مجھے کوئی قانون بتا دیں، اگر نہیں ہیں تو میں بالکل اجازت نہیں دوں گا، جو مرضی ہے آپ کر لیں۔ وقار احمد خان! بولنا ہے یا نہیں؟

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقار خان نہیں بول رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: ایک منٹ مجھے دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں۔ جی وقار احمد خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! چې ما له مو په بجټ 2019-20 باندې د خپل خیالاتو د اظهار موقع راکړه، کوشش به کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میرے پاس 23 لوگ ہیں جن میں ابھی بابک صاحب نے بھی سپیچ نہیں کی ہوئی ہے، آپ بیچ میں اور چیزیں لے کے آرہے ہیں، اب میں Allow نہیں کروں گا۔ جناب وقار احمد خان صاحب!

جناب وقار احمد خان: زه به کوشش کوم ان شاءالله چې روایتی خبرې او نه کړم-----

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! مجھے بات تو کرنے دیں، کم از کم مجھے تو بات کرنے دیں-----

جناب سپیکر: بات کرتے ہیں، کیونکہ جب آپ ان کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو وہ آپ کے حوالے سے کریں گے، آپ کو کبھی وہ Explanation دیں گے، ایسا نہیں ہوتا، چلیں وقار صاحب! یہ تو پھر ہر سپیچ کے بعد Explanation آئے گی، Rule quote کریں، میں Allow کرتا ہوں۔ وقار احمد خان صاحب!

جناب وقار احمد خان: زه به کوشش کوم چې روایتی خبرې د هراؤ نکړم او د حقیقت اظهار اوکړم۔ کله چې بجټ پیش کیږی، حکومتی ارکان همیشه د هغې تعریف کوی او د اپوزیشن روایت دا وی چې همیشه پکښې خامیانې ګوری خو ان شاءالله کوشش به کوم چې زه پکښې د حقیقت اظهار هم اوکړم۔ جناب سپیکر صاحب! څنګه چې تاسو ته پته ده، یو دوه خبرې کوم، اول پاکستان یو ترقی پزیر ملک دے او کوم ملک چې ترقی پزیر وی نو په هغې کښې هر نمونه معاشی، معاشرتی او سیاسی مسائل وی، د هغې په وجه باندې هر منتخب حکومت چې کله بجټ جوړوی نو هغوی ته ډیر مشکلات وی او زما خیال دے دا موجوده حکومت چې دے ، د پاکستان د تاریخ هغه مشکل ترین بجټ جوړول، هغه د غه خبره، دا دوئ ته پخپله باندې میسره ده، وجه د هغې دا ده، په ډیر معذرت سره، کله چې پی ټی آئی په مرکز کښې په اپوزیشن کښې وو نو ډیر په افسوس سره خبره کوم جناب سپیکر صاحب! دوئ هغه رول په پارلیمان کښې ادا نه کړے شو چې کوم رول دوئ له ادا کول پکار وو، د پارلیمان په ځائے دوئ کنټینر باندې وو او هلته به ئے عوامو ته شنه شنه باغونه ښودل او د هغه باغونو په وجه باندې د عوامو ډیر زیات Expectations دی، د دوئ نه ډیر زیات، یو لږ وی او یو ډیر زیات وی نو دوئ ته ځکه ډیر مسائل دی، په هغه وجه باندې او کوم شنه باغونه چې ښودلې شوی وو، ځکه په هغه تفصیلاتو کښې نه ځم، نو نن ټول دوئ

د هغه شنه باغونو Opposite لګیا دی جناب سپیکر صاحب! سوشل میډیا، پرنټ میډیا، الیکټرانک میډیا، کمینوکیشن ټول د هغه خبرو نه ډک دی، مونږ په هغه تفصیلاتو کښې نه ځو- زمونږه فنانس منسټر صاحب ډیر ښه سپیچ کړے دے او زه دا یوه خبره کول غواړم چې ډیر په جذباتی انداز باندې زمونږه فنانس منسټر صاحب وئیلی دی چې دا د صوبې د ټولو نه غټ بجټ دے سو ارب، خو زه دا تپوس کول غواړم چې په 2018 کښې د ډالر څه قیمت وو، نن په 2019 کښې د ډالر څه قیمت دے؟ په هغه شان Statistics کښې دې برابر کړی نو هله دې اووائی چې دا غټ بجټ دے، که هغه Statistics ئے مونږه راواخلو نو دا 2018 نه هم کم بجټ دے، بل ورته غټ بجټ په دې نه شم وئیلې جناب سپیکر صاحب! د الله په فضل سره نن مونږه Greater Pakhtunkhwa یو، زمونږه سره قبائلی اضلاع هم شامل شوی دی، پکار ده چې دا د هغوی د وطن بجټ وے، زمونږه د صوبې دا بجټ چې دے جناب سپیکر صاحب! د Greater Pakhtunkhwa آبادی سیوا شوې ده-----

(شور)

جناب فخر جهان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب وقار احمد خان: د آبادئ په لحاظ باندې-----

جناب سپیکر: فخر جہان صاحب! آپ تشریف رکھیں، فخر جہان صاحب! تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں اور اپنی سیٹ پر جائیں، پہلے اپنی سیٹ پہ جائیں، اپنی سیٹ پر جائیں۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! زمونږه دا بجټ هم غټ پکار دے په حجم کښې، نوره خبره کوم جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں، میں نے آپ کو فلور نہیں دیا۔

جناب وقار احمد خان: خو Value ئے د دې پنځوسو اربو روپو برابره ده-----

جناب سپیکر: فخر جہان صاحب!

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! د بجټ حجم زمونږه د فنانس منسټر 900 ارب روپئ ښائی خو Value ئے چې ده، نن روپئ کوم ځائې ته رسیدلې ده، په هغه حساب ورته او ګورئ چې په یو کروړ روپئ باندې څه کیږی او کوم ډیویلپمنټل کار چې کیږی، نن هغه تقریباً په شل کروړه روپئ نشی کیدے، نو پکار ده چې هغه خبره د آبادئ په لحاظ سره دوئ د بجټ حجم هم سیوا کړی۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږه مشر چې دے، فنانس منسټر صاحب وائی چې دا سرپلس بجټ دے نو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې کوم بجټ په ګرانټس وی، چې کوم بجټ په Aids وی او کوم بجټ چې هغه په قرضو وی نو زه نشم منلے چې دا سرپلس بجټ وی، پکار دا ده چې مونږه دې خبرو ته او د حقیقت په انداز باندې ورته سوچ اوکړو او هغه Actual position دې خپلو عوامو ته اوښایو کوم چې زمونږ سره دے، که اوو ایو، ستاسو بقول د روټئ دوه په ځائې به په یوه ګزاره کوؤ، د یو په ځائې په نیمه ګزاره کوؤ خو چې حقیقت عوامو ته ښکاره وی۔ زه نور په تفصیلاتو کښې نه ځم، زه صرف راځم خپلې ضلعې طرف ته او بیا خپلې حلقې طرف ته، وخت ډیر کم دے، په ایګریکلچرل یونیورسټئ کښې دا زمونږه د حکومت ډیره ښه کارنامه ده چې په سوات کښې د هغې آغاز کوی خو ورته دا خواست کوم چې دا Allocation ورته ډیر کم دے نو مهربانی د اوکړی دا یونیورسټی دې په Full fledge باندې سټارټ کړی ځکه چې هلته د عوامو ډیمانډ دے او سوات ستاسو په وړاندې هم د دهشت ګردئ نه متاثره دے، هم د سیلاب نه متاثره دے او تر اوسه پورې هغه لا په خپلو پښو نه دے ولاړ، نو زما دا خواهش دے، دا خبره او د حکومت نه دا ډیمانډ دے او څنګه چې د عوامو دا مطالبه ده، زمونږه د صوبې وزیر اعلیٰ صاهب چې راغلو په اول ځل، د ملاکنډ ډویژن نه راغلے دے او څنګه چې په دې میډیا او دلته کښې مونږه خبرې اورو چې د کومې ضلعې وزیراعلیٰ راشی نو هغه ضلعې ته ډیره ترقی ورکوی نو دا Expectation به زمونږه هم وی، د سوات د خلقو چې یره زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب به سوات له ترقی ورکوی، زه هم په هغه Expected کسانو کښې یم چې یره Exceptations مو دی-----

جناب سپیکر: وقار خان! Conclude کریں پلیز۔

جناب وقار احمد خان: سپیکر صاحب، ډیرې مسئلې دی پکښې، زه به خپلې حلقې ته راشم، زما په حلقه کښې زه شکریه ادا کوم د حکومت چې زمونږه د کبل هسپتال ئے Upgrade کړو خو زما به دا خواست وی چې خالص صرف د اعلان پورې محدوده نه وی ځکه چې په 2013 کښې Inauguration زمونږه یو منسټر صاحب کړے وو او دغه دے 2019 دے نو عملی کار دې په هغې باندې شروع شی۔ دوه پلونه، د رابطې پلونه ئے منظور کړی دی، زمونږه په تحصیل کبل کښې د هغې ئے هم شکریه ادا کوم خو دا امید ساتم چې په هغې باندې به فوری طور کار شروع کړی ځکه چې پاس سوات کښې او زمونږه دا کوم د کانجو روډ چې دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! په هغې ډیر زیات Burden دے او تقریباً چې پیښور ته او اسلام آباد ته رسیدل آسان وی خو هلته کښې د کانجو نه مینګورې ته راتلل ګران وی نو زما یو دغه خواست دے ، بل مو دا ریکویسټ دے چې دلته کښې یو هیډ وو، سوات بهائی پاس فلائی اوور وو او یو کانجو بائی پاس فلائی اوور وو، نو د وزیرا علیٰ صاحب سره ما خبره کړې وه، ملاقات مو کړے وو او ورسره د سی اینډ ډبلیو کسانو سره هم، نو هغوی اوئیل چې دا دویمه منصوبه مونږه ختمه کړې ده نو اوس راته دا پته نه لګی چې دا په څه وجه باندې دوباره Reflect شوې ده؟ پکار دا ده چې که دغه دویمه منصوبه ختمه وی، په عوامو کښې تشویش دے او دې اولنی بائی پاس ته دې Full fledge پیسې ورکړی او فوری طور دې هغه Complete کړی۔ جناب سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب د سوات ډینټل کالج اعلان کړے دے ، د هغې هم شکریه ادا کوم، د ماشومانو د هسپتال هم شکریه ادا کوم او ورسره ورسره د انجینئرنګ یونیورسټئ د پاره۔۔۔۔

Mr. Speaker: Conclude, please.

جناب وقار احمد خان: د فیزیبلټی رپورټ تیارلو د پاره ئے هم دغه کړی دی، د هغې سره د چکدرې نه تر فتح پوره پورې د ایکسپریس وے خبره ئے کړې ده خو په دیکښې به زما دا یو ریکویسټ وی چې دا فیزیبلټی رپورټ دې د سیند په غاړه

اوشی ځکه چې د سوات د خلقو Already ډیرې زمکې څه د چهاؤنړئ په شکل کبنې تلې دی، څه په نورو شکلونو کبنې تلې دی نو پکار دا ده چې د سیند په غاړه چې کومه خبره ده، څوک چې فیزیبلټی رپورټ تیاروی چې هغه په دغه طریقه تیار کړی چې نوره هغه خبره چې د خلقو زمکې چې دی، ډیرې محدوده دی چې زمکو ته ئے نقصان او نه رسی او آخر کبنې مو دا یوه خبره ده جناب سپیکر صاحب! خبرې ډیرې دی خو چونکه ستاسو هغه خبره چې د وخت کمے دے نو دا پیډز هسپتال او ورسره ډګری کالج د کانجو ایس ډی ډی اے سره د ګورنمنټ زمکه ده، زما دا خواست دے چې دا دواړه هلته په کانجو ټاون شپ کبنې جوړ کړے شی۔ دې سره سره یو دوه خبرې نورې دی، نن سبا چې کومه ګرانی راغلې ده، د هغې په تناسب خو پکار ده چې د مزدور کم از کم تنخوا چې وی هغه پنځوس زره روپئ مقرر شی، د دې سره زه جناب فنانس منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې په فیډرل بجټ کبنې په صنعتونو باندې د ټیکس خبرې راغلې دی نو ملاکنډ ډویژن او فاټا دا دواړه پینځه کاله مستثنیٰ دی نو زما فنانس منسټر-----

Mr. Speaker: Waqar Khan, conclude please, thank you.

جناب وقار احمد خان: تهینک یو جی، دوه خبرې دی، پکار دا ده چې دا د هغوی سره Take up کړی او دا کوم ملاکنډ ډویژن، فاټا او چې کوم قبائلی اضلاع دی چې دا مستثنیٰ پاتې شی----

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب تاج محمد خان صاحب اور اس کے بعد بابک صاحب، تاج محمد خان صاحب! تاج محمد خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم پورا ہو گیا۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: تاج محمد خان صاحب!

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا-----

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب تاج محمد: وقار خان! تاسو لږ کښینئ کنه، پلیز۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان صاحب!

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا، ہمارے ملک کے جو معاشی حالات چل رہے ہیں، اس ملک کو معاشی چیلنجز درپیش ہیں، آج کل پورے عوام اس سے واقف ہیں، ان حالات میں ہماری صوبائی حکومت نے ایک ٹیکس فری سرپلس اور عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے بجٹ پر بحث کی اور اس کی جو خامیاں ہیں، ان پہ اپنے خیالات کا اظہار کیا لیکن بجٹ میں جو اچھی چیزیں حکومت نے رکھی ہیں، ان کا ذکر کسی ممبر نے نہیں کیا۔ جناب سپیکر! پہلی مرتبہ ہماری صوبائی کابینہ نے اپنی تنخواہوں میں 12 پرسنٹ کمی کر کے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت احسن اقدام کیا ہے اور ملازمین کا ایک تا سولہ گریڈ کے ملازمین جو ہیں، ان کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے صوبے کی اے ڈی پی کا Throw forward آ رہا تھا، پچھلے سالوں سے اس کو کافی حد تک اس میں کمی لائی ہے جو کہ ایک احسن اقدام ہے۔ اس طرح بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے Settled area میں 30 ہزار نئی آسامیاں پر کرنے کے لئے پروگرام رکھا گیا ہے اور ضم شدہ اضلاع میں 70 ہزار یہ کل ملا کے 47 ہزار آسامیاں جو ہیں نئی، اس پروگرام میں رکھی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہماری پچھلی پی ٹی آئی کی حکومت تھی، انہوں نے صحت سہولت کارڈ کا ایک پروگرام بنایا تھا، اس دفعہ میرے خیال میں اس بجٹ میں عوام کے لئے سب سے بڑا جو تحفہ ہے، اس حکومت کا پورے خیبر پختونخوا کے عوام کے لئے ان شاء اللہ آئندہ یہ صحت سہولت کارڈ جو ہے وہ مہیا کیا جائے گا جو کہ اس حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا (تالیاں) جناب سپیکر! اس طرح مزدوروں کی اجرت کو 15 ہزار سے اس کو بڑھا کر ساڑھے 17 ہزار کر دیا گیا جو کہ ایک احسن اقدام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم پچھلی حکومتوں کو دیکھیں تو انہوں نے پسماندہ اضلاع کو کبھی ترجیح نہیں دی لیکن اس حکومت نے پہلی مرتبہ جو ہمارے صوبے کے پسماندہ اضلاع ہیں، ان کے لئے ایک خصوصی پیکج رکھا ہے جو کہ ایک بہت بڑا اچھا اقدام ہے۔ جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کے فروغ کے لئے بہت بڑا پروگرام رکھا گیا ہے اور خاص کر فی میل ایجوکیشن کو Promote کرنے کے لئے خصوصی پروگرام اے ڈی پی میں رکھا گیا ہے جس سے ہماری فی میل ایجوکیشن کو فروغ ملے

گا۔ جناب سپیکر! اس طرح سیاحت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں سیاحت میں ایک بڑا Potential موجود ہے اور ان شاء اللہ یہ پروگرام اے ڈی پی میں رکھا گیا ہے، اس پہ جب عمل درآمد ہوگا تو ان شاء اللہ ہمارا صوبہ سیاحت میں ایک نئی منزل طے کرے گا۔ جناب سپیکر! اگر ہم پاکستان میں ماضی کی حکومتوں کو دیکھیں تو لوکل باڈیز کو سول حکومت نے کبھی ترجیح نہیں دی لیکن عمران خان اور پی ٹی آئی کے ویژن کے مطابق پچھلی حکومت نے لوکل باڈیز کو بہت اہمیت دی اور اس اے ڈی پی میں بھی لوکل باڈیز کے لئے ترقیاتی بجٹ کا 30 فیصد یعنی 46 ارب روپے رکھے ہیں جو کہ اس حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اسی طرح بلین ٹریز سونامی پراجیکٹ کے لئے، زراعت کے فروغ کے لئے اور خاص کر انرجی اینڈ پاور کے نئے پراجیکٹس کے لئے جن میں ضلع مانسرہ، دیر، کوہستان، شانگلہ اور دیگر علاقوں میں نئے پراجیکٹ کا پروگرام رکھا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس پر عمل درآمد ہوگا تو ایک تو ہمارے توانائی کے جو مسائل ہیں وہ ان شاء اللہ حل ہوں گے، دوسری طرف ہمارے صوبے کو بہت بڑا ریونیو حاصل ہوگا۔ اس کے ساتھ میں اپنے وزیر خزانہ صاحب اور حکومت سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ پچھلی پی ٹی آئی کی حکومت نے بعض ضلعوں میں مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹ شروع کئے تھے، چھوٹے چھوٹے جو گاؤں کے لئے تھے تو اس پراجیکٹ کی Completion سے ان علاقوں کو بڑا فائدہ ہو رہا ہے، میری یہ گزارش ہوگی کہ اس طرز کا جو پراجیکٹ ہے، مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹ اس کو جاری رکھا جائے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Wind up, please.

<u>جناب تاج محمد:</u> جناب سپیکر! میں ایک دو گزارشات کروں گا کہ موجودہ اے ڈی پی میں صحت کی سہولیات کے لئے ایک بہت بڑا پروگرام رکھا گیا ہے، ہمارا ڈی ایچ کیو بٹگرام کی اپ گریڈیشن کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے لکھا تھا لیکن وہ اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے، ڈی ایچ کیو بٹگرام نہ صرف بٹگرام کے عوام کے لئے بلکہ تورغر، کوہستان اور شانگلہ کے مریض وہاں پہ آتے ہیں لیکن وہاں پہ سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر ہمارے جو مریض ہیں وہ ایبٹ آباد جاتے ہیں تو ایبٹ آباد کا جو ایوب میڈیکل کمپلیکس ہے، اس پہ بڑا Burden ہے، تو میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہوگی کہ ڈی ایچ کیو بٹگرام کی جو اپ گریڈیشن ہے، اس کو اے ڈی پی میں شامل کیا جائے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Order, please.

جناب تاج محمد: اسی طرح میں ایک آخری گزارش کروں گا۔ کل ہمارے نذیر عباسی صاحب نے بات کی تھی، خاص کر ایجوکیشن کے حوالے سے، ہمارے جو ایرا کے پراجیکٹس تھے، اس میں سے زیادہ تر ہمارے سکولز ایسے ہیں کہ پرسوں اس پہ ٹینڈرز ہوئے تھے، کسی پر لنٹر لیول تک کام ہوا ہے، کسی کی بنیاد ہوئی ہے، باقی کام اس پہ بند ہے تو اس کے لئے حکومت کو ترجیحی بنیادوں پر وہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ ہمارے سکولز جو ہیں وہ Complete ہو سکیں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، عنایت اللہ خان صاحب! ایک منٹ میں یا دو منٹ میں اپنی Explanation کریں، Self explanation کریں، ایک دو منٹ ٹائم بچائیں۔

ذاتی وضاحت

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے Personal explanation کا موقع دیا۔ یہ رول 221 ہے اور میں اس کو Readout نہیں کروں گا، میں صرف بات کروں گا۔ پچھلے دنوں جب میں نے بجٹ پہ ڈیبیٹ میں حصہ لیا تو Against parliamentary norms، پلیز ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں، ہاؤس کو آرڈر میں کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آپ کے پڑوسی گفتگو کر رہے ہیں، میں کیا کروں، زیادہ نگہت بی بی گفتگو کر رہی ہے۔

جناب عنایت اللہ: میں نے جب سپیچ کی، مجھے تیسرے نمبر پہ سپیکر نے موقع دیا، درانی صاحب کو موقع دیا، شیر اعظم وزیر صاحب کو موقع دیا، تیسرے نمبر پہ مجھے موقع دیا، Against parliamentary norms یہ ہے کہ فنانس منسٹر جو ہے، وہ بجٹ سپیچ Concluding کرتا ہے اور وہ ساری ڈیبیٹ Conclude کرتا ہے لیکن چوتھے نمبر پہ انہوں نے فنانس منسٹر کو اس دن کی بات Conclude کرنے کے لئے کہا، میرے خیال میں یہ درست نہیں تھا لیکن ہم Expect کر رہے تھے کہ ہمارے جو نکات ہیں، اس کا جواب فنانس منسٹر صاحب دیں گے، انہوں نے ہماری Rebuttal کی، اس کا تو ہم جواب نہیں دیں گے کیونکہ وہ ان کا Right تھا، میں ان کو سلجھا ہوا آدمی سمجھتا ہوں، میں ان کو بڑا Reasonable آدمی سمجھتا ہوں لیکن انہوں نے میری ذات کے حوالے سے ایک بات کی۔ اس سے پہلے محمود خان صاحب نے یہ بات کی اور وہ وزیر اعلیٰ صاحب تھے، بڑے لوگ بڑے ہوتے ہیں، وہ بڑی بات کرتے ہیں، وہ بڑا سینہ رکھتے ہیں لیکن جب بڑے لوگ چھوٹے بن کر بات کرتے ہیں، آپ کی ذات اور Personality کے

حوالے سے، آپ اس کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم اپنا یہ Right reserve رکھتے ہیں کہ ہم بھی اس پہ Respond کریں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا ضلع جو ہے وہ پسماندہ اضلاع کی لسٹ سے اس لئے نکالا گیا ہے کہ میں نے پچھلے سال کے جو ریلیزز ہیں وہ دیکھی ہیں، آپ اپنے سارے فنڈز اپنے ضلع میں لے گئے ہیں، اگلی بات یہ کہ شاید یہ ساری چیزیں آپ اپنے حلقے میں لے گئے ہیں، میرے خیال میں جب فنانس منسٹر بات کرتا ہے تو ان کے ساتھ Relevant Statistics ہونی چاہیے، ان کے پاس Background knowledge ہونا چاہیئے، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں منسٹر تھا تو سات بلین روپے کا Uplift and beautification project میں نے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر شروع کیا تھا، This was my brainchild، اس پہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر، آپ کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے اندر، کوہاٹ کے اندر، بنوں کے اندر، ڈی آئی خان کے اندر، سوات کے اندر، مردان کے اندر کام کیا تھا، Over and above one billion روپے میرے ڈیپارٹمنٹ سے اس کے سٹی کے روڈز کو Uplift اس کی Sanitation کے اوپر لگے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی آئی خان کے اندر پراجیکٹس، اس کے مزید میرے ڈیپارٹمنٹ سے گئے ہیں، میرے ڈیپارٹمنٹ کا فنڈ جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی Explanation آ گئی ہے، دیکھیں ابھی ڈیبیٹ میں آپ کا ٹائم پورا ہو گیا تھا، اب کسی اور کے لئے ٹائم چھوڑیں، آپ بہت زیادہ Insist کر رہے تھے اس لئے میں نے ٹائم دے دیا، تو وہ بات آپ کی پہنچ گئی ہے، وہ آپ کو جواب دے دیں گے، اپنی Concluding speech میں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی، پچھلے پانچ سالوں کی آپ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی اپنی رپورٹ ہے، اس میں میرے ضلع کو دو سو گیارہ نمبر پر فنڈز گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، پھر ڈیبیٹ میں آپ چلے گئے، آپ کو میں نے ٹائم دیا تھا Personal explanation پر، وہ بات منسٹر صاحب تک پہنچ گئی ہے، وہ اپنی Concluding speech میں جواب دے دیں گے۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2019-20 پر عمومی بحث

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! آج آپ نے مجھے موقع دیا، مجھ سے پہلے اپوزیشن لیڈر صاحب اور تقریباً ہاؤس کے سینیئر ترین اور دوسرے ساتھیوں نے بجٹ کے حوالے سے بات کی ہے،

میری کوشش بھی یہ رہے گی، میری خواہش بھی یہ ہے کہ میں چیزوں کو Repeat نہ کروں۔ جناب سپیکر! یہ جس طرح مجھ سے پہلے اپوزیشن کے کچھ ساتھیوں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ بجٹ جو ہے، اس بجٹ کو ہم صوبے کے تمام اضلاع کا بجٹ نہیں کہہ سکتے۔ جناب سپیکر! جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی جو بہت بڑی کتاب ہے، اس پہ بہت بڑا خرچہ آیا ہے، اس کتاب میں لکھا ہوا ہے، میں یہ بات اس لئے کرنا چاہتا ہوں، اپنے حکومتی ممبران جو میرے بھائی ہیں، دوست ہیں، میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بات میں نے عمران خان صاحب سے جب وہ اپنی تقریروں میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ کفر کا نظام چل سکتا ہے لیکن ظلم اور ناانصافی کا نظام نہیں چل سکتا، اب میری یہ بھی خواہش ہے کہ عمران خان صاحب تک ہماری یہ بات کس طرح پہنچے گی تاکہ ہم ان سے مخاطب ہوں، ہم ان کو ان کی حکومت کے بنائی ہوئی جو ترقیاتی کاموں کی جو لسٹ ہے، ان کے حوالے کر دیں، ان کو بتائیں کہ عمران خان صاحب، آپ ہمارے لئے اور سارے ملک کے لئے بڑے محترم ہیں، ہمارے لئے تمام سیاسی رہنما بڑے محترم ہیں، جناب سپیکر! سارے سیکٹرز پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے، وزیر خزانہ صاحب اس دفعہ بہت زیادہ Offensive ہیں جس کی میں بھی کم از کم توقع نہیں کر رہا تھا کہ جس طرح عنایت اللہ خان نے بات کی، وہ تو ہمارے دوست ہیں، بھائی ہیں، ان کو یہ ماننا چاہیئے، بلکہ مجھے امید ہے کہ میرے اس سوال کا جواب وزیر خزانہ صاحب ضرور اپنی سپیچ میں دیں گے۔ میرا وہ سوال یہ ہے کہ آخر کس قانون کے تحت، کس ضابطے کے تحت یعنی تمام ترقیاتی کاموں سے ایک ایک اپوزیشن کا جو ممبر ہے، ان کے حلقوں کو نکالا گیا ہے، اس قانون اور اس ضابطے کی نشاندہی وزیر خزانہ صاحب کی طرف سے بہت ضروری ہے، شاید یہ قانون نیا بنا ہو، شاید یہ ضابطہ نیا بنا ہو۔ جناب سپیکر! اب میں بڑا خوش ہوا کہ بونیر میں ترقیاتی کام کے لئے فنڈ گیا ہے، میں بڑا خوش ہوا، بلکہ میں اور بھی زیادہ خوش ہوں گا کہ میرے ان دو بھائیوں کے حلقوں میں اور بھی زیادہ فنڈ جانا چاہیئے لیکن میرے خیال میں اس ہاؤس کے ممبر کی حیثیت سے، ایک رکن کی حیثیت سے میں بھی یہ حق ضرور رکھتا ہوں، مجھے وجہ بتائی جائے، جس حلقے نے مجھے منتخب کیا ہے، وہ بجلی کے بل دیتے ہیں، وہ ٹیکسز دیتے ہیں، جس حلقے کے عوام نے مجھے منتخب کیا ہے جناب سپیکر! وہاں سے سالانہ، یہاں پہ منرل منسٹر نہیں ہیں، کروڑوں روپیہ آمدن جو ہے وہ صوبے کو آتی ہے، وہ علاقہ ورجینیا کی بہترین فصل تیار کرتا ہے، ہمارے علاقے کے ہزاروں لاکھوں لوگ باہر دنیا سے Remittances بھیج رہے ہیں، تو مجھے یہ ضرور خوشی ہو گی کہ وزیر خزانہ صاحب بتائیں کہ کیوں اس علاقے کو نظر انداز کیا گیا ہے؟ اب Common sense کی بات

ہے، یعنی میرے پاس کون سے راستے بچتے ہیں، ایک روڈز کو بلاک کروں، ہنگامے کروں، عدالت میں جاؤں، یہ کروں، کیا وہ مہذب طریقے ہوں گے؟ میں نہیں سمجھتا ہوں لیکن ان طریقوں پہ مجھ سمیت تمام ممبران اور ان کے لاکھوں لوگ مجبور ہوں گے، یہ تو لاٹھی گولی کی سرکار ہے، لاٹھی گولی کی سرکار کے حکمناموں اور طریقہ واردات کا جواب پھر Definitely لاٹھی سے ہوگا، گولی سے ہوگا، نتیجہ کیا ہوگا؟ ذمہ دار یہ لوگ ہونگے۔ جناب سپیکر! بار بار ہم کہتے ہیں، میں پہلی دفعہ Content wise بجٹ پہ، میرا موڈ نہیں ہے کہ میں بولوں، جناب سپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے، ہم ان قصوں کہانیوں میں نہیں پڑنا چاہتے ہیں لیکن اپوزیشن کی کم تعداد کو دیکھتے ہوئے اگر حکومت کا یہ خیال ہے کہ یہ کمزور ہے، یہ کمزور نہیں ہے جناب سپیکر! اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، اس چیز کے نتائج پچھلے چھ سال سے آرہے ہیں، آپ دیکھیں مرکز آپ لوگوں کو اپنا حصہ نہیں دے رہا جو ہمارے Own receipts ہیں اس میں کمی آئی ہے۔ جناب سپیکر! ایک کام پہ حکومت نے فوکس کیا ہے اور وہ Fine کرنا، جرمانے لگانا، یعنی اس حکومت نے جرمانے لگانا اور جرمانے وصول کرنے کو آمدن کا بڑا ذریعہ بنایا ہے، یہ بہت بڑی زیادتی ہے، مہنگائی کے اس دور میں ٹیکسوں کی بھرمار ہے، ہم یہاں سنا کرتے تھے کہ ہماری ترجیح تعلیم ہے جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب، آپ کی پچھلی حکومت نے ایلیمنٹری اور ہائر ایجوکیشن کو ملا کے ٹوٹل 14.9 ارب روپے آپ کا بجٹ تھا، آپ بھی حیران ہوں گے، میں بھی حیران ہوا اور سارا ہاؤس حیران ہوگا، سارے صوبے کے عوام حیران ہوں گے کہ ایلیمنٹری ایجوکیشن کا بجٹ نو ارب سے پانچ ارب پہ کھڑا ہو گیا، اس کتاب میں لکھا ہوا ہے، ٹوٹل پانچ ارب، اب جب میں تاج محمد خان کی بات سن رہا تھا کہ تعلیم کے فروغ کے لئے بڑے اقدامات کئے گئے ہیں اور بڑا فنڈ دیا گیا ہے، مجھے تو یہ کتاب ملی ہے، اس کتاب میں ایلیمنٹری ایجوکیشن کا بجٹ ج پانچ ارب پہ آیا ہے، آپ کا ٹوٹل ہائر اور ایلیمنٹری کا بجٹ 14.9 ارب کے بجائے یہ آیا ہے یعنی 9.5 پہ تو یہ Decrease ہے کہ Increase ہے؟ باوجود اس کے کہ تعلیمی ایمرجنسی لگی ہے، میں Criticize نہیں کرنا چاہ رہا، روڈز اس صوبے کی ضرورت ہیں لیکن میں Comparison کرنا چاہتا ہوں، آپ دیکھیں، میں نے اس کتاب میں، اس صوبے میں، خیبر پختونخوا میں سوارب روپے کی جو On going schemes ہیں، روڈز کے سوارب روپے اور رواں 31 ارب کی نئی سکیمز ڈالی گئی ہیں جناب سپیکر! 31 ارب کی، یعنی یہ حیران کن بات ہے کہ جب ہمارے وزیر خزانہ صاحب مکا بناتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بہترین فنانس مینجمنٹ ہے، میں حیران ہوں، میں ان On

Huge figure یعنی اتنی بڑی 89 billion throw forward کا going schemes ہے، یعنی اتنی بڑی Huge figure کی موجودگی میں جب آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں، جب آپ زبانی طور پہ تو Claim کرتے ہیں کہ Throw forward کو ہم نے کم کر دیا ہے لیکن آپ کی کتاب مجھے چھ سال سے بتا رہی ہے جناب سپیکر! ان وسائل کی کمی کے باوجود اگر آپ دیکھیں تو آپ ایجوکیشن میں، ایلیمنٹری ایجوکیشن میں پھر آپ کتنا؟ پانچ ارب کے منصوبے دیتے ہیں۔ میں بریکنگ نیوز دیتا ہوں کہ 19-2018 پہ وزیر خزانہ صاحب مجھے جواب دیں اور میں ایجوکیشن کے لئے Allocated amount اس بک میں Allocated amount کے ہوتے ہوئے یعنی پانچ ارب روپیہ کم ریلیز ہوا اور وہ اماؤنٹ باقی منصوبوں کیلئے بلین ٹری منصوبے پر یعنی میرے صوبے کے کونے کونے میں یا پہاڑوں میں لگانا بہت ضروری ہے لیکن بچے پہ، سکول پہ، استاد پہ، تعلیم پہ خرچ کرنا یہ ضروری نہیں ہے، یہ Facts ہیں، یہ پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے جناب سپیکر! حیران ہو جاتا ہے انسان کہ آپ سوات موٹروے کے لئے ایک ٹھیکیدار کو پانچ ارب روپیہ قرض دیتے ہیں اور وہ ٹھیکیدار کون ہے؟ میں نے پہلے بھی اس فلور پہ بتایا ہے کہ وہ FWO ہے، وہ عام ٹھیکیدار نہیں ہے، یعنی آپ کے اپنی ایجوکیشن کے لئے آپ کی جو On going schemes ہیں، ان کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں، ایک ٹھیکیدار کو آپ پانچ ارب روپیہ قرضہ دیتے ہیں، یعنی آپ کا اتنا مالدار صوبہ ہے، اللہ کرے، میری تو دعا ہے، ہم سب کی دعا ہے کہ ہم اس پوزیشن میں آ جائیں کہ ہر ٹھیکیدار کو ہم قرضہ دے دیں، پاکستان کے دوسرے صوبوں کو ہم قرضہ دے دیں لیکن ایسا نہیں ہے، وہ قرضہ جو FWO کو دیا گیا ہے اور میرے سکولوں کو نہیں دیا گیا، میری Allocated amount کے باوجود میرے سکولوں کو ریلیز نہیں ہو رہا ہے، وہ پانچ ارب روپیہ جب ادھر گیا ہے، اس کے مقاصد یہی ہیں کہ اپوزیشن کے ممبران 36 ہوں گے، حکومت کے ممبران 85 ہوں گے تو وہ مقصد ساری دنیا کو معلوم ہے۔ جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب مجھے یہ بھی بتائیں کہ آپ کی کتاب میں Throw forward کا فگر جو ہے وہ 420 ارب روپیہ ہے 420، وہ اگر کم ہوا تو کتنا کم ہوا ہے، کس طرح کم ہوا ہے؟ ہونا تو اس طرح چاہیئے تھا کہ بجٹ بنانے سے پہلے Pre-budget session یہاں پہ ہونا چاہیئے تھا، اس ہاؤس کو بتانا چاہیئے تھا کہ ہمارے وسائل کتنے ہیں، ہمارے مسائل کتنے ہیں؟ ہماری آمدن کے ذرائع کون کونسے ہیں، ہماری آمدن میں اضافہ ہوا ہے کہ کمی آئی ہے؟ آئندہ سال اگر ہماری آمدن میں اضافہ ہوگا تو ان کی وجوہات کیا ہیں، اس کے ذرائع کیا ہیں، ہماری ترجیحات کیا ہیں، ہمیں درپیش مشکلات کیا ہیں؟ ہم تو اس صوبے کے

لوگ ہیں، ہم تو وزیر خزانہ صاحب کو یہیں پہ کہہ دیتے کہ اگر وہ مجھ سے مشورہ کرتے تو میں ضرور بتاتا کہ بلین ٹری سونامی کے لئے Allocation رکھنے کے بجائے آپ چشمہ رائٹ بینک کینال کے لئے رکھیں تاکہ ہر سال خوراک پہ سبسڈی نہ دیں۔ جناب سپیکر! اگر وہ ہم سے مشورہ کرتے تو ہم ضرور ان کو یہ بتاتے کہ آپ کا سوات موٹروے ہے، سوات موٹروے، یعنی یہ کس طرح کا اشتراک ہے؟ یعنی ایک منصوبے کی ٹوٹل لاگت میں آدھے سے زیادہ اگر میرے غریب صوبے کا ہو، یعنی پچیس سال تک میں اس کی آمدن میں شریک نہیں ہوں تو کن مقاصد کے لئے یہ معاہدہ کیا گیا ہے؟ ہونا یہ چاہیئے تھا، ہونا یہ چاہیئے تھا کہ حکومت جس طرح عنایت اللہ خان نے بتایا، اب ان کی حکومت ہے، یہ حکومت کس طرح آئی ہے، ہم اس پہ بحث نہیں کرتے، پھر یہ میرے دوست خفا ہوتے ہیں، میں ان کو خفا نہیں کرنا چاہتا لیکن ضرور ان کو بتانا چاہتا ہوں، ان کو کسی نے جھوٹ بولا ہے، ہر وزیر کے رویے کو دیکھو تو یہی لگ رہا ہے کہ یہ جو حکومتی وسائل ہیں یا جو حکومتی اختیار ہے، یہ ان کی ذاتی جاگیر ہے، یہ ان کو کسی نے غلط بتایا ہے، یہ پبلک پوسٹ ہے، پبلک اس صوبے کے نمائندے ہیں، انہوں نے صوبے کے نمائندوں کو بھی اور صوبے کے عوام کو بھی جوابدہ ہونا ہے، آیا یہ اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں ہے؟ یہ میرے کچھ ساتھیوں نے یہ کہا کہ یہ بعض اضلاع کا بجٹ ہے، میں ان کو نہیں کہتا ہوں، یہ مخصوص حلقوں کا بجٹ ہے، یہ مخصوص حلقوں کا بجٹ ہے، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ اس بجٹ میں زیادہ تر جو Objection ہے یا زیادہ تر جو حصہ ہے وہ اسلام آباد میں بیٹھے ہمارے کچھ ساتھی ہیں، ان کا بھی بہت زیادہ حصہ ہے، اس میں اس طرح تو نہیں ہونا چاہیئے تھا، اس طرح ہرگز نہیں ہو چاہیئے تھا۔ Interesting بات یہ ہے، Interesting روڈ سیکٹر میں سو ارب کی On going schemes ہیں، اس میں ایک سکیم ڈراپ نہیں کی گئی لیکن بدقسمتی سے ایلیمنٹری ایجوکیشن کی On going کی 24 ارب روپیہ کی جو سکیمز ہیں وہ ڈراپ ہیں، تقریباً آٹھ سو سکول بنتے ہیں، آٹھ سو سکول، اس کا مجھے وزیر خزانہ صاحب جواب دیں، یعنی 24 ارب روپیہ کی جو On going schemes تھیں وہ ڈراپ ہو گئیں، جن کی تعداد آٹھ سو کے لگ بھگ ہے۔ جناب سپیکر! ہمیں یہ بھی بتائیں اور صوبے کے عوام کو بھی بتائیں کہ 31 ارب کے نئے روڈز وہ بھی اپنے ممبران کو خوش کرنے کے لئے، میرا بھائی یہاں بونیر کا بیٹھا ہے، اس کو ایک سکیم ملی ہے، Three hundred million کی، میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں، میں خوش بھی ہوں، صوبے کا ہر کونہ ہمارا اپنا حصہ ہے، اپنا صوبہ ہے لیکن ایک سال میں ان کو ایک کروڑ روپیہ ملے گا، اب وہ تو وہاں مبارکبادے لے رہے ہیں، تمام ممبران پریس کانفرنس کر رہے ہیں

لیکن وہ روڈ آئندہ تیس سال میں مکمل ہو گا، تیس سال میں ان شاء اللہ میرے خیال میں، میری عمر تو 70 plus ہوئی ہو گی اور فخر کی عمر جو ہے وہ شاید پھر ساٹھ سال تک پہنچی ہو، اب یہ تو مذاق ہے، اس کو تو بہترین مینجمنٹ نہیں کہا جا سکتا، ان لوگوں کے اپنے ممبران کو بھی Convince کرنا چاہیئے تھا، ہمیں بھی Convince کرنا چاہیئے تھا اور ہمیں بتانا چاہیئے تھا کہ صوبہ مالی بحران میں ہے، لہذا جو میں ریلیز ز کی بات کرتا ہوں، یعنی یہ جو Nepotism، یہ جو ذاتیات، میں اس کو زیادتی نہیں کہوں گا، یہ ذاتیات ہیں، ذاتیات پر اب یہاں پر ہم سارے آئے ہیں، آپ نے بھی یہاں پہ حلف اٹھایا ہے، میں نے بھی حلف اٹھایا ہے، ہم نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ ہم نہ گھبرائیں گے، نہ ڈریں گے، نہ ہم Favour کریں گے، یہ تو آئین پاکستان کا ہم نے حلف اٹھایا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اپنے حلف سے روگردانی کی ہے، بغاوت کی ہے، حکومت کو معافی مانگنی چاہیئے اور اس کا کفارہ ادا کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! صوبے میں 23 ادارے ہیں، Regional Institutes، جو ایجوکیشن ٹیچرز سنٹرز ہیں یا ٹریننگ سنٹرز، جو ابھی ہم نے سنا ہے کہ 15 کروڑ کے ٹیبلٹس حکومت نے لئے ہیں، انہی ٹیبلٹس سے حکومت اساتذہ کو ٹریننگ دے گی، یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ 23 ادارے جب بنے ہیں، اگر وہ فنکشنل نہیں ہیں تو ان اداروں کو فنکشنل بنانا چاہیئے۔ جناب سپیکر! یہ کونسا انصاف ہے، اب آپ ٹیچر کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق Teaching skill نہیں پڑھاؤ گے، یہ Continuous process ہے، اس پہ سوچنا چاہیئے، اگرچہ مجھے معلوم ہوا کہ میرے آنے کے بعد وزیر خزانہ صاحب نے بالکل مکا دکھایا اور اپوزیشن کو کہا کہ یہ ہماری حکومت ہے، بالکل یہ آپ کی حکومت ہے، کوئی انکاری نہیں ہے، یہ بالکل آپ کی حکومت ہے لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ 23 ادارے ہیں، یہ جو 23 ادارے ہیں، ان ادروں کو بند نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! ریٹائرمنٹ کی جو Age ہے وہ 63 سال ہو گئی ہے، بالکل یہ مجھے بھی پتہ ہے اور آپ کو بھی پتہ ہے، وزیر خزانہ صاحب کو بھی پتہ ہے کہ ہمارے بجٹ کا زیادہ تر حصہ Salaries اور Non salaries میں جا رہا ہے، اس میں دو رائے نہیں ہے لیکن اس کے Plus minus دونوں کو دیکھنا چاہیئے، اب اگر دیکھا جائے، بالکل میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، ہم تو یہی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ لوگوں نے خود یعنی آپ کے منشور میں لکھا ہوا ہے کہ آپ نے ایک کروڑ نوکریاں دینی ہیں تو جب آپ پروموشن کو بلاک کرو گے، جب لوگ New comers کا راستہ روک لوگے تو یہ Creation کہاں پہ ہو گی؟ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے سے ہمارے جو ریٹائرڈ لوگ ہیں، شاید تعداد کے لحاظ سے ان لوگوں کو فائدہ ضرور ہو گا لیکن یہ

بلاک ہو جائے گا، یہ صرف اس چیز سے بچنے کے لئے، ہاں اگر یہاں آب و ہوا صحیح ہو، عمر زیادہ ہو، ضرور کرنا چاہیئے، اس طرح کے فیصلے اپنی مینجمنٹ کے لئے ضرور کرنا چاہیئے لیکن اس فیصلے پہ بھی سوچنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! اریگیشن کے حوالے سے یہ ہونا چاہیئے تھا کہ صوبے کا بہت زیادہ پانی ضائع ہو رہا ہے، چھوٹے چھوٹے ڈیم بنتے، 50 کروڑ کے، ایک ارب کے، بہت زیادہ پانی جو ہمارا ہے، وہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس طرح ٹورازم کا میں نے سنا ہے، میں تو پچھلے اور جب سے یہ نئی حکومت آئی ہے تو ہمارے ٹورازم منسٹر میں نے سارے بجٹ میں نہیں دیکھا، وہ بڑے کام کرتے ہیں، وزٹ بھی کرتے ہیں لیکن میں نے دیکھا تو وہ ٹورازم کے کوئی منصوبے مجھے نظر نہیں آئے، جس طرح صبح شام ان کی ایڈورٹائزمنٹ کرتے ہیں، Advocacy کرتے ہیں جناب سپیکر! اس پہ سوچنا چاہیئے تھا۔ جو منرلز ہیں، میں وزیر خزانہ صاحب کو صرف ایک Nephrite بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب! Conclude کریں پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> میں پھر وائنڈ اپ کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب اگر مجھے موقع دیں، ممند سے Nephrite جس کی قیمت Per KG thousands میں ہے، Per KG thousand میں ہے، پچھلے دو تین سال سے Nephrite وہ سمگل ہو رہی ہے، جناب سپیکر! کون سمگل کر رہے ہیں؟ یہاں پہ منسٹر نہیں ہیں، میں وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ روزانہ کروڑوں روپیہ کی Nephrite جو ہے وہ بلیک میں سمگل ہو رہی ہے، ان ساری چیزوں کو کنٹرول کرنا چاہیئے۔ میں دوبارہ وزیر خزانہ صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، بالکل کبھی تلخ باتیں ہوں گی، کبھی سخت باتیں ہوں گی، کبھی سخت تنقید ہو گی لیکن مقصد صوبے کی ترقی ہو گی، ان شاء اللہ صوبے کو مضبوط بنانا ہو گا، ان شاء اللہ صوبے کو، عوام کو Facilitate کرنا ہو گا، ان شاء اللہ اس صوبے کی روایات کو زندہ رکھنا ہو گا۔ میں ضرور یہ ریکویسٹ کروں گا، ضرور ریکویسٹ کروں گا، دیکھیں، ابھی میں اتنا بتاؤں، میں نے جو اندازہ کیا، میں آخری بات کرتا ہوں، ہم پانچ چھ دفعہ حکومت سے ملے، پانچ چھ دفعہ جب ہماری ملاقات کو مذاق بنایا گیا، میں نے درانی صاحب سے مشورہ نہیں کیا ہے، میں نے اپنے ممبران سے مشورہ کیا لیکن میں یہ ضرور بتاؤں کہ حکومت کو صوبے کے وسائل کی تقسیم کے حوالے سے ضرور سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے ورنہ، یہ دھمکی نہیں ہے، یہ دھمکی ہرگز نہیں ہے لیکن ہم مجبور ہوں گے، میں نے دوبارہ اپنے حلقے میں بھی جانا ہے، میرے حلقے کے عوام، درانی صاحب کے حلقے کے عوام، تمام اپوزیشن ممبران، حلقے کے لوگ ہم سے ضرور پوچھیں گے، ہم سے یہی

پوچھیں گے کہ اگر آپ کے ساتھ حکومت نے زیادتی کی ہے توآپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟اس کا جواب ہم اپنے عوام کو دیں گے لیکن میں حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم وہ احتجاج کریں گے، احتجاج کے وہ طریقے اپنائیں گے جو ان کے خیال میں اور گمان میں بھی نہیں ہوں گے ان شاء اللہ، میں اتنا بتاؤں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ محترمہ عائشہ خٹک صاحبہ، ایم پی اے، اس کے بعد نگہت اورکزئی صاحبہ اور پھر خوشدل خان صاحب۔ جی، آسیہ خٹک صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے بجٹ 2019-20 پر لب کشائی کا موقع دیا۔ میرے خیال میں یہ بجٹ جو ہے ایک متوازن، عوام دوست اور عوام کے امنگوں کے مطابق تشکیل دیا گیا ہے، اس میں ترقی کے جو مواقع عوام کے لئے دیئے ہیں، ان کے لئے ڈیویلپمنٹل سکیمز رکھی گئی ہیں، 319 ارب روپے عوام کے لئے ڈیویلپمنٹل فنڈر کھا گیا ہے، اس سے ہمیں امید ہے کہ ہم اپنے عوام کو ترقی دینے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم نے عوام پہ ڈائریکٹ بوجھ ڈالنے کے بجائے، ہم نے صرف اس طبقے پر ٹیکس لاگو کیا ہے جو ٹیکس دینے کے حق میں ہے، وہ جو دے سکتے ہیں، ہم نے عوام پہ ٹیکس لاگو نہیں کیا ہے، اس لئے یہ عوام دوست بجٹ ہے، اس کا مظاہرہ بہت جلد ہو جائے گا۔ ہم کو اور ہر شہری کو صحت انصاف کارڈ ملے گا، مزدور کی تنخواہ ساڑھے سترہ ہزار کر کے، تو وہ میں یہ کہتی ہوں کہ یہ عوام کے لئے ایک اچھا اور مثبت بجٹ ہو گا۔ جناب سپیکر! میں اس بات پہ آتی ہوں کہ میں وزیراعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ صاحب کے بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ضلع کرک کے دیرینہ مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے ایک اچھی سی پلاننگ کی ہے، انفراسٹرکچر وہاں تباہ ہے، اس مد میں ان کو فنڈز دیئے ہیں، جو صحت وہاں پر تباہ ہے جس کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جلدی اس کو پشاور پہنچاؤ، ایسا نہ ہو کہ مر جائے، تو اس کے لئے Category A hospital کا اعلان کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ جو دیرینہ مسئلہ ہمارا پانی کا ہے، اس کے لئے جو 65 کروڑ روپیہ جو ہے، سی ایم صاحب نے مقرر کیا ہے، جو سکیم اناؤنس کی ہے، میں اس کی تائید کرتی ہوں، حالانکہ ہمارے ایک معزز ممبر نے اس کی مخالفت کی ہے کہ یہ Royalty fund سے آیا ہے لیکن میں یہاں سے یہ بتانا چاہتی ہوں On record کہ Royalty کی اگر ہماری حکومت نے کوئی پلاننگ کر کے اس کو عوام کی ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کو سیکنڈ کرنا چاہیے، اس کی تائید کرنی چاہیے کیونکہ آج تک جو Royalty کا جو فنڈ استعمال ہوا ہے وہ کبھی بھی ایسی مد میں استعمال نہیں ہوا ہے جس سے

عوام کو فائدہ ہو بلکہ وہ صرف پریشر پمپ سکیمز کے تحت استعمال ہوتا رہا ہے۔ میں شکر گزار ہوں کہ ہماری اس وقت جو حکومت ہے، موجودہ حکومت ہے، اس کو ایک اچھے طریقے سے Utilize کرنے کے لئے بہترین عوام دوست سکیمز کو استعمال کیا ہے جناب سپیکر! اس طریقے سے میں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے اور وزیر خزانہ صاحب۔۔۔۔

Mr. Speaker: House in order, please.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: اور وزیر خزانہ سے درخواست کرتی ہوں کہ نان ڈیویلپمنٹل سکیمز میں بھی کرک کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر رکھتے ہوئے کرک کو وزیر اعظم اپ لفٹ پروگرام میں اور زراعت کی مد میں، ایری گیشن کی مد میں بھی ان کو ترجیحی بنیادوں پر اہمیت دی جائے۔ جناب سپیکر! آج میں ایک اور چیز پہ آتی ہوں کہ پرسوں جس سیشن میں ہمارے ایک معزز ممبر نے کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے نہ صرف Reserved مخصوص سیٹ پر آنے والے خواتین Across the benches ان کی بے توقیری کی گئی ہے بلکہ انہوں نے Violation کی ہے کانسٹی ٹیوشن آف پاکستان کے آرٹیکل 25 کی سر، ان کے الفاظ یہ تھے کہ آج خصوصی نشست پر آنے والی جو خواتین ہیں وہ اب ہمارے ضلعوں میں ترقیاتی کام کریں گے، جناب سپیکر صاحب! میں یہاں سے آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آرٹیکل 25 کانٹی ٹیوشن آف پاکستان کو اس معزز ایوان کے سامنے Readout کیا جائے تاکہ یہاں کے ہر بندے کو پتہ چلے، ہر ممبر کو پتہ چلے کہ یہاں یہ عوام سب کو Equal protection دے رہی ہے، یہ لاء ہے، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو عوام کے ممبرز کے سامنے Readout کیا جائے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: نہیں سر، آپ Readout کریں، میں نہیں بیٹھوں گی۔

Mr. Speaker: “25. (1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.
(2) There shall be no discrimination on the basis of sex.”

(Applause)

محترمہ آسیہ صالح خٹک: یہ آرٹیکل 25 کانسٹی ٹیوشن آف پاکستان کا ہے، اس سے آگے بھی پڑھیں، پیچھے جو اس میں کچھ لکھا گیا ہے وہ بھی پڑھ لیں، اس میں اور بھی گرانٹ کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو کانسٹی ٹیوشن کی کلاز 3 ہے:

"(3) Nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children." Thank you.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر، مجھے ابھی بات رہتی ہے-----

جناب سپیکر: اب بات ختم۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر! یہ میری سپیچ ہے، یہ تو میں نے-----

جناب سپیکر: Because میں ایک عرض کرتا ہوں، آپ کی بات ہو گئی نا، آ گئی نا، بس اب۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: میں نے-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: بس ابھی تو، میری ایک عرض سنیں، درانی صاحب! عرض یہ ہے، ہاؤس پلیز، میرے پاس جو ا سٹ ہے 27 لوگوں کی ہے، آپ نے خود ہی Sunday کو چھ ٹی کی سب نے ٹریژری بنچز نے بھی اور اپوزیشن نے بھی طے کیا، ابھی تک کتنا ٹائم گزر گیا اور ٹوٹل تین چار لوگوں نے سپیچز کی ہیں، Out of 27 So، میں اب Speedily چلاؤں گا اور پانچ پانچ منٹ ممبرز کو ملیں گے تاکہ وہ بھی ایک سم اپنے حلقے کے اوپر جائیں یا پھر جو خاص بجٹ کی سپیچ ہے، اس پہ آئیں تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو لیکن فائیو منٹ سے اوپر کسی کو ٹائم نہیں ملے گا، ا سٹ میرے پاس ہے، میں اس کے مطابق چلاتا ہوں۔ خوشدل خان صاحب! او ہو، پہلے میں نے نگہت کو کہا تھا، پہلے نگہت بی بی کر لیں، اس کے بعد آپ کر لیں، پہلے نگہت صاحبہ کا نام میں لے چکا تھا۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! کچھ ہمارے پارٹی کے لوگ ہیں وہ ابھی رہتے ہیں تو آپ ہمیں Sure کرائیں، میں ایک دو تین چار لائنوں کی بات کروں گی جو کہ اس صوبے سے تعلق رکھتی ہیں جو کہ اس بجٹ میں نہیں رکھی گئی ہیں، باقی وہ تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ بجٹ جو ہے وہ اضافی بجٹ ہے اور خسارے کا بجٹ نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ 82 بلین جو انہوں نے بتایا ہے یہ مفروضے پہ ہے، اگر باہر سے ہمیں امداد مل جاتی ہے تو ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے، مطلب مفروضہ ہے، سیکنڈ جو 350 ڈیموں کا اعلان ہوا تھا، میں آپ کے توسط سے اور آپ سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جو بھی اعلان 350 ڈیموں کے حوالے سے ہوا تھا سر! مجھے آپ کے توسط سے جو بھی اس محکمے کا انچارج ہے، میں چاہوں گی کہ اس پہ کمیٹی بنے کیونکہ فور

ہائیڈل پاورز کیلئے انہوں نے پیسے رکھے ہیں لیکن پچھلا جو دعویٰ تھا،اس دعوے کے مطابق ہمیں بتایا جائے، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے کہ اس میں کتنی میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں دی گئی ہے،اس سے کتنی میگاواٹ بجلی پیدا ہوئی ہے؟ ایک تو میرا یہ پوائنٹ ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ 20 ہزار جو لوگ مزدوری کرتے ہیں سر! ان کے ایک چاکلیٹ جو ہے، بسکٹ چاکلیٹ جو بھی ہے،اس پہ بھی اور کھانے پینے کی اشیاء پہ بھی وہ ٹیکس دیتے ہیں،اس کے بعد ان پہ دوبارہ ٹیکس، مطلب ڈبل ٹیکسیشن، میں یہ اس لئے بتا رہی ہوں تا کہ نوٹ کرتے جائیں، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتی۔ پھر اس کے بعد آتی ہیں کمپنیاں، سر! کمپنیوں کو اور اگر آپ کی جو انڈسٹریز ہیں، اگر آپ ان کو مراعات نہیں دیں گے، آپ ان کو بجلی، گیس یہ چیزیں Facilitate نہیں کریں گے تو وہ جا کے آپ کے لئے کوئی Profitable ثابت نہیں ہوں گی،اس میں نہ کوئی لوگ کام کر سکیں گے، بلکہ یہاں سے کاروبار جو ہے، Even اگر پورے پاکستان میں بھی ہو تو وہ کہیں اور شفٹ ہو جائے گا۔ تیسری بات جو میں کرنا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ ہمارا جو صوبہ ہے، پولیس کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ پولیس نے ہمیشہ ہمارے لئے اپنی جانوں کی قربانی دی ہے، فرنٹ لائن پہ وہ کھڑے رہے ہیں-----

<u>ایک رکن:</u> یہ تو پالش ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ پالش نہیں ہے، یہ حقیقت ہے،اس کو آپ سمجھیں کہ افواج پاکستان نے اور پولیس نے، ہمارے Innocent لوگوں نے بھی قربانیاں دی ہیں لیکن دہشت گردی میں وہ Front foot line پہ لڑے ہیں جناب سپیکر! اس کے باوجود ہمارے سات ڈویژن ہیں، سات ڈویژنوں میں فرانزک لیبارٹری کے لئے کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا، یہاں سے جو بھی ہوتا ہے وہ ایک فرانزک لیبارٹری ہے لیکن وہ بھی مطلب Inworking نہیں ہے، ہمارا جو بھی یہاں پہ کوئی خدانخواستہ حادثہ ہوتا ہے تو وہ سارے لاہور جاتے ہیں۔ اس طریقے سے جب ہائی کورٹ کے ججز نے پانی صاف ہونے کی یقین دہانی کروانے کے لئے کہا تو ہمارے پاس پانی کی Testing laboratory کوئی نہیں ہے کہ وہ پانی کو ٹیسٹ کر سکے، آیا یہ پانی صاف ہے یا نہیں ہے؟ اس کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ میں پیسہ نہیں رکھا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! Transgender جو کہ ایک کمیونٹی ہے جو کہ یہاں پہ 144 کے تحت مرکز کا جولاء ہے وہ یہاں پہ میں نے Implement کیا ہے اور اس کا کریڈٹ جاتا ہے اسد قیصر صاحب کو کہ انہوں نے 29th of May جب آخری دن تھا اسمبلی کا، انہوں نے مجھے Allow کیا کہ سینیٹ اور جو نیشنل اسمبلی میں بل پاس ہوا ہے

وہ ہم 144 کے تحت ایک قرارداد کے ذریعے Transgender کے لئے وہی بل ہم یہاں پہ وہ کر رہے ہیں،Transgender کیلئے کوئی پیسہ نہیں ہے جناب سپیکر صاحب،اسی طرح Burn center ہمارا قائم ہے لیکن ابھی تک وہ فنکشنل نہیں ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ ہر ڈویژن میں ایک Burn center کے لئے کیونکہ ہم لوگ کبھی کہاں جاتے ہیں کبھی کہاں جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایکسیڈنٹس بھی ہوتے ہیں، ظاہر ہے،اللہ نہ کرے کہ وہ حادثات دوبارہ رہیں،اس طریقے سے Women Empowerment کے لئے صرف دوارب روپے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کیا دوارب روپے میں Women Empowerment میں آسکتی ہے؟ جناب سپیکر صاحب!میں وزیر خزانہ صاحب سے کہتی ہوں کہ آپ کے توسط سے کم از کم 52 پرسنٹ کے لئے ابھی جو آپ نے بات کی ہے کہ آرٹیکل 25 کا جو حوالہ دیا گیا ہے،اس حوالے سے یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہر عورت جو ہے، اتنے ہی فنڈ کی توحقدار ہے جتنا فنڈ ایک الیکٹڈ ممبر کو ملتا ہے،وہی فنڈ جو ہے، ہم بھی الیکٹڈ ہیں کیونکہ ہمارا آئین یہ کہتا ہے، ہمارا قانون یہ کہتا ہے، ہمارا رولز آف بزنس یہ کہتا ہے کہ جب ہم یہاں پہ آتے ہیں تو ہم الیکٹڈ ہوتے ہیں، سلیکٹڈ نہیں ہوتے ہیں، تو یہ بھی اپنے دماغوں سے نکال دیں کہ ہم الیکٹڈ عورتوں کو اس وجہ میں آپ کو بتاتی ہوں، الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 5 پرسنٹ کا کوٹہ رکھا ہے کہ جنرل الیکشنز پہ عورتیں الیکشن لڑیں گی لیکن کیا ہوا؟ آپ کی پارٹی سے کتنی عورتیں Elect ہو کے آئیں،اس لئے کہ ہم Sincere ہی نہیں ہیں، کتنی بار کتنی عورتیں میری پارٹی سے آئیں، کتنی عورتیں اے این پی سے آئیں، کتنی عورتیں جے یو آئی (ف) سے آئیں، کتنی عورتیں کسی اور پارٹی سے آئیں، الیکشن کمیشن کو پھر ہم لوگ خط لکھیں گے،اگر ہمیں ہمارا پورا فنڈ جو کہ ایک الیکٹڈ ممبر کو ملتا ہے،اگر وہ ہمیں نہ ملا۔اس طرح جناب سپیکر!میں ٹیکس کی بات کرنا چاہتی ہوں، ٹیکس ہمارا پورا صوبہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: آپ لوگ Disturb نہ کریں، سر!اس کے علاوہ ٹیکس کی بات آتی ہے، اس وقت میں آپ سے بڑے ادب سے بات کروں گی کہ جو لوگ آپ نے مرکز میں لگائے ہیں، وہ کوئی 80 کروڑ روپے کا نادہندہ ہیں، ایک بندہ مشیر ہے،اس نے ٹوٹل جو ٹیکس دیا ہے وہ 37 ہزار روپے ہے۔ جناب سپیکر صاحب!جب آپ کے مشیر اور جب آپ کے پرائم منسٹر جو خود کہتے ہیں کہ ٹیکس دیں، ہم سے تو ٹیکس ڈبل لے رہے ہیں کیونکہ ہمارے گھروں کے کھانے پینے اور عام لوگوں کے گھروں کے کھانے پینے سے لے کر ایک درزی پر بھی ٹیکس ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک درزی پر بھی ٹیکس ہے جو شلوار قمیص لوگوں کے لئے بناتا ہے، اس پہ 15 ہزار ٹیکس ہے، ایک طرف تو آپ لوگ کھانے پینے پہ بھی ٹیکس لیں گے اور دوسری طرف اس مد میں بھی توڈبل ٹیکسیشن ہو گئی۔ جناب سپیکر صاحب! میری یہی معروضات تھیں، میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن ایک ریکویسٹ ہے، ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں، ثناء اللہ صاحب کو بھی موقع دے دیں کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ ایک الیکٹڈ ممبر ہے، مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ٹائم کم ہے، میں سب کو دے دیتا ہوں، صرف پانچ منٹ سے اوپر میں نے ٹائم نہیں دینا ہے، خوشدل خان صاحب! ورنہ یہ تو سات اٹھ بجے تک جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں لیکن میں ساتھ یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پانچ منٹ میں میرا کام نہیں چلتا ہے کیونکہ میں گھنٹہ گھر میں کھڑے ہو کر تقریر نہیں کروں گا بلکہ میں آپ کو صحیح بجٹ پر، میں نے اس پر بہت مطالعہ کیا ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ مجھے ذرا دو تین منٹ زیادہ دیں گے، اگر Irrelevant بات ہو تو آپ مجھے بٹھا سکتے ہیں۔ میں وزیر خزانہ صاحب کا مشکور بھی ہوں، شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ انہوں بڑے خیبر پختونخوا کا بجٹ پیش کیا ہے لیکن ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ وہ ہمارے چھوٹے ہیں، اتنے جذبات میں نہیں آنا چاہیئے، آپ کو سینہ بڑا کرنا چاہیئے، آپ اتنے جذبات میں آتے ہیں، آپ مکا ہمیں دکھاتے ہیں، اپوزیشن لیڈر کو آپ دکھاتے ہیں، آپ ذرا مطلب ہے، بہت حوصلے کے ساتھ کیونکہ آپ اقتدار میں ہیں، آپ منسٹر ہیں، اگر ہم کوئی ایک دو بات زیادہ بھی کر لیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے اور اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں سپیکر صاحب سے خصوصاً ریکویسٹ کروں گا کہ ان کے ساتھ پانی کا بھی بندوبست کیا کریں کیونکہ بجٹ میں ہر دوسرے لفظ کے بعد گھونٹ لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موجودہ اگلے سال کا بجٹ ہے، اس میں انہوں نے سرپلس اضافہ Show کیا ہے لیکن جہاں تک میں نے بجٹ دستاویزات کا مطالعہ کرتے کرتے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ غیر متوازن بجٹ ہے، یہ ناقص بجٹ ہے، یہ خسارے کا بجٹ ہے، یہ عوام دوست بجٹ نہیں ہے، عوام دشمن بجٹ ہے، میں یہ ثابت کر

سکتا ہوں، اگر منسٹر صاحب اور ان کا جو سیکر ٹری ہے، مجھے ٹائم دے سکتے ہیں تو میں اس کے ساتھ بیٹھ کر بتا دیتا ہوں کہ آپ کا بجٹ خسارے کا بجٹ ہے، آپ کا بجٹ اعداد و شمار پر مشتمل ہے لیکن حقیقت کچھ نہیں ہے۔ سر! آپ دیکھ لیں، انہوں نے جو بجٹ کا ٹارگٹ دیا ہے، Nine hundred جو آپ نے مطلب وہ بلین دیا ہے اور پھر 855 جو Expenditure دیا ہے سر! اس میں جو اعداد ہیں، اس میں 453 ارب فیڈرل ٹیکس شامل ہے، One percent وہاں کا Current جو ہے، 54.5 ہے، تیل اور گیس کی رائلٹی 25.6 ہے، بجلی کے خالص منافع کی مد میں 21 اور ان کے ایکس بقایا جات 34.5 ہے، تو فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیں کتنا ملے گا؟ ہمیں ملے گا 589 ارب روپے، یہ ہمیں فیڈرل والے دیں گے اور صوبائی ٹیکس جو ہے وہ 53 point something ہے، دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والے 24 ہیں، بیرونی پراجیکٹ کا مطلب جو امداد ہے وہ 82 ہے اور قبائلی گرانٹ 151، اب یہ 151 پر میں نہیں سمجھتا ہوں، یہ منسٹر صاحب اب اپنے جواب میں کہیں گے کہ یہ 151 ارب گرانٹ جو قبائلی اضلاع کی، یہ کیا ہے، کون دے گا اور کونسی حکومت دیگی؟ سر! ہم جو بجٹ بناتے ہیں تو ہم پچھلے بجٹ کو دیکھتے ہیں یار رواں مالی سال بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے کیونکہ اگر آپ دیکھیں، اس منسٹر صاحب کو موقع دوسری دفعہ ملا ہے اور خدا کرے کہ یہ سارے جو پانچ چھ سال ہیں، یہ ہمارے رہیں، یہ اگر رواں مالی سال کو اٹھائیں تو انہوں نے وہ بھی سرپلس بتایا تھا کہ وہ بھی سرپلس ہے لیکن اگر وہ چیز جس کی بنیاد پر انہوں نے ہمیں بجٹ بتایا تھا تو وہ ہمیں بتادیں کہ اس میں کتنی Collections ہوئی ہیں، کتنی وصولیاں ہوئی ہیں؟ میری Calculation کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ اب بھی ہمارے 60 ارب ٹیکسز میں قرضدار ہے، آپ دیکھیں، یہ وفاقی ٹیکسز میں ہمارا جو رواں مالی سال کے 360 ارب تھے، سر! کتنے ملے ہیں؟ 338 ارب اور باقی ہمارا اب بھی مطلب ہے، انہوں نے ٹیکس میں ہمیں Payment نہیں کی ہے، تیل اور گیس رائلٹی میں 23 ہے، اس میں بھی ہمیں اپنی رقم نہیں ملی، بجلی کا خالص منافع 29 ہے، اس میں کوئی 11 ارب اب بھی وہ بقایا ہیں، میں نے یہ Calculation کر کے 60 ارب روپے ہمارے ہیں، اگر وہ ہمارے رواں مالی سال کو دیکھ لیں کہ یہ کہنا کہ یہ سرپلس ہے، یہ 60 ارب روپے آپ اس سے نکالیں تو ہم خسارے میں ہیں سر! میں اس لئے یہ کہتا ہوں کہ یہ بجٹ اعداد و شمار پر کیوں بنی ہے، کیا ہمیں یہ چیزیں ملیں گی؟ یہ جو بقایا جات ہیں، ابھی تک ہمیں بقایا جات نہیں دے رہے ہیں، اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس بجٹ کو واپس لے لیں اور ایک حقیقت پسندانہ بجٹ لے آئیں، خسارے کا بجٹ لائیں، عوام کو صحیح سٹرکچر بتادیں کہ

ہمارے صوبے کی معیشت کس حد تک پہنچ چکی ہے اور کیا ہے؟ ہم آپ کے ساتھ ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ پالیسیاں غلط ہوتی رہتی ہیں، پچھلی حکومتوں کی بھی، اب بھی حکومت کی پالیسیاں غلط ہو رہی ہیں لیکن ہم اکٹھے ہو کر اس خسارے میں جا رہے ہیں، اس کو کس طرح پورا کریں گے؟ اس کو ہم اس وقت پورا کریں گے جب ہم حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں گے، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں پچھلے جو رواں مالی سال کے بقایاجات اب بھی 60 ارب ہیں، اس کمی کو پھر آئندہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا سرپلس بجٹ ہے، تو یہ سرپلس بجٹ نہیں ہو سکتا ہے۔ سر! اب آتے ہیں، وزیر خزانہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ 95 ارب روپے بچا کر ترقیات کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے، یہ لفظ ذرا نوٹ کر لیں، یہاں پر Past tense استعمال ہو چکا ہے، یہ فرما رہے ہیں کہ 95 ارب روپے بچا کر یعنی Save کر دیئے، ترقیاتی بجٹ میں شامل کر دیئے اور پھر ساتھ فرماتے ہیں کہ اس بجٹ میں اضافے کا اہم جز، وہ ریٹائرمنٹ کے قوانین میں ترمیم ہے جس کے ذریعے 60 سے 63 سال اور ہر سال 20 ارب، وزیر خزانہ صاحب! آپ کا حساب غلط ہے کیونکہ آپ نے پچھلے Save کا کہا ہے، ابھی آپ نے ترمیم نہیں لائی ہے، جب آپ ترمیم لائیں گے تو پھر وہ بل پاس ہو جائے گا، پھر آپ نیکسٹ اس میں جائیں گے، تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے 95 ارب روپے بچانے میں یہ اہم جز ہے؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ فگر غلط ہے، یہ 20 ارب جو آپ کا ہے، یہ آپ نے غلط Quote کیا ہے۔ جناب عالی! ریٹائرمنٹ کی بات ہوئی تھی، ہمارے ہائی کورٹ کے ججز صاحبان کی Age limitation وہ 62 سال ہے اور اس کو یہ آئین Provide کرتا ہے، 63 سال ٹھیک ہے، کسی کو فائدہ ہو گا کسی کو نقصان ہو گا لیکن کم از کم ان کے کہنے کے مطابق اور اخبار کے مطابق کہ 20 ہزار اور 24 ہزار ہمارا فائدہ ہو گا لیکن ہمارے نوجوانوں کا کیا مستقبل رہ گیا؟ یہ 20 ہزار 10 ہزار جب یہ ہمارے جو ملازمین سالانہ ریٹائر ہو رہے ہیں تو ان کی جگہ خالی ہوتی ہے، ان نوجوانوں کا مستقبل کیا ہو گا؟ ٹھیک ہے، آپ نے ان کو کھوکھلے نعروں سے دھوکے میں رکھتے ہیں کہ اتنی نوکریاں دیں گے لیکن آپ تو ان سے ملی ہوئی نوکریاں لے رہے ہیں۔ اب دیکھیں، ہمارے نوجوان ایم ایس سی کر کے، میڈیکل کر کے، ڈگریاں لے کر ہاتھ میں مارے مارے پھرتے ہیں نوکریوں کے پیچھے اور پھر آپ نے ان سے 10 ہزار ویکنسیاں لے لیں، ایک۔ دوسری بات، ریٹائرمنٹ سے ٹھیک ہے ہمیں خزانے میں فائدہ ہو گا لیکن حقیقت میں کچھ بھی فائدہ نہیں، یہ ایک غلط پالیسی ہے، اس کو میری تجویز یہ ہے کہ اس کو اپنی جگہ پر چھوڑ دیں۔ سر! یہ بچت کی بات کر رہے ہیں، میں تین دن سے رات کو جب یہ کتاب پڑھ رہا تھا تو ان کی بچت کس طرح آئی ہے، یہاں

پر اگر آپ ہیلتھ سیکٹر کو لے لیں تو اس میں ہمارے فضل الٰہی بھائی یہاں تشریف فرما ہوں گے، اگر نہیں ہیں، اب ہمارے جو بی ایچ یوز ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Conclude, please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ان کا ہزار خوانی میں بی ایچ یو ہے، اس کے لئے جو فنڈز رکھا گیا تھا، اس میں کچھ حصہ خرچ ہو گیا تھا، اس رواں اگلے سال میں There is no allocation، کیا یہ یہ کر سکتے ہیں؟ جب آپ Ongoing schemes میں ان کے لئے جو Cost رکھی ہے، پھر آپ نے ان کی اس سال مئی میں Installment بھی کر چکے ہیں، پھر آپ اگلے سال کے بجٹ میں ان کو آپ Allocation نہیں کرتے، آپ کس طرح یہ کاٹ سکتے ہیں؟ پھر کابینہ کے ساتھ یہ پاور نہیں ہے کہ جب ہم یہاں ہاؤس سے جو چیز پاس کرتے ہیں تو پھر ہاؤس کے پاس یہ پاور ہوتی کہ وہ اس کو De notify کر سکتا ہے، کوئی بھی اس کو نہیں نکال سکتا، اگر یہ نکالتے ہیں تو یہ اس ہاؤس کی توہین کرتے ہیں۔ سر! اس طرح ہمارا پی کے 70 میں شاید میرے بھائی کو پتہ ہو گا، ازاخیل کا جو بی ایچ یو ہے، اپ گریڈیشن اس کے لئے کچھ فنڈ رکھا تھا And آئندہ کے لئے No allocation، نیو سکیم میں ہیلتھ جو ہے، پشاور ہائی کورٹ میں بی ایچ یو ہے، اس کی انہوں نے اپ گریڈیشن کی ہے یا Comprehensive Health Unit میں تبدیل کر دیا ہے، ایک ہائی کورٹ میں جہاں پر وکلاء ہیں، جہاں پر Litigants ہوتے ہیں، وہاں پر ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا، یہ کہاں کا انصاف ہے، کس طرح یہ بچت آ گئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، نہیں ہے، میں آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ہی کے ممبر رہتے ہیں، بہت سارے، بعد میں وہ Totally رہ جائیں گے، So پلیز آپ کی بات آ گئی، Now ایک منٹ اور لے لیں، چلیں ایک منٹ اور لے لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہمیں ضلع سے نکلنا چاہیئے، یہ مطلب ان کی سپیچ میں ہے لیکن میں اس کو بھی گزارش کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب آپ بھی اپنے حلقے سے نکل جائیں، آپ نے اپنے حلقے کے لئے جو ابھی مطلب ہے، آپ کو اس سال کے ختم ہونے میں پندرہ دن ہیں لیکن آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب کے ڈائریکٹیو سے 283 ملین روپے لئے ہیں اور کہاں پر لئے ہیں، کس مد سے لئے ہیں؟ یہ PIF، Public investment fund، اب I don't know کہ Public Investment Fund کیا چیز ہے؟ میں نے تو اس کتاب میں کہیں نہیں دیکھا ہے لیکن یہ انہوں نے لئے ہیں۔ سر! پھر یہ بات ہے، یہ ان کی

خوش قسمتی ہے، ہمارے منسٹر صاحب کی کہ وہ ایسے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں کہ وہ پوش ایریا ہے، وہ حیات آباد ہے، جہاں پر پی ڈی اے کو خود اپنا فنڈ ملتا ہے اور پھر انہوں نے ٹاؤن کے لئے کیا، یہ ایک Discrimination نہیں ہے؟ میں نے اس بارے میں آپ کو بھی خط لکھا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی خط لکھا ہے، سب کو خط لکھا ہے کہ یہ Discrimination ہے کیونکہ میرا وہ حلقہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! آخر میں میں یہ بات کرلیتا ہوں، آپ ذرا، آپ ایسے ہی، میں زیادہ اب یہاں پر جو ہے، آپ یہاں صوابی کو دیکھیں کہ آپ نے کتنی رقم رکھی ہے؟ صرف جنازہ گاہ بنانے کے لئے صوابی میں 43 ملین رکھے گئے ہیں، یہ آپ نے بلڈنگز میں یہ سارے، آپ دیکھ لیں کہ آپ کے سارے دو سیکٹرز میں بہت پیسہ ہے، ایک بلڈنگز میں ہے اور ایک روڈ میں ہے، سر! آپ اندازہ کریں کہ روڈ کی ضرورت ہوتی ہے کہ تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے کہ صحت کی ضرورت ہوتی ہے کہ روڈ کی ضرورت ہوتی ہے؟ لیکن افسوس میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، تشریف فرما ہیں، یہ ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، کمیشن کا ایک مافیا ہے، کرپشن کا مافیا ہے، میں کہتا ہوں کہ ایک سیکرٹری سے لے کر Peon تک سب یہ کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو خوشدل خان صاحب، تھینک یو ویری مچ۔ قلندر خان لودھی صاحب! تھینک یو کہ آپ کا بہت ٹائم ہو گیا، لودھی صاحب نہیں ہیں، اکبر ایوب خان صاحب! تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب! دیکھیں، آپ ہی کے سارے ممبر ہیں، ابھی فلور اکبر ایوب صاحب کے پاس ہے، دیکھیں میں گزارش پھر کرتا ہوں کہ جو زور آور لیڈر ہیں، ہاؤس کے اندر وہ زیادہ ٹائم لے لیتے ہیں اور ہمارے معصوم ممبرز جو دونوں طرف سے ہیں، ان کا ٹائم رہ جاتا ہے، ان کا بھی ٹائم Accommodate کرنا تاکہ ہر ایک کی بات سامنے آجائے، میں دوں گا، سب کو ٹائم دے رہا ہوں، پانچ منٹ سے زیادہ نہیں۔ جی اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب! پچھلے پانچ سال بھی یہی تقریریں بجٹ میں ہم سنتے رہے ہیں، پچھلے پانچ سال بھی ایک ہی بات بار بار دہرائی گئی کہ یہ غلط پالیسیز ہیں، یہ غلط بجٹ ہے، جناب سپیکر صاحب! پانچ سال کا امتحان جولائی 2018 میں ہوا اور پاکستان تحریک

انصاف 11 لاکھ سے بڑھ کر 22 لاکھ ووٹ لیتی ہے،   (تالیاں)   34 سیٹوں سے بڑھ کر تقریباً 70 سیٹوں پہ ہم آ جاتے ہیں، میری بات آپ سن لیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No interruption, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات: سن لیں، سن لیں، جناب سپیکر صاحب! بابک صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کی سپیچز کے دوران انہوں نے کوئی Interruption نہیں کی، So آپ بھی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بابک صاحب نے منسٹر فنانس صاحب کو کہا کہ آج وہ بڑے Aggressive نظر آ رہے تھے، جناب سپیکر! آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اکرم خان صاحب میرا خیال ہے کہ یہاں پر One of the Seniormost parliamentarians ہیں، اس صوبے کے وزیر اعلیٰ رہے ہیں، ہمارے فنانس منسٹر ان کو جی جی کر کے بات کر رہے تھے، میرا گلہ ہے ان سے، وہ آگے سے 'تو' والا لفظ استعمال کر رہے تھے۔ میں بجٹ پر بات کر رہا ہوں، پہلے آپ بھی کرتے رہے ہیں، اب مجھے کرنے دیں، میں بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں درانی صاحب کو آپ کی وساطت سے کہ یہ ان کے رتبے کے ساتھ نہیں جچتا، ہمارا Young Minister ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، آپ یقین کریں، تیمور خان جو ہمارے فنانس منسٹر ہیں، آپ کے سامنے دوسرے صوبوں کے بجٹ ہیں، ان کا ڈھائی ہزار ارب روپے کا بجٹ ہے اور ہمارا ڈیویلپمنٹل بجٹ جو 15 تا 30 ارب کے فرق پہ ہے، اس وقت ملک کے جو حالات بنے ہوئے ہیں، اتنے مشکل حالات ہیں، اس کے اندر اس قسم کا بجٹ لانا معجزے سے کم نہیں ہے۔ جناب سپیکر! بار بار یہاں سننے میں آتا ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا، وہ کہاں سے آئیں گی؟ میرے بھائی بابک صاحب تیسری دفعہ اس فلور پہ بات کر رہے ہیں کہ پانچ ارب کا لون دے دیا ہے ایف ڈبلیو او کو، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا معاہدہ تھا، ہمارا معاہدہ کرنے کے بعد مسلم لیگ نون کی گورنمنٹ نے بالکل اسی شکل کا معاہدہ سیالکوٹ، لاہور موٹروے کے لئے ایف ڈبلیو او کے ساتھ کیا تھا، تقریباً وہی شرائط تھیں، صرف فرق اتنا تھا کہ ہمارا 81 کلومیٹر ہے، ان کا 82 کلومیٹر کا موٹروے ہے اور وہ ہم سے 10 ارب روپے اس کی قیمت زیادہ ہے، اس میں ٹنلز بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! یہ ایک کروڑ نوکریاں صرف سرکاری نوکریوں سے نہیں آئیں گی، یہ کہیں بھی Possible نہیں ہوتا، یہ گورنمنٹ اور پرائیویٹ انٹرپرائزز کے تعاون سے آئیں گی۔ سپیشل اکنامک زون رشکئی بہت جلد وزیر اعظم صاحب اس کا افتتاح کرنے والے ہیں، سپیشل اکنامک زون حطار اس کی Advertisement آج یا کل آپ اخبار میں دیکھیں

گے۔ سپیشل اکنامک زون درابن اس کی Advertisement آپ اخبار میں دیکھیں گے، ہزاروں کی تعداد میں یہاں انڈسٹری لگے گی۔ درانی صاحب! حطار میں ایک فیز سیون ہم نے لانچ کیا، ساڑھے چار سو پلاٹس ایک ہفتے کے اندر اندر Industrialists نے خرید لئے، ابھی وہ Completion کے نزدیک ہیں، بہت سارے Industrialists نے کام شروع کر دیا ہے، انڈسٹری آئے گی۔ جناب سپیکر! اس صوبے میں ٹورازم کی اور میرے بھائی بابک صاحب نے ہمارے منسٹر ٹورازم کے اوپر بھی کوئی بات کی، وہ دن رات محنت کر رہے ہیں، اس قسم کے ٹورازم کے اوپر آج سے پہلے کبھی بھی پورے پاکستان میں کسی گورنمنٹ نے توجہ نہیں دی، منسٹر فنانس نے دل کھول کر ٹورازم کو بجٹ دیا، ان کا بجٹ بڑھایا گیا ہے۔ جناب سپیکر! سوات ایکسپریس وے جو ابھی مکمل بھی نہیں ہوا، اس سے صوابی کو بھی فائدہ ہے، اس سے مردان کو بھی فائدہ ہے، اس سے بونیر کے اوپر میں خاص طور پر بات کروں گا کہ بونیر کو کیسے فائدہ ہے، اس سے ملاکنڈ کو بھی فائدہ ہے، اس سے چترال کو بھی فائدہ ہے، اس سے شانگلہ کو بھی فائدہ ہے، جناب سپیکر! میری اپنی سوات میں رشتہ داری ہے، عید کے دن اور عید کے بعد مجھے سلام دعا کرنے کے لئے فون آیا تو انہوں مجھ سے کہا کہ ہم اپنے گھر کو اسلام آباد سے مینگورہ تک دو گھنٹے اور پندرہ منٹ میں پہنچے ہیں (تالیاں) اور آپ نے اخباروں میں خبریں دیکھیں کہ لاکھوں افراد ٹورازم کے لئے سوات گئے ہیں، یہ نوکریاں انڈسٹری میں آئیں گی، یہ نوکریاں ٹورازم میں آئیں گے، اب میرا یہ وقت یاد رکھیں کہ جب یہ پانچ سال کا دور ختم ہو گا تو ہمارے چترال، سوات، دیر ان علاقوں کی شکل تبدیل ہو جائے گی، اتنا زیادہ روزگار وہاں پیدا ہونے والا ہے، پہلی دفعہ ہزارہ کے لئے، ملاکنڈ کے لئے ٹورازم کی ڈیویلپمنٹ کے لئے دو ارب پلس دو امبریلاز سکیم رکھے گئے ہیں تاکہ ضرورت کے مطابق ان کو لگایا جائے، ورلڈ بینک کے تعاون سے 17 ملین ڈالر کا "کائیٹ پروگرام" Khyber Pakhtunkhwa Integrated Tourism Enterprise، وہ بھی تمام کے تمام ٹورازم کے نئے علاقے کھولنے کے لئے اس کے اوپر اس کو خرچ کیا جائے گا۔ جب بابک صاحب اپوزیشن ممبران کی سکیمز کے بارے میں بات کر رہے تھے، میں اس چیز پہ آپ سے سو فیصد، ایک سو دس فیصد میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں، جس طرح ہم ووٹ لے کر آئے ہیں، جس طرح ہم ممبرز بنے ہیں، آپ بھی اسی طرح ووٹ لے کر آئے ہیں، جو پریشر ہمارے اوپر ہے، وہی پریشر آپ کے اوپر بھی ہے، ہم نے پچھلے پانچ سال میں اپوزیشن کو بالکل خالی نہیں چھوڑا، یہاں ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، یہ لیاقت خٹک ابھی ادھر بیٹھے تھے، یہ اپوزیشن ممبر رہے ہیں، لودھی صاحب اپوزیشن

کے اس ہاؤس میں ممبر رہے ہیں، کسی کو ایک روپیہ نہیں دیا گیا، اس دفعہ بھی ادھر اپوزیشن ممبر خوشدل خان سب سے زیادہ شور مچا رہے تھے، خوشدل خان جس دن آپ کے پاس کوئی کمپلینٹ ہوئی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: منور خان! ایک منٹ، خوشدل خان جس دن آپ کے پاس کوئی کمپلینٹ ہوئی، کوئی کرپشن کی کمپلینٹ ہے، آپ میرے پاس لائیں، میں اس پہ ایکشن نہ لوں تو آپ کا ہاتھ اور میرا گریبان (تالیاں) ہم نے اس صوبے میں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: صبر کریں، مجھے کرنے دیں نا، مجھے بات تو کرنے دیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: مجھے بات تو کرنے دیں، پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: No cross talking, please، خوشدل خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز پلیز۔

(شور)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منور خان صاحب، آپ ماحول کو خراب نہ کریں، آپ کی بات وہ سن رہے ہیں، ان کی بات آپ سنیں، اپنے نمبر پہ جواب دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوگا، ایسا نہیں ہوگا، پلیز Wind up کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں نام نہیں لینا چاہتا کہ جن ممبران کی سکیمیں آئی ہیں لیکن خوشدل خان کا نام میں ضرور لینا چاہوں گا، چمکنی ٹوبڈھ بیر چار ارب روپے کا منصوبہ ڈالا گیا ہے، تقریباً میرا خیال ہے، مجھے اتنا حلقوں کا اندازہ نہیں ہے (تالیاں) تقریباً خوشدل خان کے حلقے میں سے

گزر رہا ہے، وہ ان شاء اللہ ساؤتھ کی تمام ٹریفک بائی پاس کر کے کوہاٹ روڈ پہ ڈالے گا، اس کو پشاور شہر کے اندر سے نہیں جانا پڑے گا، جس علاقے سے گزر رہا ہے وہ لوگ بھی ان شاء اللہ تعالی اس سے مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر: اور کیا چاہیئے، خوشدل خان صاحب! چار ارب کی سکیم آپ کو مل گئی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی سر۔

جناب سپیکر: یہ تو بہت بڑی سکیم ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: خوشدل خان! بیٹھیں نا، مجھے بات کرنے دیں، جناب سپیکر! اس کے علاوہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو تو حکومت کی تعریف کرنی چاہیئے، آپ نے چار ارب روپے لئے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہر محکمے میں، ورکس ڈیپارٹمنٹ میں امبریلا وزیر اعلیٰ صاحب نے اور وہ خصوصی طور پہ اس لئے رکھے ہیں کہ کسی ممبر کی کوئی سکیم رہ نہ جائے، ہمارے اپنی گورنمنٹ کے ممبر زاس میں نہیں آتے، میں ادھر نام لے کر آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ جن کی سکیمز رہ گئی ہیں، جن وجوہات سے ان لوگوں کو Compensate کیا جائے گا، اپوزیشن کے ساتھ گورنمنٹ کا معاہدہ ہے، اس پر من وعن وزیر اعلیٰ صاحب کی Commitment ہے، اس کے اوپر عمل درآمد کیا جائے گا، آپ کو بالکل بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بیٹھ جائیں نا، منور خان صاحب! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! بڑا افسوس ہے، یہ Cross talk دیکھیں، پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: منور خان صاحب! پرویز خٹک صاحب وزیر اعلیٰ تھے، میرا خیال ہے، مجھے حساب کا پتہ نہیں لیکن 60 سے 70 کروڑ روپے روڈ کے لئے آپ کو دیئے گئے ہیں، پچھلے پانچ سال میں آپ تو بات نہیں کر سکتے، کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ (تالیاں) ہمارے اپنے پارٹی کے لوگ اعتراضات کرتے رہے ہیں لیکن پرویز خٹک صاحب نے آپ کو روڈز دیئے ہیں اور جو آپ کے حلقے میں بنے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں روڈز کی مد۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: بابک بھائی، بی بی! مجھے بات کرنے دیں، مجھے بات کرنے دیں نا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Wind up کریں پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! بابک صاحب نے کہا کہ تقریباً Hundred billion throw forword سی اینڈ ڈبلیو میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ تشریف رکھیں، بہادر خان صاحب! آپ کا نمبر ابھی رہتا ہے، اس وقت بات کریں۔

(شور)

Mr. Speaker: Bahadur Khan Sahib, wait for your turn.

(شور)

جناب سپیکر: اس وقت آپ بات کریں، آپ اس طرح کریں، آپ اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں، میں کسی منسٹر کو کہہ دوں گا، فنانس منسٹر کو کہہ دوں گا کہ وہ اپنی سپیچ کر لیں، بس اب برداشت۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: اس کے علاوہ یہ اے ڈی پی میں بھی Reflect ہوا ہے، جائیکا کا پروگرام بھی اور ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا پروگرام بھی، خصوصی طور پر ایشین ڈیویلپمنٹ بینک میں یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ کہنا چاہتا ہوں، خصوصی توجہ کے ساتھ کہ ساؤتھ کے جو ڈسٹرکٹس ہیں، وہ ہم سے تھوڑے سے فی الحال روڈ سیکٹر میں Neglected ہیں، ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں روڈز دیئے جائیں گے اور باقی تمام ایم پی ایز کو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تقریباً سات سات سو کلو میٹر کے ہم اس کے اوپر کام کر رہے ہیں، اس میں بریجز بھی ہیں، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو ہم اس میں Compensate کریں گے۔

Mr. Speaker: Conclude, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! خصوصی طور پر روڈ سائڈ پہ میں کیونکہ میرا تعلق اس منسٹری سے ہے، سوات موٹر وے، چکدرہ ٹو فتح پور، اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ Extend کیا جائے گا، لوگوں کو سہولت دینے کے لئے بھی اور جو ٹورازم کا Potential ہمارے ان علاقوں کا، اس کو Exploit کرنے کے لئے اور 320 کلو میٹر وہ میرے کافی بھائی ساؤتھ کے ہیں لیکن یہ تین دن میں نے 320 کلو میٹر کا موٹر وے اس کا ذکر بھی نہیں سنا۔ جناب سپیکر! یہ سوات موٹر وے خیبر پختونخوا پہلا صوبہ ہے کہ جس نے کوئی ایکسپریس

وے یا موٹر وے بنایا، آج سے پہلے کسی صوبے نے نہیں بنایا، پہلا صوبہ ہے، (تالیاں) اس کے اندر کچھ Delay ہے، چند مہینوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ پورا کا پورا مکمل کیا جائے گا۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ کی Full commitment ہے، ہم نے Feasibility and design ڈالا ہے، اس کے اوپر بھی کروڑ روپیہ لگے گا، پشاور ٹو ڈی آئی خان 320 کلومیٹرز موٹر وے ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کے حکم سے اس خیبر پختونخوا کی یہ حکومت اس کے اوپر کام شروع کرے گی، ہم اس کو مکمل کرکے دیں گے، (تالیاں) ساؤتھ کی محرومیاں ان شاء اللہ ہم دور کریں گے۔

Mr. Speaker: Wind up, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! آخر میں، میں Wind up کرتا ہوں، ٹائم زیادہ ہو گیا ہے، بھائیوں نے ٹائم لینا ہے، سب بجٹ ایک طرف رکھ دیں، ساری کتاب اور ایک چیز ہیلتھ کارڈ، یونیورسل ہیلتھ انشورنس جو اس صوبے کے ہر فرد کو دی جا رہی ہے، میں کہتا ہوں کہ پوری کتاب کا وزن اور اس اقدام کا وزن، (تالیاں) میں پھر سے وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب اور فنانس منسٹر تیمور خان کو جنہوں نے اس کے لئے Space نکالا، جناب سپیکر! بجٹ بناتے ہوئے آپ کے اوپر پانچ سو فیصد پریشر ہوتا ہے، درانی صاحب سے زیادہ کوئی نہیں سمجھتا کہ ہر محکمہ اپنے لئے پیسے اور اپنے لئے سکیم مانگ رہا ہوتا ہے لیکن یہ وہ اقدام ہے جو اس صوبے کے غریب عوام کے لئے کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا وہ اجر بھی دے گا، اس پورے ہاؤس کو اور دعائیں بھی ملیں گی، پوری زندگی ان شاء اللہ تعالیٰ یاد بھی رکھیں گے۔ آخر میں میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بڑے تحمل سے میری بات سنی حالانکہ میں نے اتنی سخت باتیں نہیں کیں جتنی انہوں نے کی ہیں۔ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب! درانی صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! یو خبرہ کوم چې دوئ په نسوارو باندې ټیکس لګولے دے۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم: ہاں جی، ہم دونوں اس سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ نسوار ٹیکس واپس لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کریں؟

جناب ظفر اعظم: نسوار کا ٹیکس واپس لے لیں، سگریٹ کی استطاعت نہیں ہے کہ ہم سگریٹ پی سکیں تو نسوار ڈالتے ہیں، اس لئے آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو واپس لے لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب! آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں۔

جناب ظفر اعظم: اچھا جی، درانی صاحب نے تفصیلاً بجٹ پر تقریر کی ہے، میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ایک بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں مجھے ایسے Incentives نظر نہیں آ رہے ہیں جس طرح ایم ایم اے گورنمنٹ میں ہم نے ملاکنڈ تھری وہ کیا تھا کیونکہ ہر ایک گورنمنٹ کو آنے والے وقت کا کچھ نہ کچھ احساس ہونا چاہیئے۔ اس میں کوئی بھی ایسی سکیم نہیں ہے کہ ہم دیکھ سکیں، اس سے صوبے کو مستقبل میں کچھ فائدہ ہوگا، ٹیکسز کے متعلق تو میں زیادہ نہیں جانتا ہوں لیکن میں آپ کو پچھلے سال کا بتا رہا ہوں، پچھلے سال میں پراپرٹی ٹیکس میں 115 ملین انہوں نے حاصل نہیں کئے ہیں، اس طرح ایکسائز میں انہوں نے تقریباً 275 ملین جو ہے وہ ان کا پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ سرکاری لوگوں سے کٹے ہوئے ہیں لیکن سرکاری خزانے میں نہیں گئے ہیں۔ اس طرح ریونیو میں 29 ملین وہ اکٹھے نہیں کر سکے، لینڈ ٹیکس کے متعلق یہ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ایم ایم اے دور میں جب لینڈ ٹیکس پر بات ہو رہی تھی تو اس سے ہمیں جو پیسہ آ رہا تھا وہ 24، 25 لاکھ روپے تھے اور اس پر خرچہ جو تھا وہ تقریباً ڈبل ہو رہا تھا، ہمارے درانی صاحب نے کہا کہ اس سے جو زیادہ خرچہ آتا ہے تو انہوں نے لینڈ پر ابھی ٹیکس لگایا ہے، انہوں نے یہ Calculation کی ہوئی ہے کہ کتنا ہم ٹیکس اکٹھا کریں گے اور اس پر کتنا ہمارا خرچہ آئے گا۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ کی مد میں تقریباً 17 ملین شارٹ ہے، یہ سب ملا کر 144 کروڑ روپے بنتے ہیں، اگر یہ پچھلے سال سے اکٹھا نہیں کرتے تھے تو اس طرح اس دفعہ جو مواصلات کے بارے میں یہ اندازے بتا رہے ہیں، یہ کبھی میرے خیال میں وہ بجٹ نہیں ہے۔ ابھی میں اپنے ضلع کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں سر، عجیب بات ہے کہ اس سال ضلع کرک، کوہاٹ اور ہنگو میں ہماری رائلٹی تقریباً 25 ارب روپے صوبے کو آچکی ہے اور 25 ارب روپے میں سے ضلع کرک کے لئے ہمیں سو میں دس روپے رائلٹی دیتے ہیں، ہماری جتنی سکیمز ہیں ضلع کرک کی، خواہ وہ اے ڈی پی کی تھیں جو 17-2016 میں منظور ہوئی تھیں، 16-2015 میں منظور ہوئی تھیں اور 18-2017 میں منظور ہوئی تھیں، وہ ساری سکیمز رائلٹی فنڈ کی طرف منتقل کی گئی ہیں، مطلب یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں جتنا بھی Consolidated fund ہے، اس فنڈ میں ہمارا نہ

حصہ ہے، نہ ہمیں حصہ دینے کے لئے یہ لوگ تیار ہیں۔ سر، 17-2016 میں ایک سکیم ضلع کرک کی منظور ہوئی ہے، میں نے وزیر خزانہ صاحب کو اور چیف منسٹر صاحب کو عرض کی تھی کہ کسی مد میں اگر آپ ہمیں پیسہ دینا چاہتے ہیں تو دے دیں، آپ کی مہربانی لیکن ضلع کرک میں پانی کا سنگین مسئلہ ہے، ہمیں ضرور پانی کے لئے پیسہ دیا جائے، وہاں پر 200 ملین کی ایک 17-2016 کی اے ڈی پی سکیم تھی، وہ انہوں نے رائلٹی کو Convert کی ہے اور رائلٹی میں ہمیں اپنے یہ 90 روپے ایسے نہیں دے رہے ہیں، یہ ہمیں جو کرک کو دس روپے ملتے ہیں، اس میں سے دے رہے ہیں، اس کو Convert کر کے اس میں سے بھی ہمیں 200 ملین روپے کی سکیم کو ایک ہزار روپے Allocate کئے گئے ہیں سر، یہ ظلم ہے، آپ کرک کی جتنی بھی سکیمیں ہیں، پانی کی ہیں، روڈز کی ہیں، جدھر بھی ہیں، جتنی بھی سکیمیں ہیں، وہ ساری رائلٹی کو Convert ہو چکی ہیں، کیا ہم اس میں حق بجانب ہوں گے کہ ہم اپنے ضلع پر جا کر ان کو کہیں کہ صوبائی جو بھی ٹیکس ہے ان کو ادا نہ کیا جائے کیونکہ جب صوبائی فنڈ میں ہمارا حصہ نہیں ہے تو ہم ٹیکس کس لئے دیتے ہیں؟ آئل کی فیلڈ کو کیوں بند نہ کریں؟ سر! یہ ناانصافی ہو رہی ہے، اس ناانصافی سے پاکستان نے بہت نقصان اٹھایا ہے اور ابھی بھی اٹھنے کا اندیشہ بھی ہے۔ سر! اگر میں آپ کو ایک بات بتا دوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: پھر میں ختم کرتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہمارے سات اضلاع ہیں، جنوبی اضلاع کے سات۔۔۔۔

<u>جناب منور خان</u>: کوئی موجود نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: کوئی بھی نہ ہو، میں قلندر لودھی صاحب سے کہتا ہوں اور یہ ہماری باتیں سننے والے بھی نہیں ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے جتنے لائق آفیسرز ہیں، وہ ایک بھی سیکرٹریٹ میں نہیں ہے، یہی ظلم اس وجہ سے ہمارے ساتھ ہو رہا ہے کہ سیکرٹریٹ میں جتنے بھی ملازم ہیں، اس میں جنوبی اضلاع کا ایک بھی ایسے لیول کا بندہ نہیں ہے کہ وہ بیٹھ کر ادھر جنوبی اضلاع کی بات کر سکے، سات اضلاع ہیں، سات اضلاع کے فنڈ میں نے جمع کر کے ایک ضلع کے فنڈ کے برابر نہیں ہے، یہ ظلم ہے، آپ یہاں سے نکل کر، پشاور سے نکل کر رنگ روڈ کا پل کراس کر کے آپ کو جنوبی اضلاع کے روڈوں کا پتہ چل جائے گا کہ یہ کیسے

روڈز ہیں؟اکبر صاحب کہہ رہے ہے کہ ہم نے بہت کچھ کیا ہے،آپ Dualization مانگ رہے ہیں کہ ڈبل روڈ بنائیں اور سنگل روڈ کے لئے ترس رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کے لئے موٹروے ہے۔

جناب ظفر اعظم: وہ موٹروے بنا رہے ہیں اور سنگل روڈ کے لئے ترس رہے ہیں۔ سر! آپ ویمن کیڈٹ کالج بنا رہے ہیں اور ہمارے بچے جو پرائمری سکولز کے ہیں وہ سات سات میل جا کر پانچویں جماعت کے لئے جاتے ہیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بھی اس بجٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ منٹ ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ قلندر لودھی صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: لیکن ان کے لئے ایک شعر عرض ہے:

جو پیاسے ہوا نہیں کم سے کم
جو پیاسے نہ ہوا نہیں خم بہ خم
میرے ساقی تیرے میکدے کا یہ نظام ہے کہ مذاق ہے

جناب سپیکر صاحب! صرف میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ہمیں پیسے نہیں چاہیئں، میرے حلقے کو روڈ نہیں چاہیئے لیکن اس بجٹ میں صرف ایک لفظ کا اضافہ کیا جائے، ایک حرف کا جو R ہے، جو پختونخوا ہے، اس میں R کا اضافہ کیا جائے، اس میں Pakhtunkhwar لکھا جائے، بس پختونخوار، آپ کی جو منشا ہے پاکستان تحریک انصاف کی، وہ پوری ہو جائے گی۔ وہ اس لئے کہ جو بجٹ آپ نے اس اسمبلی میں پیش کیا ہے، یہ مدینے کی ریاست کی عکاسی کرتا ہے، کیا مدینے کی ریاست میں ایسا ہوتا ہے؟ میرا ایک پراجیکٹ ہے، میں اس فلور پر پرویز خٹک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں روڈ کا ایک پراجیکٹ شروع کیا تھا، 2015 سے شروع ہے، ابھی تک اس کو پیسے نہیں مل رہے ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ میرے حلقے پر رحم کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب سے جو اس وقت

موجود نہیں ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، آپ کی وساطت سے کہ عنایت اللہ خان صاحب کے جانے کے بعد وہ بھی نکل گئے، عنایت اللہ خان صاحب بھی نکل گئے، 15 سو ملین کا ایک پراجیکٹ تھا، بجٹ 2015 میں روڈز کے لئے اس میں جو پیسے تھے، مجھے جب پتہ چلا کہ پورے پیسے انہوں نے اپنے حلقوں میں بانٹے ہیں اور میرے حلقے کو پیسے نہیں دیئے، میں عدالت میں گیا، عدالت سے ڈائریکشن ان کو دی گئی کہ اس کے حلقے کو بھی مساوی فنڈ دیا جائے، جناب سپیکر صاحب! میرا روڈ تو شامل ہو گیا لیکن ابھی تک ان کو ایک پیسہ نہیں ملا ہے، سارے پیسے انہوں نے اپنے حلقے کو دے دیئے لیکن جو پیسے بچے تھے وہ شہرام خان صوابی میں لے گئے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر غلطی سے گئے ہیں تو واپس بھیج دیں، اکاؤنٹ میں بھیج دوں گا۔ جناب سپیکر صاحب! وزیر خزانہ صاحب موجود نہیں ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ آ جائیں اور وہ لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب ساری چیزیں نوٹ کر رہے ہیں، لودھی صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سن رہے ہیں، اکبر ایوب صاحب کہتے ہیں، آ گئے ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب پوائنٹس نوٹ کر رہے ہیں۔ لودھی صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں این ایچ پی کی اپیل بنام وزیر اعظم لکھی ہے، ہم اس کے ساتھ ایگری کرتے ہیں، بالکل ایگری کرتے ہیں لیکن اس کے جو اندازہ ہے، جو اے جی این قاضی فارمولا تھا، 1985 میں جو بنا تھا اور کمیٹی نے اپنی سفارشات 1987 میں پیش کی تھیں، 1991 میں یہ منظور بھی ہو گیا، چاروں صوبے اور مرکز اس کے ساتھ راضی ہو گیا لیکن جو انہوں نے فگرز بتائے ہیں، اس میں تھوڑا میں ایڈ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عام پوائنٹس پر آ جائیں، آپ کے پاس ٹائم شارٹ ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! وہ یہ کتنا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک دو منٹ رہ گئے ہیں، تین آپ نے لگا دیئے ہیں، ایک منٹ شعر پڑھنے میں لگایا ہے، Because سب کو ٹائم دینا ہے، ابھی بہت سے لوگ رہتے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: پچاس محکمے ہیں، ایک منٹ تو بولنے دیں، پلیز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں نا، بولیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! ہم آپ کے لئے آپ کی حکومت کے لئے حاضر ہیں، ہم سب اپوزیشن سے یہ وعدہ کریں کہ ہم بے انصافی نہیں کریں گے، ہم آپ کے ساتھ اسلام آباد جانے کے لئے تیار ہیں، یہ جو فگرز انہوں نے ہمیں دیئے ہیں یہ غلط ہیں، یہ نوٹ کر لیں پلیز، NHP میں ہمارے جو شیئرز ہیں، خوشدل خان صاحب! 70 بلین روپے کا وعدہ جو 2016 میں ہوا تھا، ان کی حکومت تھی، پرویز خٹک صاحب کی حکومت تھی تو اپوزیشن نے ان کے ساتھ جا کر ان کو منوایا لیکن اب تو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، ابھی ہم آپ کے لئے جرگہ لے جائیں، میں تو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حق جو ہوتا ہے وہ مانگا نہیں جاتا وہ چھینا جاتا ہے، ہم آپ کے ساتھ چھیننے کے لئے تیار ہیں لیکن جو فگرز ہیں جناب سپیکر! 2016-17 تک ہمارا شیئرز 128 بلین روپے تھا جو کہ 2023 تک دو سو ملین پر اس کو جانا تھا، میرے علم میں یہ نہیں ہے کہ یہ پیسے واپس ہو گئے ہیں، ہمیں کچھ ملے یا نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Thank you, Sahibzada Sanaullah, your time is over، پانچ پانچ منٹ میں نے سب کو دینے ہیں، ایک منٹ اور آپ اس میں بات کمپلیٹ کر لیں، Only one minute۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: آخری بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو کوئی خاص بات منسٹر صاحب کو پہنچانی ہو تو وہ کر لیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور Wind up کر لیتا ہوں، وہ یہ کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے، Settled districts میں بنیادی مراکز صحت، سکولز اور چار ہزار مساجد کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے لئے ایک اعشاریہ دو روپے رکھے گئے ہیں، یہ ہمیں بتائیں کہ ایک اعشاریہ دو روپیہ، میرے خیال میں وہ آپ کے ہیلی کاپٹر جو 55 روپے پر فی کلو میٹر جا رہے ہیں، یہ کرنسی ہمیں بتائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی مس پرنٹ ہو گا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ کونسی کرنسی ہے، ایک اعشاریہ دو روپے سے چار ہزار مساجد کو وہ شمسی توانائی فراہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد علی خان صاحب! بجٹ کے اوپر اور اس کے بعد فیصل زیب۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات و معدنی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں لسٹ کے مطابق جارہا ہوں۔

وزیر معدنیات و معدنی ترقی: آپ نے مجھے اس اہم موقع پر سپیچ کرنے کی اجازت دی۔ سب سے پہلے تو میں حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بہت نامساعد حالات میں ایک بہترین بجٹ پیش کیا جس کا حجم نو سو ارب روپے ہے، جس میں کرنٹ سائڈ پر چھ سو ارب روپے ہیں اور ڈیویلپمنٹل سائڈ پر 319 ارب روپے ہیں تو میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب، حکومت اور چیف منسٹر صاحب داد کے مستحق ہیں کہ ان حالات میں انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا۔ اپوزیشن والے تو ان کا کام تنقید کرنا اور مثبت تنقید اس کو ہم Appreciate بھی کرتے ہیں اور ان شاء اللہ اس کو نوٹ بھی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ جو بجٹ ہے، یہ جو پچھلا بجٹ تھا، اس سے تقریباً 39 پرسنٹ زیادہ ہے، اس میں قبائلی اضلاع کے لئے بھی ایک خاطر خوار قم رکھی گئی ہے جو کہ 131 ارب روپے کا بجٹ ہے جس میں 83 ارب روپے ترقیاتی کاموں کے لئے ہیں اور اپوزیشن جماعتوں کو ہمیشہ سے یہ، جب سے یہ قبائلی اضلاع صوبہ خیبر پختونخوا کے ساتھ شامل ہو چکے ہیں، ضم ہو چکے ہیں تو اس میں اعتراض تھا کہ وہاں کے لئے فنڈ نہیں ہے، وہاں کی ڈیویلپمنٹ کے لئے، وہاں کے سکولوں کے لئے، وہاں کے ہاسپٹلز کے لئے تو میرے خیال میں یہ 83 بلین روپے ہیں، یہ ان شاء اللہ وہاں کے ترقیاتی کام اس پر ہوں گے۔ اس بجٹ کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا بلکہ جو ٹیکس بڑھایا گیا ہے، اس میں زیادہ تر چیزوں پر ٹیکس کو کم کیا گیا ہے، جب ہماری حکومت نے فیصلہ کیا کہ تین سال کی جو ملازمت ہے وہ 63 سال تک یعنی تین سال اس کو زیادہ ملیں گے، 63 سال تو اس پر بہت زیادہ شور مچا کر جو نئی آسامیاں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی اور لوگوں کو موقع نہیں ملے گا، اس بجٹ سپیچ میں جب وزیر خزانہ صاحب نے بتایا کہ 42 ہزار نئی آسامیاں ان شاء اللہ گورنمنٹ سیکٹر میں Create ہوں گی اور تقریباً 45 ہزار پرائیویٹ سیکٹر میں Create ہوں گی تو یہ ایک بہت بڑی Achievement ہے۔ ہماری پچھلی گورنمنٹ کا سب لوگ کہتے تھے کہ دوبارہ کوئی بھی حکومت نہیں آسکتی، کے پی کا یہ ریکارڈ ہے لیکن جو سب سے زیادہ ہمیں Appreciation ملی تھی، وہ صحت انصاف کارڈ پر ملی تھی، ہم سے لوگ کہہ رہے تھے کہ صحت انصاف کارڈ ایک وہ لوگوں کے لئے ایک ایسا تحفہ ہے جو غریب بندہ جب ہسپتال جاتا ہے، ان حالات میں جاتا ہے جب ہاسپٹلز میں مائنر یا میجر آپریشن ہوتا ہے تو اس کے پاس پیسے نہیں ہوتے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ پیسے جمع کراؤ تو اس میں ان لوگوں کو ریلیف ملا، اس وجہ سے میرے خیال میں جب میں اپنی Constituency کی طرف دیکھتا ہوں تو سب

سے زیادہ فائدہ ہمیں اس کا ملا اور اب جو فیصلہ ہوا ہے اور جو بہترین فیصلہ ہے کہ ان شاء اللہ صحت انصاف کارڈ کا جو دائرہ ہے وہ پورے کے پی میں ہر کسی کو صحت انصاف کارڈ کی سہولت میسر ہو گی، اس کے چھ ارب روپے زیادہ رکھے گئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>وزیر معدنیات و معدنی ترقی:</u> میں Achievement بتا رہا ہوں، کیوں آپ کو وہ ہے؟ جناب سپیکر صاحب! تو صحت کے لئے 98 ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ٹوٹل بجٹ کا گیارہ فیصد بنتا ہے جس میں ان شاء اللہ صحت کے لئے اس صوبے کے عوام کے لئے جو Suffer ہو رہے تھے، ان شاء اللہ مزید اس میں بہتری آئے گی۔ تعلیم کے لئے 163 ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ٹوٹل بجٹ کا 18 فیصد بنتا ہے جس میں ان شاء اللہ اس صوبے کی تعلیم پر اور لوگوں کو تعلیم کی سہولیات میسر ہوں گی۔ لوکل باڈیز جو جمہوریت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، 34 فیصد رکھا گیا ہے، ٹوٹل بجٹ کا تنخواہوں اور پنشن میں دس فیصد اضافہ جو کہ سب لوگ کہہ رہے تھے کہ اس دفعہ نہیں ہوگا، ان شاء اللہ یہ بھی ایک Achievement ہے، اس حکومت کی سیاحت کے لئے یعنی ٹورازم کے لئے سب سے زیادہ یہاں پہ رقم رکھی گئی ہے، اس میں تقریباً 20 نئے ٹورازم سپاٹس بھی Discover ہو چکے ہیں، ان شاء اللہ اس پر کام ہوگا، اس دفعہ ٹورازم میں پولیس فورس کا جو قیام عمل میں لایا گیا، میں خود کالام گیا تھا، اس کے بہترین ثمرات اور اس کے بہترین فائدے لوگوں کو ملے، صرف سوات میں عید کے تین دنوں میں دس لاکھ سیاح جو ریکارڈ پہ موجود ہے وہ صرف کالام آئے تھے۔ میرے خیال میں اس کے لئے جتنے بھی پیسے رکھے جائیں تو کم ہیں۔ اس کے علاوہ زراعت کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں، معدنیات کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں، الحمد للہ اس دفعہ Exploration کے لئے Geological mapping کے لئے اور اس کے Cadastre system کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اور ان شاء اللہ امید ہے کہ یہ معدنیات جو ریونیو جنریشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان پروگراموں کے شروع ہونے کے بعد ان شاء اللہ اس سال کے آخر میں یہ شروع ہوں گے اور اگلے سال کے Middle میں ان شاء اللہ اس کو کمپلیٹ کیا جائے گا، میرے خیال میں ایک بہت بڑا ریونیو جو ٹارگٹ ہمیں ملا ہے، وہ ہم اس کو Achieve کریں گے۔ جو سب سے اچھی بات ہے، وزراء کی تنخواہوں میں پہلی دفعہ 12 فیصد کمی کی گئی ہے اور اس کو عوام نے بھی Appreciate کیا ہے، میرے خیال میں اپوزیشن بنچوں پہ جتنے بھی ہمارے محترم بھائی بیٹھے ہیں وہ بھی Appreciate کریں

گے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ ان شاء اللہ اس صوبے کے عوام کا ہمارے اوپر یہ حق ہے، ان لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے اور ان لوگوں کے مسائل کو حل کرنا، ان لوگوں کی مشکلات کو کم کرنا، یہ ہمارے لئے فرض ہے اور ان شاء اللہ اس کو ادا کریں گے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب فیصل زیب، صرف پانچ منٹ۔

<u>جناب فیصل زیب:</u> شکریہ جناب سپیکر! آپ نے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ باتیں تو بہت کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ بار بار Five minutes کی بات کر رہے ہیں اور پھر مائیک بند کر دیتے ہیں، ہم اپنی باتیں مختصر کریں گے۔ جناب سپیکر! اگر موجودہ بجٹ اور پریویس بجٹ کا Comparison کیا جائے تو میرے خیال میں غریب عوام پر بوجھ، پسماندہ اضلاع، پسماندہ حلقوں کو مزید پسماندگی کی طرف لے جانے کے علاوہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے، جب میں نے بجٹ بک تفصیل سے دیکھی تو افسوس ہوا کہ اتنی بڑی بک میں دو تین جگہوں کے علاوہ ضلع شانگلہ کا نام و نشان تک نہیں اور پھر رہی میرے حلقے کی بات تو اس میں ایک روپے کی نہ Ongoing اور نہ New program میں کوئی سکیم شامل کی گئی ہے۔ ہمارے لاء منسٹر Saturday کو بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ اپوزیشن کی طرف سے وہی پرانی باتیں اور وہی پرانی تقاریر ہیں، اگر آپ نے کچھ نیا اس میں شامل کیا ہو تو ہم اس کے مطابق بات کریں گے، (تالیاں) آپ نے بھی تو پرانی کاپی Paste کی ہے، (تالیاں) کوئی نئی چیز اس میں نہیں ہے، اس گورنمنٹ نے اور ہمارے سی ایم صاحب نے آپ یقین کریں، ان کے بارے میں بات کرنے کے لئے دل نہیں چاہتا کیونکہ تاریخ میں پہلی بار ملاکنڈ کا سی ایم آیا ہے لیکن انہوں نے اعلان کیا تھا کہ چکیسر اور مارتونگ تحصیل کو اپ گریڈ کیا جائے گا لیکن افسوس کہ اس بجٹ بک میں اس کا نام تک شامل نہیں۔ سی ایم صاحب نے الپوری میں اعلان کیا تھا کہ روڈ سیکٹر میں میں چکیسر اور کروڑہ روڈ کا اعلان کرتا ہوں لیکن افسوس کہ اس بک میں اس کا بھی نام تک شامل نہیں، اس صوبے کے جتنے ترقیاتی اضلاع ہیں، ان کے لئے روڈز، یونیورسٹیز، کالجز، سکولز، پانی کے بڑے بڑے منصوبوں کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن اگر ان کے مقابلے میں اپنے ضلع کی بات کروں اور بالخصوص اپنے حلقے کی بات کروں تو ایک پرائمری سکول، ایک بی ایچ یو، ایک ڈسپنسری یا ایک کلومیٹر روڈ تک اس میں موجود نہیں، آخر یہ کہاں کا انصاف ہے؟ میرے حلقے کی سات آٹھ لاکھ لوگوں کی جو تعداد ہے، ان کا یہ گناہ ہے کہ نام نہاد تبدیلی اور جھوٹے لوگوں کو لات مار کر انہوں نے مجھے منتخب کیا، یہ ان کا گناہ ہے، یہ ان کو سزا دی جارہی ہے، کیا اس بجٹ پر میرے حلقے کے لوگوں کا حق

نہیں؟جناب سپیکر! خدارااس حکومت سے ہماری درخواست ہے کہ ہمارے حلقے کو بھی پوراپورااس کا حصہ دیاجائے۔آپ کی گورنمنٹ کاManifestoہے کہ سکول، تعلیم، صحت لیکن منسٹرلاءیہاں پہ اس دن اٹھ کے کہتے ہیں کہ ہم نے تعلیم کانظام بہتر بنایا، میں منسٹرلاء کو،ایڈوائزرایجوکیشن کواوران میڈیاکے بھائیوں کو دعوت دیتاہوں،آئیں میرے حلقے میں، میں آپ کو بتاتاہوں کہ میرے حلقے کے بچے کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، (تالیاں) کون سانظام آپ نے بہتر بنایاہے؟جناب سپیکر! باتیں بہت ہیں لیکن وقار خان بھی ایک بات کرناچاہتے تھے اور وہی بات میں کرتاہوں،اس گورنمنٹ نے ہمارے سی ایم صاحب نے باقاعدہ طور پر اعلان کیا تھاکہ سپیشل پولیس فورس کو، وہ سپیشل پولیس فورس جنہوں نے جب ہمارے صوبے میں حالات خراب تھے، وہی پولیس ہماری آرمی کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی تھی اور ڈٹ کر دہشت گردی کا مقابلہ کیا تھا،آج اس سپیشل پولیس فورس اور بھائیوں کو دیوار کے ساتھ لگایاجارہاہے،جناب سپیکر! کیس ہائی کورٹ گیا،کیس جیتا، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے واپس Stayلے لیا،جناب سپیکر! یہ وہ سپیشل پولیس فورس ہے کہ ریگولرپولیس والے اتنی ڈیوٹی نہیں کرتے، جتنے یہ 15 ہزارروپے پہ یہ ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں، (تالیاں) اس گورنمنٹ سے میری درخواست ہے کہ برائے مہربانی ان بھائیوں کو جلد از جلد اسی بجٹ میں ریگولرائز کیا جائے،اگر ان کو کوئی بہت ہی پرابلم ہے تومہربانی کرکے 15ہزارروپے پہ آپ خود سوچیں کہ کس کا گھرچلتاہے،توان کی تنخواہ کم ازکم 30ہزار کی جائے۔آخر میں باتیں بہت ہیں لیکن اس گورنمنٹ کو میں ایک بارپھر ریکویسٹ کروں گاکہ اپوزیشن کواتنا دیوار سے نہ لگائیں، ٹھیک ہے ہم تعداد میں کم ہیں، 35ہیں لیکن الحمد للہ متفق ہیں،ایسانہ ہوکہ نہ ہمارا کام ہواور نہ آپ کی گورنمنٹ چل سکے۔ (تالیاں) آخر میں ضرور یہ بات کہوں گاکہ مہربانی کریں ورنہ اگر ہم حساب کتاب نہیں لے سکتے توایک دن اللہ کے سامنے ان کو پیش ہوناہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یوویری مچ۔جمشید خان کانمبر تھا،وہ نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، جی سردار یوسف صاحب!

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر!اصل میں ٹائم توصرف پانچ منٹ ہے، جس حوالے سے اگر بات کی جائے توپھرپوری ہو نہیں سکتی،تاہم آپ کا پھر بھی شکریہ کہ اس بجٹ تقریر میں جناب وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں،انہوں نے بڑی اچھی بات اس سلسلے میں کی تھی کہ آئیں جہاں تک ممکن ہوسکے، جماعتی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر اپنے ضلع اور حلقے سے ہٹ کر سوچیں،

پورے صوبے کو ترقی دیں، ہر ضلع اور ہر علاقہ اس میں ترقی کرے گا لیکن جہاں تک دکھایا گیا ہے کہ حلقوں کے حوالے سے جو اے ڈی پی ہم نے دیکھی ہے، اس میں ہزارہ ڈویژن کو بالعموم اور خاص طور پر جو ہمارے حلقے ہیں جن کا تعلق اپوزیشن سے ہے، میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جن ممبران کا تعلق اپوزیشن سے ہے، ان علاقوں کو نظر انداز کیا ہے، میں جناب وزیر خزانہ کی توجہ جو کہ اے ڈی پی میں میں نے دیکھا ہے کہ پیج نمبر 200 پر روڈ سیکٹر کے حوالے سے ابھی اکبر ایوب خان صاحب بھی بات کر رہے تھے لیکن پیج نمبر 200 پر اے ڈی پی کے سیریل نمبر 973 پر جو مانسہرہ میں پی کے 30 ہے یا پی کے 31 ہے، جہاں ہمارے معزز ممبران پی ٹی آئی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو تو اس میں شامل کیا گیا ہے لیکن پی کے 32 جو مسلم لیگ کا ممبر منتخب ہو کر آیا، پی کے 34 جو کہ میرا حلقہ ہے، ان کو اس میں شامل نہیں کیا گیا، یہ حلقہ وائز جو کہ اے ڈی پی میں Provision رکھی ہے، اپوزیشن کے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے، یہ بہت بڑی Discrimination، یہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے اور انصاف کے تقاضے اس طریقے سے پورے نہیں ہوتے۔ جہاں نام نہاد تحریک انصاف جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہاں پر سب کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جا رہا ہے جناب سپیکر! پوری اے ڈی پی ہم نے دیکھی، اب صرف حلقے کی بات اس لئے کی جا رہی ہے کہ باقی تو ٹائم نہیں ہے لیکن میرا جو حلقہ پی کے 34 تحصیل بفہ نئی تحصیل بنی ہے، پوری تحصیل میں کوئی کالج نہیں ہے، نہ بوائز کالج ہے، نہ گرلز کالج ہے، اس طریقے سے ہائی سکولز جو ہیں، وہاں پر تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کے ساتھ اضافی کمرے بھی نہیں بنائے جا سکتے۔ پچھلی دفعہ ہم نے اس ہاؤس میں ریکویسٹ کی کہ بارشوں کی وجہ سے، برف کی وجہ سے بہت ساری سڑکیں خستہ حالت میں ہیں، ان کی Repairing کے لئے مہربانی کریں لیکن جو ایم اینڈ آر کا فنڈ ملا، وہ بھی میرے حلقے میں شاید کسی کو نہیں ملا، بلکہ سڑکوں کی یہ صورتحال رہی ہے، اب اس بجٹ میں جس طریقے سے اگر سرکاری ملازمین کے 10 فیصد جو اضافہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں، جہاں آپ خود اندازہ لگائیں جتنی مہنگائی ہوئی ہے، بہت ساری چیزوں میں 25 فیصد سے زیادہ مہنگائی ہوئی ہے، عام خورد و نوش کی چیزوں میں دالیں ہیں یا اس طرح گھی ہے، اس میں اتنا اضافہ ہوا ہے کہ جہاں 10 فیصد اگر اضافہ ہو گا تو اس میں ان ملازمین کو کیا فائدہ ہو گا بلکہ الٹا ساتھ ٹیکس بھی لگا دیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق ایک ملازم اس دن کہہ رہا تھا، مجھے صرف چار سو روپے بچیں گے، اس میں جو ٹیکس Pay کریں گے، یہ جو ساری چیزیں ہیں، یہ الفاظ کی ہیرا پھیری کی وجہ سے بہت زیادہ اس کو متاثر بھی کیا جاتا ہے، بڑا اچھا بجٹ پیش ہوا لیکن عام آدمی کو جب تک ریلیف نہیں ملتا تو اس سے کوئی فائدہ

نہیں ہو سکتا۔اگر آپ بڑے بڑے پراجیکٹ شامل بھی کریں لیکن جہاں تک عام جو شخص ہے،اس کے لئے اگر کوئی اس میں نوکری شامل نہیں کی گئی،اس کو جاب نہیں ملی یااس کو کوئی ریلیف نہیں ملا تو پھر اس طریقے سے حالت نہیں بدل سکتی۔یہاں پر خیبر پختونخوامیں یہ اچھی روایات بھی رہی ہیں لیکن میں پہلی دفعہ دیکھ رہاہوں کہ ایسی چیزیں شامل کی جارہی ہیں کہ جو پارٹی اپوزیشن سے تعلق رکھتی ہےاور خاص طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ان سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے،ان علاقوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے، اس ممبر کی کوئی بات نہیں ہے،اگر ہم اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں تو ہمیں نہ دیں،کوئی ممبر کا حق نہیں بنتا بلکہ حلقے کا حق تو بنتاہے،ان لوگوں کو کیوں محروم کیا جارہاہے؟یہ تو ہم توقع نہیں رکھتے تھے کہ تحریک انصاف کی یہ حکومت اس طریقے سے انصاف کرے گی لیکن قول وفعل کا تضاد اس بات سے ظاہر کرتا ہے کہ صرف دعوے ہو رہے ہیں،اس پر عمل نہیں کیا جارہا،یہ مثال دیتے ہیں،ابھی کسی نے کہا کہ سیالکوٹ موٹروے پر جو کہ اتنا 10ارب روپے سے زیادہ لگے ہیں،سیالکوٹ موٹروے چھ Ways کا بنا ہوا ہے،یہ تو فور فیز کا جو موٹروے ہے،ظاہر ہے کہ اس پہ کم خرچ ہوگا لیکن یہ ساری جو چیزیں ہیں،تھوڑا سا جو فرق سامنے لایا جارہاہے،اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ کیا ہزارہ صوبہ خیبر پختونخوا کا حلقہ نہیں ہے،کیا وہاں پر اتنا حق نہیں ہے جتنا یہاں کا حق ہے لیکن Discrimination جو کی جارہی ہے،بالکل یہ ہم اپنا حق رکھتے ہیں کہ ہمیں حق ضرور دینا چاہیئے،یہ ہمارا اس صوبے میں حق ہے۔جناب سپیکر!کسی ایک دو ممبر کو تھوڑی بہت کچھ سکیمیں دے کر یہ تاثر دے جارہاہے کہ ہم سارا برابری کا اور ڈیویلپمنٹ برابری کے اصولوں پر ہو رہی ہے،تو میں کم از کم یہ اس لئے نہیں مانتا کہ Facts and figures مختلف ہیں،جو وہاں کے Figures ہیں،بہت سارے دوسرے علاقوں سے مختلف ہیں،بہت ساری چیزوں میں اربوں روپے یہاں رکھے گئے ہیں،میں آپ کو ہزارہ یونیورسٹی کی مثال دیتا ہوں،ہزارہ یونیورسٹی جب سے بنی ہے، جہاں صوبائی حکومت کی طرف سے،یہ حکومت نہیں،اس سے پہلے حکومت نے بھی کوئی ایک پیسہ یا گرانٹ آج تک نہیں دی،ہمیں مجبوراً پھر سے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ ریکویسٹ کرنا پڑی اور ایک ارب 67 کروڑ روپے فیڈرل گورنمنٹ نے دیئے،ہماری حکومت نے دیئے،پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے دیئے تھے،آج اگر وہاں پر تھوڑا بہت سڑکوں کا کام ہوا ہے اور جو موٹروے بنایا گیا ہے،وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بنایا ہے لیکن جب سے 4اپریل سے شاہ مقصود تک اس وقت جو افتتاح ہوا تھا،اس کے بعد جو شیڈول کے مطابق مانسہرہ تک گزشتہ 2018 میں موٹروے مکمل کرنا تھا لیکن اس وقت حکومت کی

دلچسپی کا جو اظہار اس طریقے سے ہو رہا ہے، آج ہمیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے لیکن آگے موٹروے پر بھی کام بڑا سست ہے، اس کو مکمل نہیں کرایا جا رہا، ہم شاہ مقصود تک آپ بھی جاتے ہیں، روز ہی جاتے ہیں، وہاں تک جو آسانی ہے لیکن آگے دو تین گھنٹے، چار گھنٹے بلکہ بعض اوقات مانسہرہ تک لگتے ہیں، آج بھی میں آیا ہوں، آپ یقین جانیں کہ تین گھنٹے وہاں شاہ مقصود تک لگے تھے، یہ اس وجہ سے ہوا کہ کیا وہاں کے جو لوگ ہیں، ان کا حق نہیں ہے، یہ جو پراجیکٹ چل رہے ہیں، اس میں کیوں تاخیر کرائی جا رہی ہے، آیا یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری یا فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے؟ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی مرکز میں بھی حکومت ہے، صوبے میں بھی ان کی حکومت ہے تو وہ کس کا انتظار کر رہے ہیں، یہ تو عوام کا حق تھا لیکن ہزارہ سے چونکہ انہیں شاید رزلٹ اتنے اچھے نہیں آئے تھے، آئے تو ہیں، بڑے اچھے، بہت سارے لوگ پی ٹی آئی کے ممبرز منتخب ہوئے ہیں لیکن کم از کم اگر پہلے نہیں تھے، ابھی تو کم از کم انصاف کریں۔ اس کے ساتھ جو کہ سیاحت کے حوالے سے بات کی جا رہی ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ جو Provision رکھی ہے، اس میں ان علاقوں کو شامل کیا جائے گا جو کہ اس لحاظ سے پاکستان کے لئے بھی فائدہ اور اس صوبے کے لئے بھی فائدہ ہے لیکن اس وقت جو وہاں پر سڑکوں کی جو خستہ حالت ہے، جس طرح سرن ڈویژن میں، گونج ڈویژن میں، کاغان میں ایک ہی سڑک ہے جو کہ صحیح ہے، ناران تک باقی جتنے لنک روڈز ہیں، مجھے پتہ ہے وہاں ان پر آمدورفت بڑی مشکل سے بنی ہوئی ہے، اس کے لئے ایک ڈیمانڈ پہلے بھیجی گئی تھی، شاید وزیر خزانہ صاحب کے پاس ہو گی، ہم نے یہ ڈیمانڈ کی تھی کہ ان سڑکوں کو بحال کیا جائے، اس سے صوبے کو بھی فائدہ ہو گا، جس سے پورے ملک کو بھی فائدہ ہو گا، اس طریقے سے زلزلہ کی وجہ سے آج تک ہمارے سکولز نہیں بن سکے اور ابھی تقریباً صرف ضلع مانسہرہ میں کوئی ڈھائی تین سو سکولز تعمیر نہیں ہو سکے، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کیونکہ یہ ایرا نے صوبائی حکومت کے حوالے کر دی ہے، ایرا کی ذمہ داری ضرور بنتی تھی لیکن اس کے بعد یہ صوبائی حکومت کے حوالے کی گئی کہ ان تمام سکولوں کو بنایا جائے لیکن اب بھی ہمارے جو بہت سارے بچے ہیں، بغیر چھت کے وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، وہاں پر جو سرد علاقوں میں برف میں تو جا ہی نہیں سکتے، اس وجہ سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ سپیشل پروویژن ان علاقوں کے لئے، زلزلہ زدہ علاقوں کے لئے رکھی جانی چاہیئے۔ مجھے یہ امید ہے کہ وزیر خزانہ صاحب بڑے وسیع القلب شخص ہیں، انہوں نے پہلے بھی یا اس طرح میں نے ایک دفعہ گزارش کی تھی لیکن انہوں نے کہا تھا کہ آئندہ ان شاء اللہ بجٹ میں کچھ نہ کچھ Provision رکھیں گے، ابھی خاص

طور پر سکول سیکٹر میں اور اس کے ساتھ ہی ہیلتھ سیکٹر خاص طور پر یعنی زلزلہ زدہ علاقوں کے لئے یہ Provision رکھی جائے تاکہ وہ پچھلے تیرہ سال سے جو بغیر چھتوں کے لوگ مجبور ہیں، بچے مجبور ہیں کہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا جو ہسپتال ہیں جہاں پر ابھی تک ڈاکٹرز وغیرہ بھی نہیں ہیں، ان کو ڈاکٹرز اور مزید سہولیات بھی فراہم کی جائیں، میں نے خود بہت سارے ہسپتال کا وزٹ کیا ہے وہاں پر مثلاً میں بٹل ہاسپیٹل میں گیا، وہاں پر صرف ایک ڈاکٹر ہے، چھتر پلین میں گیا، وہاں پر دو ڈاکٹرز ہیں، ایک ڈاکٹر ہے میل اور ایک فی میل ڈاکٹر ہے، اس طریقے سے ناظم آباد گیا، وہاں پر صرف اور صرف میڈیکل ٹیکنیشن اور اتنی بڑی آبادی اور ایک بی ایچ یو بنایا گیا ہے، آر ایچ سیز بنائے ہوئے ہیں لیکن اس میں ڈاکٹرز نہیں ہیں-----

<u>جناب سپیکر:</u> Conclude کریں، پلیز۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر! میں اس لئے کہہ رہا ہوں، اب صرف ایک حلقے کی بات ہے، حلقے پر باتیں کر رہے ہیں، باقی بجٹ کی تقریر ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ آپ نے ایک دن کم کر دیا ہے، حالانکہ چار دن کا کہا تھا کہ چار دن سپیچز ہوں گی-----

<u>جناب سپیکر:</u> ہم نے کم نہیں کیا بلکہ اپوزیشن اور گورنمنٹ نے مل کر کم کیا ہے، انہوں نے کہا تھا کہ-----

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> لیکن Sunday کی چھٹی کر کے آپ کو ایک دن بڑھانا چاہیئے تھا، آج تیسرا دن ہے، چار دن تو رکھنے چاہیئے تھے لیکن پھر بھی اگر تین دن کیں تو اس میں صرف حلقے کی یہی بات ہو سکتی ہے، حلقے کی بات تو کم از کم کریں نا، یہ تو اس لئے ہم یہاں پر آئے ہوئے ہیں، اب حلقوں کی جو صورتحال علیحدہ علیحدہ ہے، میں نے آپ کو روڈ سیکٹر میں جو مثال دی ہے تو یہی باقی سارے سیکٹر بھی ہیں، ایجوکیشن سیکٹر میں، ہیلتھ سیکٹر میں، ٹورازم سیکٹر میں میں نہیں کہتا، پتہ نہیں، اس میں کوئی Provision سامنے آئی ہی نہیں لیکن باقی ایگریکلچر میں، اس طریقے سے فارسٹ میں، اس طریقے سے Ongoing جو سکیمیں رکھی ہیں، وہاں جاؤ نا تو میرے حلقے کو بھی محروم رکھا ہے، جہاں صرف Five million, ten million کسی ایک روڈ کے لئے جہاں اگر Hundred million چاہیئے تھے، تو اگر یہ جو چیزیں رکھی ہیں، یہ بہت بڑی زیادتی ہے اور یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ جہاں دوسری طرف بڑا دعویٰ ہے، ٹھیک ہے کہ انصاف کارڈ ہم تمام لوگوں کو ہیلتھ کارڈ دیں گے، بڑی اچھی بات ہے، آپ کو ضرور دینا چاہیئے لیکن

آ گے جا کر ہسپتالوں میں جو علاج معالجے کی سہولت ہے وہ بھی ذرا دیکھیں، کمپلیکس ایبٹ آباد میں آپ کا حلقہ ہے، وہاں پر ایبٹ آباد میں جو کمپلیکس ہے، اس میں جا کر دیکھیں، آیا دوائیاں ملتی ہیں؟ وہاں پر مریضوں کی جو صورتحال ہے، وہاں بلڈنگ کی جو صورتحال ہے، شرم آتی ہے، یقین جانیں، اس دور میں اس طرح کی بلڈنگ اتنی اچھی بلڈنگ بنی تھی، اس کی صفائی بالکل نہیں، اس کی جو حالت ہے تو وہاں پر تو صحیح آدمی بھی جاتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے، کیا غریبوں کے لئے یہی سہولت ہے؟ امیروں کے لئے علاج نہیں، باہر چلے جائیں لیکن جو غریب لوگ ہیں وہ مجبور ہوتے ہیں، وہاں جا کر آپ خود اندازہ لگائیں گے کہ بیڈ بھی نہیں ہے، بہت سارے لوگ میں خود بھی اس دن رات کو گیا تھا، بغیر بیڈز کے، تو انہوں کہا کہ یہاں تو نہیں ہو سکتا، یہ ایڈمٹ نہیں ہو سکتے کیونکہ بیڈز نہیں ہیں، یہ پورے ہزارہ کا وہ مرکزی ہسپتال ہے، دور دراز علاقوں میں اگر ڈاکٹر آپ دے دیں تو کم از کم وہاں پر یہ علاج کی سہولت ان کو ملے گی، اس وجہ سے اس پر Burden بھی کم ہو گا-----

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، سردار صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ پورے صوبے کے لئے مشکل ہو گا، ہم نہیں چاہتے کہ کسی قسم کی مشکلات پیدا کی جائیں، تمام ڈیویلپمنٹ صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے، یہ صوبائی سبجیکٹ یہی ہے ڈیویلپمنٹ کا، اور اگر وہاں پر یہ جو Discrimination ہو گی تو اس میں کہاں سے اس کا ازالہ ہو سکے گا؟ اس وجہ سے ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ جہاں جائیکا کا جو پروگرام تھا، اس میں ہم نے ریکویسٹ کی تھی، تمام حلقوں کو جہاں فیزیبلٹی آتی ہے، ان کو اگر شامل کیا جائے تو اس صوبے کے لوگ ہونگے، اس صوبے کا وہ حصہ ہو گا لیکن اس میں بھی ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا، ہمیں امید ہے کہ فیصلہ کیا جائے، ان علاقوں کو، ان جگہوں کو محروم نہ کیا جائے-----

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جہاں پر لوگوں کو سڑکوں کی ضرورت ہے-----

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much.

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، سردار یوسف صاحب کا مائیک کھول دیں، Conclude کر دیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: اچھا، Sorry مجھے خیال نہیں آیا، میں ویسے ہی بولتا رہا تو اس وجہ سے جو پانی کی بات میں کر رہا تھا، یقین جانیں کہ میں دیہاتی علاقوں میں گیا، خشک سالی کی وجہ سے لوگوں کو پانی کی بڑی مشکلات ہیں، میدانی علاقے ہیں، وہاں پر ٹیوب ویل سے پانی نہیں آ رہا لیکن جو پہاڑی علاقے ہیں، وہاں پر

گریوٹی کی جتنی سکیمیں تھیں وہ ابھی خشک ہو گئی ہیں، میں ایک اور یونین کونسل جو میرا حلقہ ہے، وہاں پر گیا، بٹل یونین کونسل میں گیا، جبوڑی یونین کونسل میں گیا، اس طریقے سے مختلف جگہوں پر لیکن وہاں بھی پانی بالکل ختم ہے، پانی سے جو سکیمیں ہیں وہ پانی نہیں دیتی، اس لئے خاص طور پر ایسے علاقے جہاں آپ نے دیہات کی بات کی ہے، جناب وزیر خزانہ صاحب تو دیہات میں ان لوگوں کو پانی بھی میسر نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: تو اس طرح میں یہ ضرور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت ٹائم ہو گیا، ابھی بہت سے لوگ رہتے ہیں، بہت سے لوگ رہتے ہیں، آج آخری دن ہے، Conclude بھی کرنا ہے، یہ اپوزیشن اور گورنمنٹ نے طے کیا ہے، اپنے اپوزیشن لیڈر سے پوچھ لیں۔ دیکھیں، آپ کا آپس میں Communication gap ہے، یہ میں نے پتہ کر لیا ہے، درانی صاحب Agree تھے، ان کے ساتھ تب یہ ہوا یا تو سارے اجازت دے دیں، میں فنانس منسٹر کو Invite کر لوں تو وہ اپنی Conclude کریں، پھر ٹائم زیادہ نہ لگائیں نا۔ محمود خان بیٹنی صاحب! سردار صاحب! آپ تقریر ختم ہی نہیں کر رہے ہیں، دیکھیں نا، آپ ختم کریں نا۔

سردار محمد یوسف زمان: آدھا منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا، سردار صاحب کا مائیک آدھا منٹ کے لئے پھر کھول دیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! جو کہ پانی کی بات ہے، مانسہرہ جو سٹی ہے، اس میں پہلے سے جو سکیم ہماری حکومت میں منظور ہوئی تھی، اب اس پر کام کا آغاز کرنا چاہیئے اور اس کے لئے یہ نہیں ہے، بہت سارے لوگ کہتے ہیں، ٹھیک ہے آپ کو کریڈٹ ملے، آپ کام کریں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی، لیکن جو ہماری اس وقت اور یہ پچھلی حکومتوں نے ابھی کام کیا ہے اس پر، کیونکہ سٹی ہیڈ کوارٹر ہے، اس پر جتنا جلدی ممکن ہو سکے اس پر کام کرایا جائے تاکہ لوگوں کی یہ تکلیف دور ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ابھی کافی کٹ موشنز ہیں، پھر بھی آپ کو بات کرنے کا موقع ملنا ہے، اس میں بھی جو دوست رہ جائیں، کٹ موشنز کے دوران اس پر آپ تقریر کر سکتے ہیں۔ بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو شکریہ ادا کوم چې تاسو ماله ټائم راکړو، زه ډیر ټائم نه اخلم او نه اوږد تقریر کوم۔ دې ټول اپوزیشن

لیډرانو او ممبرانو خبره اوکړه، زه د فنانس منسټر شکریه ادا کوم چې زما ټانک ئے پسمانده ظاهره کړو او یو پیکج ئے ورته ورکړو، زه ئے شکریه ادا کوم، ورسره ورسره دا خبره کوم چې دا کومه پسمانده ضلع ټانک چې دے، دې ته اول چې کوم سکیمونه تاسو ورکړی وو یا شاته حکومت چې کوم سکیمونه ورکړی وو، هغه تر اوسه پورې 70 percent release نه دی شوی، مطلب دا دے چې دغه اے ډی پی کښې هغه پراجیکټ ډراپ شو، سپیشل پیکج چې دے هغه د ټولو ایم پی ایز وو، یوائې زما نه وو، زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې آیا د دې به څه طریقه کار وی؟ چې دا کوم سکیمونه شوی دی او 90 percent او 100 percent مکمل شوی دی او په دغه اے ډی پی کښې هغه ډراپ شول او تاسو خالی حکومت والو ته پیسې ورکړې او د اپوزیشن چې څومره ممبران دی، هغوی ته مو ورنکړې، د دې وضاحت د دوئ اوکړی۔ ورسره ورسره په شاته حکومت کښې په Need basis باندې-----

<u>جناب سپیکر:</u> فنانس منسٹر صاحب! یہ ذرا خاص بات کر رہے ہیں، توجہ رکھیں۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> چې دا کوم درې پراجیکټې دی، په دیکښې به دوئ کله ریلیز ورکوی او چې کوم سکیمونه مکمل شوی دی، ورسره ورسره په Need basis باندې زما په ټانک کښې د اوبو مسئله وه، سپیکر صاحب! تاسو ته پته ده چې داسې کلی اوس هم موجود دی چې انسان او ځناور اوبه یو ځائے څښکی-----

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز، فنانس منسٹر کو Engage نہ کریں، پلیز اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، انہوں نے Respond کرنا ہے اور وہ پوائنٹس نوٹ کر رہے ہیں، Please, take your seats۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> چې په هغې کښې په Need basis باندې خو سکیمونه راکړلې شو خو په دې نه پوهیږو چې هغه سکیمونه به کله کمپلیټ کیږی ځکه چې هغې کښې فنډ نشته دے، دغه شان اوس که دا حال وی چې دا پسمانده ضلع ده او یوې ضلعې ته ته یو سکیم ورکړې او هغه په دریو څلورو کالو کښې هم نه کمپلیټ کیږی، زه نه پوهیږم چې دا زمونږه د اپوزیشن ممبرانو سره مذاق دے، ګپ دے، د فنانس منسټر صاحب دې د دې شی لازمی وضاحت اوکړی ځکه چې دلته خو وعدې او خبرې ډیرې اوشی، قیصې ډیرې اوشی خو عمل پرې نه کیږی، عمل د پاره پته نشته چې کوم جادو به مونږه په فنانس منسټر کوؤ۔ ورسره ورسره دغه

شان په لوکل گورنمنټ کبنې د ټانک مین بازار دوه کاله کیږی چې ټینډر ئے شوے دے ، ورک آرډر ایشو شوے دے او تر اوسه یوه روپئ نه ریلیز کیږی، زه داسې وایم چې دا کوم ستاسو پسمانده ضلعې دی، دا پسمانده Declare کړئ چې دا پیکج د هغې د نذر نشی، دا یو ریکویسټ کوؤ چې کم از کم کومه خبره تاسو ته اوکړئ چې څه کوؤ چې هغه سکیم بیا کمپلیټ کوئ، نورې پیسې ورکوئ چې هغه سکیم کمپلیټ کیږی، داسې نه وی چې سکیم شروع شی او درې درې کاله او څلور څلور کاله په یو یو سکیم تیر شی، دا ریکویسټ دے ، دا درخواست دے زمونږه فنانس منسټر ته چې دا کوم سکیم ډراپ شوے دے-----

(عصر کی اذان)

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب، خالی دې د فنانس منسټر دې هاؤس ته دا اووائی چې دا کوم درې پراجیکټس وو، آیا دوئ اراده لری، اوس خو 70، 80پرسنټ کار شوے دے ، آیا دوئ به دې ته پیسې ورکوی که نه به ورکوی؟ ورسره ورسره د ده په نوټس کبنې یوه خبره راولم، تین کروړ 24 لاکھ روپئ په پبلک هیلتھ ډیپارټمنټ کبنې په مشینرئ باندې ټینډر اوشو، کار اوشو، ما لیټر سیکرټری ته هم کړے دے ، سیکرټری فنانس ته هم پته ده ، انتی کرپشن والا ته هم ما لیټر کړے دے سپیکر صاحب! یوه روپئ په موقع نه ده لګیدلې، زه چیلنج سره وایم په دې هاؤس کبنې، او تین کروړ روپئ پورا Payment اوشو، Fake payment، ما خپل لیټر کړے دے ، دا د انصاف حکومت دے ، مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې په دې د دا حکومت ایکشن واخلی او ورسره ورسره اخری خبره دا کوم چې کومې وعدې اوشی، هغه وعدې د پورا کیږی۔ زه خپل تقریر ختموم، ډیر ټائم نه اخلم، اخری په یو شعر به ئے ختموم، وائی:

خلقو راته وئیل چې مبارک شه حکومت د راته اوکتل

مونږه اپوزیشن ته ئے په سترګو وئیل چې سره ګورو به

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned for ten minutes for Asar prayers.

(ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب بابر سلیم سواتی صاحب!

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: تین چار منٹ، کیونکہ منسٹر صاحب کو ساڑھے چھ بجے فلور دے دینا ہے۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر! اللہ رب العزت کا بڑا شکر اور احسان ہے، پی ٹی آئی اور مانسہرہ کے عوام کا مشکور ہوں کہ اس معزز ایوان میں ہمیں بیٹھنے، سننے، چیزوں کو دیکھنے، سمجھنے اور بولنے کا موقع ملا، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اور جناب وزیر خزانہ صاحب کو کہ جنہوں نے نئے اور بڑے خیبر پختونخوا کی تاریخ میں سب سے بڑے حجم والا سرپلس بجٹ پیش کیا، یہ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ منفرد بجٹ پنجاب جیسے بڑے صوبے کے بجٹ سے صرف 31 ارب روپے کم ہے، سندھ کے بجٹ سے تقریباً 37 ارب روپے زیادہ ہے، یہ تبدیلی کی ایک زندہ حقیقت ہے، خود انحصاری کا یہ سفر لائق تحسین اور امید افزا ہے۔ جناب والا! نئے ضم شدہ اضلاع کے لئے تاریخی پیکیج ایک خوش آئند اقدام ہے، ہم سے پہلی حکومتوں نے 65/60 سال محنت کر کے بڑی مشکل سے اس کا نام خیبر پختونخوا رکھا اور آج خود ہی اسے بگاڑنے پر تلے ہوئے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ "ر" لگا دو، کبھی کیا کہتے ہیں یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا کریڈٹ ہے کہ اس نے خیبر پختونخوا سب کو اکٹھا کیا، آج ایک متحد اور ایک بڑا خیبر پختونخوا آپ کے سامنے ہے۔ (تالیاں) جناب والا! مثبت روش اپنانے سے کدورتیں کم ہوتی ہیں اور محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے، یہی پی ٹی آئی کا منشور ہے، اگرچہ حالات مشکل تھے، آج شیر اعظم صاحب نہیں ہیں، ہمارے جوان بھی جوان تھے اور ہمارے جذبے بھی جوان تھے، (تالیاں) جناب والا، مجھ سے پہلے میرے ضلع سے ہمارے معزز بزرگ سیاسی شخصیت جناب سردار یوسف صاحب نے اظہار خیال کیا، زلزلے کے حوالے سے انہوں نے بات کی، 2005 کے خوفناک زلزلے میں ہمارے 80 ہزار سے زیادہ اموات ہوئی، 80 ہزار ہمارے لوگ ہم سے جدا ہو گئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ "ایرا" کی نااہلی کی وجہ سے آج تک کام وہیں پر رکے ہوئے ہیں، میرے ساڑھے تین سو سے زیادہ ڈسٹرکٹ سکولز آج بھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے ہیں، میرے بچے اس سے محروم ہیں، مگر میں یہ باتیں کرنا نہیں چاہتا تھا، میں یہ جسارت کرنا چاہتا ہوں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2005 میں ضلعی حکومت میں کون تھا، صوبائی حکومت میں کون تھا، قومی حکومت میں کون تھا، یہ کس کی نااہلی ہے؟ یہاں میں نے صبح جناب آنریبل سیکرٹری خزانہ کو دیکھا تھا، یہ اس وقت ہمارے ڈی سی مانسہرہ تھے، وہ کتاب جس پر یہ کام ہو

رہا تھا، آج تک وہ ادھورا ہے، یہ ان کی ڈیزائن کردہ ہے، اس کے لئے میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ وہ 90ارب روپے جو میرے زلزلے کے فنڈز سے ملتان لے گئے، ملتان میں روڈز پر خرچ کئے گئے، ان کا کوئی حساب کتاب ہونا چاہیئے، یہ ملتان کے لئے نہیں دیئے گئے تھے، یہ ان شہداء کے لئے دیئے گئے تھے، ان کے لواحقین کے لئے اور ان تباہ حال بستیوں کے لئے دیئے گئے تھے جو ہزارہ اور شانگلہ میں موجود تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک انکوائری کمیشن بننا چاہیئے، آپ کو اس پر رولنگ دینی چاہیئے تاکہ وہ اصل حقائق ہمارے سامنے نظر آجائیں۔ ہزارہ موٹروے کا ذکر ہوا، مشرف 1992 میں ہمارے ملک کے صدر رہ چکے ہیں، انہوں نے 2000 میں اس روڈ کا افتتاح کیا تھا، اس وقت میں اٹک میں جاب پر تھا، یہ ہر چیز کا کریڈٹ خود لے جانے کے چکر میں ہوتے ہیں، پرائے کام اپنے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور اپنی نااہلیاں ہمارے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، ہمارے زمانے میں تو قومی حکومت بھی ابھی آئی ہے، پیپلز پارٹی کے دور میں اس کے لئے فنانسنگ ہوئی، اس روڈ کے لئے زمین خریدی گئی، ہماری نااہلی نہیں ہے، ہمیں ان شاء اللہ تعالی پانچ سال جناب خٹک صاحب کی سربراہی میں صوبے میں کام کرنے کا موقع ملا اور ہم نے اس صوبے کے کلچر کو تبدیل کیا، یہ وہ صوبہ جس میں اے این پی نے بھی حکومت کی، جے یو آئی نے بھی حکومت کی، مسلم لیگ (ن) نے بھی حکومت کی، پیپلز پارٹی نے بھی حکومت کی، کسی ایک کو بھی صوبے کے عوام نے دوبارہ موقع نہیں دیا، یہ واحد پاکستان تحریک انصاف تھی، اس کے کارنامے تھے کہ لوگوں نے Two third majority کے ساتھ اس ایوان کے اندر ہمارے جیسے لوگوں کو بھی یہاں پہنچا دیا۔ جناب سپیکر! چند گزارشات ہیں، فگرز میں میں نہیں جاؤں گا، وزیر خزانہ صاحب کو اس لئے بھی کہتا ہوں، ہم حکومت کے مشکور ہیں، ہمارے ضلع کا ایک بہت ہی دیرینہ پانی کا مسئلہ تھا جس کے اوپر پندرہ بیس سال سے ہم لوگ کام کر رہے تھے، مختلف لوگوں نے اپنے دور میں آ کے کام کئے، میں جناب وزیر اعلی کا بھی مشکور ہوں، جناب وزیر خزانہ کا بھی مشکور ہوں کہ اربوں کے اس منصوبے کے لئے گریویٹی واٹر فلو کے لئے ایک ارب روپے اس اے ڈی پی میں انہوں نے Reflect کئے ہیں جس کے لئے میں حکومت کو داد دیتا ہوں۔ ٹورازم، ڈیمز کے لئے ہمیں فنڈز فراہم کئے گئے ہیں، ہمارے پاس ڈیمز کا کام شروع ہو چکا ہے، بڑی تیزی کے ساتھ کام جاری ہے، بیچ میں کچھ بریک آئی تھی مگر وہ بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے، منچورا ڈیم پر بھی ہمارے پاس کام شروع ہے، ہمیں مزید ڈیمز کی ضرورت ہے، ہم Catchment area ہے، جب تک آپ Catchment area کے اندر

ڈیمز نہیں بنائیں گے،آپ پانی کو وہاں سے محفوظ کرنا شروع نہیں کریں گے، سندھ طاس معاہدے کے تحت بھی ہمارے پاس 64 ڈیمز بننے تھے،آپ اس سے اندازہ کرلیں کہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے کتنا کام کرنے کو ہے،ان 64 میں سے ابھی تک کتنے ڈیمز ہم Catchment area میں بنا سکے ہیں، ہماری یہ گزارش ہوگی کہ کچھ ہماری فیزیبلٹی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Wind up, please.

جناب بابر سلیم سواتی: Wind up کردوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں،ٹائم نہیں ہے۔

جناب بابر سلیم سواتی: سر! ایک دو باتیں اور کرلیتا ہوں، صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے بات کرتا ہوں، بڑا انقلابی قدم ہے، بجٹ کی طرف ہم جارہے ہیں، ہم لوگ بھی اس آبادی میں شامل ہیں، جیسے صحت انصاف کارڈ ملے گا، جناب وزیر اعظم عمران خان نے بھی اعلان کیا، ہمارے Worthy Chief Minister نے بھی اس کا اعلان کیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب سب لوگوں کو صحت انصاف کارڈ مل جائیں گے تو ہم اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ بجٹ جو Allocate ہوتا ہے، Specific بڑے افسران کے لئے اور اس ایوان کے معزز ارکان کے لئے تو اس میں کٹوتی کی جائے تاکہ سرکاری ہسپتالوں کو ہمیں ریفر کیا جائے، ہم اپنا علاج وہاں کرائیں، یہ ایک بڑی اچھی بچت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر خزانہ صاحب! یہ ایک بڑی اچھی بچت ثابت ہو گی۔ اریگیشن، ہزارہ یونیورسٹی کی بات ہوئی، ہزارہ یونیورسٹی پی ٹی آئی کے اعظم خان سواتی نے اس کا افتتاح کیا تھا جس نے پھر فیڈرل گورنمنٹ نے اور مختلف اداروں نے اس میں پیسے ڈالے اور یہ معرض وجود میں آئی جس کو بعد میں آپ لوگوں نے اس کو پھر اپنے دور میں مزید ترقی دی، یہ کسی اور کا کارنامہ نہیں ہے، یہ بھی پی ٹی آئی کا کارنامہ ہے۔اریگیشن میں ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے، ہمیں اریگیشن کے اندر بڑی ضرورت ہے، ہمارا کٹاؤ والا علاقہ ہے، ہمارے پاس بہت زیادہ کٹاؤ ہے، پورے ہزارے کے اندر برساتی نالے جب آتے ہیں، جب بارشیں ہوتی ہیں تو ہماری آبادی اس سے بری طرح متاثر ہوتی ہے، میرے شہر کے بالکل سنٹر میں سے ایک بڑا نالہ جاتا ہے جس کی وجہ سے بڑا نقصان ہے،اس کی میں نے سی ایم صاحب کو بھی درخواست کی تھی، جناب وزیر خزانہ، ابھی تک اس میں کوئی Allocation نہیں ہوئی تو اس میں Kindly ہمیں Consider کیا جائے، اللہ اس پاکستان کا حامی وناصر ہو، پاکستان تحریک انصاف زندہ باد۔

جناب سپیکر: تھینک یو محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ! Five minutes، وعدہ کریں کہ تقریر کر کے کوئی نہیں جائے گا، ہم نو بجے تک چلا لیتے ہیں، پھر ساروں کا نمبر ہو جائے گا، جو تقریر کرتا ہے، وہی چلا جاتا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: شروع کوم په نامه د خدائے چې بخښونکے او مهربانه دے۔ ډیره مننه سپیکر صاحب، جب آپ لاسٹ میں موقع دیتے ہیں اور پھر پانچ اور چھ منٹ کی بات کرتے ہیں تو میرے خیال میں ان کو زیادہ ٹائم دینا چاہیئے جو سب سے آخر میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، Only five minutes کیونکہ میں نے Conclude کروانا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه ډیره زیاته شکریه ادا کوم ستاسو او د ټولو نه اول خو چونکه لاء منسټر دلته موجود نه دے خو زه صرف د هغه چې هغه ورځ کومه خبره هغه کړې وه، د هغې جواب صرف په یو شعر کښې ورکوم، وائی:

دا درته نه وایم چې نورې ژبې مه زده کوه

خو د پښتون سره خبرې په پښتو کښې کوه

(تالیاں)

ډیره مننه سپیکر صاحب! زه د فنانس منسټر چې کوم بجټ سپیچ دے، ماشاء الله ډیر ښه سپیچ ئے کړے وو، زه د هغه خبرې چې هغوی د سرپلس خبره کړې ده، زمونږه دا بجټ چې دے، دا سرپلس دے نو زه صرف د منسټر صاحب نه یو تپوس کول غواړم چې که دا بجټ سرپلس دے نو بیا مونږه د هائی انټرسټ لونز د مختلف پراجیکټس د پاره Like BRT دا مونږه ولې اغستے دے؟ دویمه خبره دا ده چې Overall که مونږ خبره اوکړو نو خلق دا وائی چې دا بجټ عوام دوست بجټ دے او اپوزیشن دا وائی چې دا عوام دشمن بجټ دے خو زه به دا خبره کوم چې دا غریب دشمن بجټ دے، دا هغه بجټ دے، په دیکښې هغه غریب خلق چې کوم نور هم غریب شو، د هغوی د وس مطابق نه دے خو هغه خلق چې د کومو سپینې ژامې وې، هغه خلق چې کوم د مډل کلاس خلق وو نو تاسو اوګورئ چې هغه خلق دومره مجبوره شو چې هغوی په روډونو راا وتل، او زه یو خبره بله کوم، هغه زمونږه Economist او کوم چې زمونږه د پی ټی آئی پرائم منسټر صاحب دے، هغه به بار بار دا خبره کوله چې ما سره یو داسې Expert economist اسد عمر صاحب شته چې کله زما حکومت راشی نو په دې ملک کښې به قرضې ختمې

شی، ما سره اسد عمرشته، چې کله زمونږ حکومت راشی نو د دې ملک کچکول به مونږه مات کړو، ما سره اسد عمر شته چې کله په دې ملک کښې زمونږ حکومت راشی نو دا به مونږ په لس کم سلو ورځو کښې په دې ملک کښې به بدلون راولو۔ دا هغه خبره ده، دا هغه دعویٰ ده، زه دا خبره نه کوم چې دا د اپوزیشن خبره ده، زه ستاسو د هغه اسد عمر صاحب خبره کوم چې نن هغه په فلور باندې دا ډیمانډ کوی چې تاسو کومه ګرانی راوستې ده، تاسو د خلقو سره زیاتے کړے دے او بیا په خاص توګه د چینو خبره هغه کړې ده چې دومره زیات تاسو په دې چینو باندې دا ګرانی، دا د عوامو سره زیاتے دے نو د دې تحقیقات د اوشی چې د دې په شا څه دی؟ دا تپوس ما نه دے کړے، دا اپوزیشن نه دے کړے، دا ستاسو خپل اسد عمر دا تپوس کړے دے-----

جناب سپیکر: آپ اپنی بجٹ کی بات کریں، آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں Overall جی، مجھے آپ تھوڑا سا موقع دیں گے، میں بات کروں گی۔ زه په تعلیم باندې خبره کوم چې دا هغه حکومت دے چې پینځه کاله ئے Already په دې صوبه کښې تیر کړی دی، دا هغه حکومت دے چې دوئ، میں تعلیم پہ بات کر رہی ہوں، میں ایجوکیشن پہ، میں ایجوکیشن پہ بات کر رہی ہوں-----

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بجٹ اس طرح ختم نہیں ہوگا، سب ہاتھ کھڑے کر رہے ہیں، آپ سب کو کٹ موشنز کے اوپر بھی ٹائم ملے گا، کٹ موشن پہ ادھر سے کسی نے بات نہیں کرنی، ساری کٹ موشنز آپ لوگوں کی ہیں، آپ ہی نے بات کرنی ہے، اب ٹائم نہیں ہے، میں کیا کروں، آپ ہی کے لیڈرز پندرہ پندرہ اور بیس منٹ، آدھا آدھا گھنٹہ باتیں کرتے ہیں، ذرا ان کو سمجھائیں، آپ بات کریں، شگفتہ ملک!

محترمہ شگفتہ ملک: زه د تعلیم خبره کوم، په دې ملک کښې زمونږه تحریک انصاف دا خبره کړې ده چې تعلیمی ایمرجنسی، د کنټینر د تعلیم خبره ئے کړې ده او دا خبره ئے کړې وه، پرائیویټ سکولونو کښې چې کوم ماشومان دی هغه به بیا پرائیویټ کښې نه وی، مونږ به د سکولونو معیار-----

جناب سپیکر: آپ Time waste کر رہی ہیں، بجٹ کی طرف آ نہیں رہیں، کنٹینر اور مرکز یہ پھر اسلام آباد میں جا کر تقریر کریں، This is no way، میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ جی، جناب لائق خان صاحب۔

محترمہ شگفتہ ملک: یہ سپیچ ہے،آپ سر، میں پشتو میں بات کر رہی ہوں، یہ سپیچ ہے، یہ سپیچ ہے،آپ کو سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سیاست کر رہی ہیں، چھوڑیں بس اپنے بجٹ تک آ جائیں، اپنے حلقے تک رہیں۔ لائق خان صاحب!

محترمہ شگفتہ ملک: میں آپ کی تعلیم پہ 179 روپے آپ نے رکھے ہیں، میں بات کروں گی، یہ تو تعلیم کے بارے میں، میں پشتو میں بات کر رہی ہوں تو آپ مجھے موقع کیوں نہیں دے رہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لائق خان صاحب۔ آپ تشریف رکھیں، آپ بیٹھتی ہیں کہ نہیں، آپ نے تشریف رکھنی ہے یا نہیں رکھنی؟ بس ہو گیا ناں، اسد عمر اور کنٹینر، ان باتوں کو چھوڑیں، منسٹر آپ کا یہاں بیٹھا ہوا ہے اور آگے ٹائم ہی نہیں ہے۔ لائق خان صاحب!

محترمہ شگفتہ ملک: میں تعلیم پہ بات کر رہی ہوں، آپ نے 179، میں پشتو میں بات کروں گی اس وجہ سے آپ مجھے موقع نہیں دے رہے، میں پشتو میں بات کروں، آپ کو سمجھ نہیں آ رہی، میں بات کر رہی ہوں، تعلیم پہ اگر آپ مجھے موقع دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحت پہ بات کریں، تعلیم پہ بات کریں، ایگریکلچر پہ بات کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه د تعلیم خبره کوم، 179 او 164 تاسو خبره کوئ چې دومره بجټ مونږه ایښودے دے، په دیکښې تاسو 13 بلین صرف هغه پیسې ایښودې دی چې هغه د ډیویلپمنټل ترقیاتی بجټ د پاره دی، زه دا خبره چې یو زمونږه د فنانس منسټر دلته خبره کړې وه، تاسو هغه سکولونه، تاسو دا خبره کوئ چې کوم ماشومان د سکولونو نه بهر دی نو تاسو د هغې خبره کوئ، زه د سکولونو خبره دې منسټر صاحب ته دا کوم چې کوم ماشومان په سکولونو کښې دی، آیا ماته دې دا اووایئ چې تاسو په تیرو پینځو کالو کښې کوم بورډ داسې دے چې هغه تاسو ټاپ کړے دے؟ د کوالټی ایجوکیشن دلته خبره کیږی، دا پیسې چې کومې تاسو ایښودې دی، دیکښې زه دا خبره هم کوم چې Overall زمونږه په سکولونو کښې د باؤنډری وال مسئلې دی، زمونږه په سکولونو کښې د ماشومانو جینکو د پاره د واش روم مسئلې دی، زمونږه په سکولونو کښې چې کوم سلیبس ښودلے کیږی په هغې کښې Discrimination دے، کوالټی ایجوکیشن چې دے، ماته دې دا اووایئ چې تاسو په قبائلو کښې خبره کوئ، 79

پرسنټ ستاسو ماشومانې ډراپ آؤټ شي ځکه چې پرائمری سکول نه پس هائی سکول نه وی، مډل سکول نه وی چې هغوی هغه سکولونوته لاړې شي نو دغه ډراپ آؤټ چې دے ، په دې باندې به ماته منسټر صاحب خبره اوکړی۔ دلته چې زه د سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ خبره کوم، نګهت بی بی هم په دې خبره اوکړه، د زنانوُ د پرمختګ، د زنانوُ د سیاست، د زنانوُ د استحکام د پاره خو خبرې دلته په دې فلور ډیرې کیږی، زه دلته دا وایم چې تاسو د ځوانانو د پاره او تاسو د زنانوُ د پاره صرف دوه اربه روپۍ ایښودې دی، اوس دوه اربه روپۍ خو به تاسو ته ښکاری ډیر ښه خو که دا تاسو په ډالر کښې اوګورئ نو دا څومره پیسې دی، دا تاسو د زنانوُ د پاره ایښودې دی؟ د سول لیجسلیشن خبره که مونږه کوؤ، که مونږه دا خبره کوؤ چې د زنانوُ په نوم باندې دلته کښې یو ویمن کمیشن جوړ شوے وو، دیکښې د چائلډ پروټیکشن خبره کوؤ، د ځوانانو د پاره که مونږ خبره کوؤ چې د هغه ځوانانو چې تاسو د روزګار خبرې کړې وې، هغه ځوانان چې تاسو وئیلی وو چې زمونږه په بجټ کښې Priority چې ده هغه ځوانان دی، ماته دا اووایئ چې داسې کوم میګا پراجیکټ تاسو په دې بجټ کښې ایښودلے دے چې په هغه باندې مونږه خبره کولې شو؟ د هیلتھ خبره به کوم چې دا هم ډیره ضروری ده، دلته کښې په Priority کښې د هیلتھ خبره کیږی، په Priority کښې د ایجوکیشن خبره کیږی خو د روډز د پاره زیاتې پیسې ایښودلې شوې دی او زمونږه هغه هیلتھ چې دلته د 80 بلین خبره کیږی، دومره پیسې ایښودې شوې دی خو دلته کښې چې کله ستاسو کوارډینیشن نشته، دلته کښې ډاکټران په Protest دی، دلته پیرامیډکس په Protest دی، دلته لیډی هیلتھ ورکرز هغه په Protest دی، ستاسو دلته چې کوم چلډرن هاسپټل دے هغې باندې Last دغه چې دے د هغې افتتاح شوې ده، اوسه پورې په هغې باندې کارنه دے شروع، *ایک بات سپیکر صاحب! ہیلتھ کے حوالے سے کروں گی*، په هیلتھ کښې تاسو اوګورئ، صحت انصاف کارډ تاسو شروع کړے دے ، دیکښې زمونږه چې کوم قبائلی اضلاع راغلی دی، تاسو هغه اضلاع اوګورئ، د هغې د پاره تاسو څومره سروے کړې ده؟ آیا د دې د پاره ستاسو څه Proper data شته؟ هغه اضلاع چې دی، په هغې کښې تاسو ته پته ده چې Already زمونږ د صوبې دومره زیات دغه دی، نو د

دي اضلاعو د پاره بجټ پلس د دې صحت انصاف كارډ چې تاسو اوګورئ چې Spine surgery چې كومه ده يا په ډيكښې چې كوم Joint replacement دا هغه بيمارئ دى، دې نه ډائريكټ زمونږ غريب عوام Suffer كيږى، دغه بيمارئ ستاسو په دې صحت انصاف كښې نشته، نو مهرباني اوكړئ او تاسو په دې بجټ كښې لږ كوشش اوكړئ چې كوم ستاسو صحت انصاف كارډ دے، په ډيكښې تاسو دغه پيسې چې كومې ايښودې دى، لږ ډيكښې دا سوچ اوكړئ چې كوم ماشومان، كوم خلق چې زيات Suffer كيږى۔ دې نه علاوه د اين ايف سى خبره به كوم، دا هغه اين ايف سى ده، دوباره به زه دا وايم چې دا كريډټ تير حكومتونوته ځى، اين ايف سى كښې ئے د پاپوليشن په بنياد پيسې ايښودې دى، دا حاجى عديل مرحوم ته دا كريډټ دے، دا اے اين پى او پيپلز پارټئ ته دا كريډټ دے، One percent هغوى سيوا كړے وو او هغه ستاسو نن جوړيږى 54.5 بلين اوسه پورې دا پيسې چې دى، پكار دا ده چې دا د فيډرل حكومت نه اغستې شوې وے۔ نيټ هائيډل خبره به كوم، نيټ هائيډل كښې به زمونږه تير حكومت پرويز خټک صاحب به روزانه په كنټينر باندې موجود وو او هغه به دا وئيل چې ما سره نواز شريف صاحب زياتے كوى، ما سره پى ايم ايل اين زياتے كوى، نن ستا په فيډرل كښې حكومت دے، نن ستا په صوبو كښې حكومت دے، ماته دا اووايئ چې د نيټ هائيډل كومه حصه زمونږ د صوبې كيږى، اوسه پورې تاسو د هغې د پاره آواز ولې نه دې پورته كړے؟ آيا په كنټينر چې تاسو ولاړ وئ نو دا ستاسو سياسى بيان وو، پكار دا ده چې اوس ستاسو حكومت دے او تاسو په دې باندې خبره اوكړئ----

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ شگفتہ ملک: زه جى لږ شان خبره، کم از کم اس بات کو کرنے کا آپ موقع تو دیں نا، پہلے بھی آپ نے ٹائم، یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی، نہیں، تو آپ نے ٹائم کم دیا----

جناب سپیکر: لائق محمد خان صاحب! کرلی نا، آپ کے پانچ منٹ ہو گئے نا۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر! چونکہ بجٹ پہ جنرل بات درانی صاحب اور بابک صاحب کر چکے ہیں، میں اپنے ضلع اور حلقے کی بات جناب وزیر خزانہ صاحب کو گوش گزار کروں۔ اس مرتبہ ضلع چترال، کوہستان، شانگلہ، ٹانک اور بٹگرام کو پسماندگی کی وجہ سے ایک ایک ارب روپیہ دیا گیا، غلطی سے یا کسی اور

وجہ سے تورغر یہ سب سے پسماندہ ضلع ہے، اس کی چاروں طرف درمیان میں وہ ہے، اس کو پیسے نہیں دیئے گئے، میری گزارش ہے کہ مجھ سے بھی شہرام خان نے وعدہ کیا تھا اور وزیر خزانہ نے کہ ہم آپ کو یہ درست کر کے دیں گے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ میں آپ کو ایک گزارش کروں، جناب وزیر خزانہ صاحب، آپ کسی سکول میں چلے جائیں، تورغر کے کسی بھی پرائمری سکول میں، ہائی سکول میں، مڈل سکول میں تو آپ کو 50 پرسنٹ بچے بغیر جوتوں کے نظر آئیں گے، اتنی غربت ہے، ان کے والدین جوتے بھی نہیں خرید سکتے، تو یہ آپ کی مہربانی ہوگی کہ جس طرح آپ نے چترال اور ان کو بھی اچھا کیا، آپ نے وہ دیا ہے، ان پہ میرا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان ضلعوں سے پسماندہ ضلع وہ تورغر ہے، اس کی مثال اس طرح ہے کہ جب بارہ اور چودہ سال کا بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ سیدھا کراچی چلا جاتا، وہاں پر ہوٹل میں کام کرتا ہے، یہاں پر اس کی تعلیم بھی نہیں ہو سکتی، ان کے والدین جو ہیں، ان کو کوئی بازار سے دوائی بھی لا کے نہیں دے سکتے، اس حد تک پسماندگی ہے، میری گزارش ہوگی کہ جس طرح آپ نے یہ پانچ ضلعوں کے ساتھ مہربانی کی ہے، اس طرح تورغر کے ساتھ بھی مہربانی کر لیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے جس کا نام برندوخوڑ ڈیم، برندوخوڑ ڈیم کی فزیبلٹی جو کہ میرے ضلع تورغر میں ہے، مدہ خیل کے مقام پر برندوخوڑ کی فزیبلٹی بالکل تیار ہے، پیسے بھی اس کے آ گئے ہیں، مہربانی کر کے اس کی ڈیزائننگ کی جائے کہ یہ 7.3 بجلی اس سے میسر ہوگی اور آپ یہ اندازہ لگائیں کہ اس کی جو فزیبلٹی آئی، ایک روپے 33 پیسے Per یونٹ وہ بجلی ملے گی تو ہمارے صوبے کو کتنا فائدہ ہوگا، آپ اندازہ نہیں لگا سکتے، صرف اس میں کوئی کاغذی رکاوٹ ڈالی ہوئی ہے، مہربانی کر کے وہ کاغذی رکاوٹ اگر نکل جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لائق خان۔

جناب لائق محمد خان: ایک منٹ اور جی، دوسری گزارش یہ ہے کہ میں نے اپنے ضلع پر بہت لمبی بات کرنی تھی، یہ بھی آپ نے مہربانی کر دی، میرے ضلع میں اس وقت جناب اسسٹنٹ اے ڈی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ نہیں ہے، میرے ضلع میں اس وقت ایکسیئن نہیں ہے، ایکسیئن پاپولیشن، ہیلتھ نہیں ہے، میرے ضلع میں ای ڈی او ایجوکیشن پندرہ دن پچھلے میرے ضلع میں اس جون کے مہینے سے وہ دفتر نہیں گیا، تو مہربانی کر کے کچھ ضلع کے ساتھ مہربانی ہو جائے۔ میں چیف منسٹر صاحب کا ایک بات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے ہمارے مانسہرہ کو پانی کی سکیم دی ہے، میں ان کا انتہائی مشکور ہوں کیونکہ ضلع مانسہرہ میں اور خاص مانسہرہ شہر میں ہمارے چار ضلعوں کے لوگ آباد ہیں، کوہستان کے،

گلگت کے، بٹگرام کے اور ہماری تحصیل اوگی کے اکثریت لوگ وہاں پر آباد ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ یہ سکیم کامیاب ہو جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ، جناب رنگیز خان صاحب!

جناب رنگیز احمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا ماته ئے آواز کړے دے، تاسو ته نه، ماته ئے اووئیل-----

جناب سپیکر: رنگیز خان!

جناب رنگیز احمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے خود کہا کہ یہاں پر کچھ معتبر ارکان ہیں، کچھ مظلوم ارکان ہیں تو برائے مہربانی مظلوم ارکان کا آپ خود خیال رکھیں، آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ جناب سپیکر! میں اس بہترین بجٹ پر جو اس مشکل حالات میں بجٹ پیش کیا ہے صوبائی گورنمنٹ نے، تو میں وزیر اعلیٰ صاحب کو، وزیر خزانہ صاحب کو، پی ٹی آئی کی حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ خصوصاً یہ دو سیکٹرز ایسے ہیں کہ جن کو Priority پہ رکھا ہے، گورنمنٹ نے جو ہمارے نیچرل ریسورسز ہیں، ٹورازم ہے، ان کے لئے فنڈ میں اضافہ بھی کیا ہے، ان کو Priority پہ رکھا ہے، ان سے ان شاء اللہ نہ صرف یہ کہ روزگار میں اضافہ ہوگا بلکہ صوبے کے ریونیو جنریشن میں بھی خاطر خوا اضافہ ہوگا۔ جناب سپیکر! میں اس وقت آپ کا، ڈپٹی سپیکر صاحب کا اور خصوصاً افواج پاکستان کا کہ جنہوں نے اس بجٹ میں Voluntarily دفاعی بجٹ میں اضافہ نہیں کیا، اپنے آفیسرز کی تنخواہوں میں بھی Voluntarily وہ اضافے سے Withdraw کر گئے، تو میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کی وجہ سے اس بجٹ کو سنٹر میں بھی سپورٹ ملی اور آپ نے اور وزراء صاحبان نے اپنی تنخواہوں میں جو کمی کی ہے، اس وجہ سے بھی اس بجٹ کو کافی سپورٹ ملی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ تاریخی بجٹ اس حوالے سے بھی ہے کہ صوبے کی تاریخ میں پہلی بار موجودہ اسمبلی Merged اضلاع کا بجٹ یہاں سے پاس کر رہی ہے، یہ اسمبلی اور یہ تمام ارکان اس تاریخی موقع پر مبارک باد کے مستحق ہیں، یہ موجودہ پی ٹی آئی گورنمنٹ بھی مبارک باد کے مستحق ہے، یہ حقیقتاً ایک تاریخی موقع ہے کہ موجودہ اسمبلی میں بیٹھے ارکان کل کو اپنی آئندہ نسلوں سے اپنے بچوں سے کہیں گے کہ جب یہ اضلاع Merge ہو رہے تھے اور پہلا بجٹ ان کا پاس ہو رہا تھا تو میں اس اسمبلی کا ممبر تھا، یہ ایک تاریخی موقع ہے، میں تمام صوبے کے عوام کو اور خصوصاً سابقہ فاٹا کے عوام کو اس پہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! تھوڑی سی بات میں اپنے حلقے کی کروں گا، اس

طرح اپنی سپیچ میں وزیر خزانہ صاحب نے کہا تھا کہ کچھ پسماندہ اضلاع کو ترجیح دی گئی ہے، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ کچھ حلقے بھی ایسے ہیں جو پسماندہ ہیں، مثلاً میرے حلقے میں آدھا حصہ پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے جس میں بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے، جس میں پانی نہیں ہے، بہت سے علاقوں میں بجلی نہیں ہے، گیس نہیں ہے، صحت کی سہولت نہیں ہے، بی ایچ یوز نہیں ہیں، زیادہ کوئی ہیلتھ فیسلٹی نہیں ہے، میں ہیلتھ منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں، ایک بی ایچ یو کو اپ گریڈ کرنے کے لئے انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور وہ Reflect ہوا ہے اس بجٹ میں، میں وزیر خزانہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو Drinking water کا ایک سال ڈیم بن رہا ہے وہ بھی اس بجٹ میں Reflect ہوا ہے، اس کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں لیکن اس حلقے میں ابھی تک 130 کلو میٹر کچا روڈ ہے، دو سال پہلے رمضان کے مہینے میں جب پانی کی Shortage ہو گئی تھی، بارشیں کم ہوئی تھیں، 22 ٹینکرز ہم نے چلائے تھے، ٹینکروں میں پینے کا پانی وہاں لے کے جاتے تھے، ڈیم تو بنے گا، اس میں چار چھ سال لگیں گے لیکن اس وقت جو بیس پچیس دن بارش نہ ہو تو پانی کا اتنا بڑا بحران کھڑا ہو جاتا ہے کہ لوگ پانچ پانچ، چھ چھ کلو میٹر سے پانی لانے پہ مجبور ہوتے ہیں، اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ میرے حلقے کو پسماندہ حلقوں میں شمار کیا جائے اور اس کے لئے ایک پیکج دیا جائے۔ جناب سپیکر! میں ایک دو باتوں کی وضاحت کروں گا جو ہمارے اپوزیشن ارکان صاحبان کی طرف سے اٹھائی گئی تھیں، سب سے پہلی سپیچ میں آنریبل اپوزیشن لیڈر اکرم درانی صاحب نے ایک الزام لگایا تھا، صوبائی حکومت پر اور پی ٹی آئی پہ کہ جو آگ لگائی جا رہی ہے، جگہ جگہ جہاں پہاڑوں پہ تو بلین ٹریز سونامی جو وہاں پر پلانٹیشن ہوئی تھی، اس کی وجہ سے آگ لگائی جا رہی ہے جناب سپیکر! یہاں بہت سے معزز اراکین ایسے ہیں جن کا تعلق پہاڑی علاقوں سے ہو گا، پہاڑی علاقوں کا یہ کلچر ہے کہ جو لوگ وہاں مال مویشی پالتے ہیں تو وہاں پر اپنے حصے کے پہاڑ کی زمین ہوتی ہے، ساون سے پہلے وہاں پر وہ آگ لگا لیتے ہیں تاکہ وہ سوکی گھاس اور پتے جل جائیں، ساون میں بارش کے بعد نئی گھاس اگے اور سردیوں میں ان کے مویشیوں کے لئے چارے کا بندوبست ہو تو اس وجہ سے لوگ آگ لگاتے ہیں، یہ سارے میرے معزز ساتھی جو ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Wind up, please.

جناب رنگیز احمد: اس کو جانتے ہیں، اس وجہ سے لوگ آگ لگا لیتے ہیں، وہاں پر کوئی بلین ٹریز سونامی کی پلانٹیشن، کوئی پودے نہیں جلے، نہ کوئی اس طرح جان بوجھ کے کسی نے کیا ہے، چونکہ سوشل میڈیا کا دور

ہے، یہ واقعات اس دور میں کوئی زیادہ Highlight ہو جاتے ہیں حالانکہ اس طرح ہوتا ہے اور تمام پہاڑی علاقوں میں اس طرح لوگ آگ لگاتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب رنگیز احمد: سر، دوسری بات یہ کہ میں ایک وضاحت کر دوں، ایک معزز رکن نے کہا تھا کہ معیشت کی بہتری کے لئے Political stability چاہیئے، میرا خیال ہے کہ ایوان کے اندر چھوٹی بڑی یہ جو نوک جھونک ہوتی ہے، اس کے علاوہ Political stability ہے، گراؤنڈ پہ کوئی گڑ بڑ نہیں ہے، کوئی احتجاج نہیں ہے، کوئی Agitation نہیں ہے، جن لوگوں نے احتجاج کیا وہ بھی پشیماں ہیں کہ وہ Expose ہو گئے ہیں، ان کے ساتھ عوام نہیں نکلے، وہ بھی Expose ہو گئے، Political stability بھی ہے لیکن Political stability صرف حکومت کا کام نہیں، یہ حکومتی اور اپوزیشن پارٹیوں کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے، Political stability الحمد للہ موجود ہے، معیشت کی بہتری کے بات کی جارہی تھی کہ صوبے کے بجٹ میں پیسے کہاں سے آئیں گے؟ مرکز کے پاس تو پیسے نہیں ہیں، الحمد للہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب رنگیز احمد: وہاں آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ٹائم نہیں ہے، میرے پاس بندے کافی رہتے ہیں، آپ کا ٹائم پورا ہو گیا نا۔

جناب رنگیز احمد: ایک منٹ دے دیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب رنگیز احمد: ایک منٹ کے لئے کھولیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں بات۔

جناب رنگیز احمد: یہاں پہ بات ہو رہی تھی کہ پیسے کہاں سے آئیں گے؟ الحمد للہ وہاں پہ میثاق معیشت کی بات چل رہی ہے، ان شاء اللہ میثاق معیشت کامیاب ہوگا اور پھر لوٹی ہوئی رقم بھی خزانہ میں واپس آئے گی تو معیشت بہتر ہو گی، جتنے بھی لوگوں نے خزانے کو لوٹا ہے وہ ان شاء اللہ واپس آئیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب جمشید خان صاحب! پانچ منٹ کے لئے۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډيره مننه۔ جناب سپيکر صاحب! په بجټ باندې ټولو معززو ممبرانو بحث اوکړو، زه دوباره د هغې Repeat کول نه

غواړم خو دوه درې سفارشات Proposals ورکول غواړم، یو د ایجوکیشن باره کښې دے او بل د روزګار په باره کښې دے، بل د اوبو په باره کښې دے۔ بنیادی تعلیم د هر یو ماشوم حق دے، دا حق زمونږه دین هم ورکړے دے او آئین هم ورکړے دے او د اتهارهویں ترمیم د لاندې په آرټیکل (a) 25 کښې دغه بنیادی حق د انسان ذکر شوے دے، زه ډیر په افسوس دا خبره کوم چې زه اے ډی پی اوګورم نو بنیادی حق چې کوم ماشوم ته ملاؤ دے، د پرائمری سکولونو د پاره یو پیسه هم نه ده ایښودې شوې، زما دا Proposal دے، دا تجویز مو د فنانس منسټر صاحب ته دے چې د بنیادی تعلیم د پاره پرائمری لیول باندې کم ازکم سکولونه په اے ډی پی کښې ورته پیسې کیږدئ، بلها علاقې داسې دی چې په درې درې کلومیټره کښې یو سکول د پرائمری نشته، د پرائمری ماشومان دوه درې کلومیټره سفر نشی کولے، لهذا خپله آئینی تقاضه هم پوره کړئ او دینی تقاضه هم پوره کړئ او دغه بنیادی تعلیم ته په اے ډی پی کښې پیسې کیږدئ۔ دویمه خبره چې عمران صاحب د یو کروړ نوکرو اعلان کړے دے نو هغه په سرکاری کښې نه پوره کیږی، زمونږه د صوبې پکښې کم از کم شل لکهه نوکرې رسی، زما فنانس منسټر ته دا ریکویسټ دے چې یو سرکاری نوکری تاسو پیدا کوئ، په هغې باندې لس دولس لکهه روپۍ د سرکار لګی، پرائیویټ سیکټر Encourage کړئ، په دغه پیسو کښې څلور نوکرئ پیدا کیدې شی نو تاسو چې کومه وعده د قوم سره کړې ده او یوتهه سره چې 60 پرسنټ یوتهه دا په پاکستان کښې په دې ټائم کښې اوسیږی نو که شل لکهه نوکرئ په دې صوبه کښې نه وی، لس لکهه نوکرئ خو به ورته ملاؤ شی کنه، نو پرائیویټ سیکټر Encourage کول غواړی چې ډیرخلق د Employment د لاندې راشی او خپل د خیټې د پاره روټۍ ورته ملاؤ شی۔ دریمه خبره چې د ټولو نه اهم ده، هغه د ډیم او د ډیمونو په باره کښې ده، ډیر اشتهارات په دې حکومت کښې راغلل او چندې ورله اوشوې، یو ډیر معزز سړی پکښې دا خبره هم کړې وه چې زه به د ډیم د پاره پهره ورکوم، نو تاسو د دنیا تاریخ اوګورئ، د دې صدئ نه مخکښې جنګونه په تیلو باندې شوی دی، بیا د دغه صدئ نه مخکښې جنګونه په افیمو باندې شوی دی، Chinese war چې دے، چائنیز جنګونه د هغې Best example دے، غالب امکان دا دے

چې په دې صدئ کښې به جنګونه په اوبو باندې اوشی، الله تعالیٰ ته او تاسو ته هم معلومه ده چې زمونږه دا مغربی غرونه او چې کوم زمونږه شمالی غرونه دی، کوه همالیه، د دې په لمن کښې د دنیا نیمه آبادی اوسیږی، درې نیم اربه خلق د دې په لمن کښې اوسیږی، الله تعالیٰ په خپل قدرت باندې په دې غرونو باندې د وارو غټې غټې بوساړې اودروی او بیا په دې ټولو ملکونو کښې د دریابونو یو نیټ ئے ورکړے دے چې کله نمر ګرم شی نو دغه اوبه په هغې کښې بهیږی، هر یو ملک که هغه چائنا ده، که هغه انډیا ده، که هغه سری لنکا ده، که هغه افغانستان دے او که هغه ایران دے، ټول واړه او غټ ډیمونه په سوئنو باندې ئے جوړ کړل خو زمونږ په دې بدقسمته ملک کښې په څلوښت کاله کښې څه خاطر خوا کار په دې باندې نه دے شوے، پکار دا ده چې د بهاشا ډیم د پاره 20 ارب روپئ ایښودې کیدئ چې دا به د دو هزار ارب روپو نه سیوا جوړیږی، پکار دا وه چې دې له پیسې سیوا کړی، د مومند ډیم د پاره چې 15 ارب روپئ ورته حکومت ایښودې دی، پکار دا ده چې دا ورته سیوا کړی۔ د ټولو نه اهمه مسئله چې ده په دې ټائم کښې زمونږه په دې صوبه کښې او په دې ملک کښې د اوبه ده، بلها په لکهونو ایکړه زمکه زمونږه بنجر پراته ده نو زما دوه درې درخواستونه دی چې یو د ایجوکیشن د پاره پیسې کیږدئ، د پرائمری ایجوکیشن د پاره په لکهونو ماشومان د سکولونو نه بهر دی، دویم په روزګار باندې پرائیویټ سیکټر Encourage کړئ، دریم د هغه ښنکلو اوبو د پاره او که هغه اوبه خور دے، د هغې د پاره پیسې کیږدئ چې دا مسئله حل شی او څلورمه خبره دا کوم۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Wind up, please.

<u>*جناب جمشید خان:*</u> چې زما حلقه پی کے 55 دا د مدینې د ریاست حصه ده، ډیر په افسوس باندې دا خبره کوم چې یوه پیسه هغې ته نه ده ایښودې شوې، زما د لوند خوړ خلق، زما د موتې خلق، زما دپربنو خلق، د پیر سدو او قطب ګړھ خلق په شاړو شبړو لارو خپلو کورونو ته ځی نو زه د الله واسطه ورکوم دې فنانس منسټر له چې زمونږه دې ټولو د اپوزیشن ممبرانو ته کم از کم یو غټ سیکم د روډونو په مد کښې کیږدئ۔ ډیره مهربانی، ستاسو ډیره شکریه ادا کوم۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ٹائم نہیں ہے سردار صاحب! بالکل نہیں ہے کیونکہ اگر مغرب کے وقت آپ کو ٹائم دے دیا گیا، ابھی نہیں، بہادر خان صاحب! آپ کو ٹائم دے دیا گیا، ٹائم نہیں ہے کیونکہ ابھی مغرب ہو جائے گی اور فنانس منسٹر نے Wind up کرنا ہے تو کیا ہوگا؟ سب ایک دوسرے کا نام لیتے ہیں نا، اب ایک نئی روایت شروع ہو گئی، Personal explanation آپ اس میں نہیں کر سکتے، اس وقت اگر کریں گے تو یہ میں رولز بھی Quote کر سکتا ہوں کہ اگر At the same time آپ کریں تو Then you can do other wise, no، یہ رولز پڑھ کے میں آپ کو سنا سکتا ہوں، وہ ٹائم گزر گیا ہے۔ بابک صاحب! آپ پڑھ لیں، ذرا دیکھ لیں، یہ بات ہے یا نہیں؟ Am I right، بابک صاحب! یہ آپ پڑھ لیں، یہ بات کہ Personal explanation اس وقت ہوتی ہے۔ جی بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ منٹ، دیکھیں، اگر ٹائم بچ گیا تو میں دے دیتا ہوں ورنہ دیکھتا ہوں، ٹائم بڑا Close ہو گیا۔ بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! دا بجټ خو زه نشم وئیلے، دې ته به په کومه طریقه ټهیک وئیلې کیږی ځکه چې دا کوم ټیکسونه چې دوئ لګولی دی، دا ټیکسونه دا په ټول پاکستان او په ټوله صوبه خیبر پختونخوا کښې دی، په دیکښې زما خیال دے چې کوم ټیکس ورکوی، د منسټر صاحب خلق هم ټیکس ورکوی، دا د ټیکس پیسې دی او چې اوس درته زه راوخلم، په اربونو روپئ په دې یو څو ضلعو کښې تاسو ورکړې دی او هغه باقی چې دی، کومې پسمانده ضلعې چې دی، هغه چاته چې ضرورت دے، که د لارې ضرورت دے، که روډ ضرورت دے، که د ایریګیشن ضرورت دے، که د پبلک هیلته ضرورت دے، د کوم یو څیز که د زراعت ضرورت دے، کومې چې زرعی علاقې دی، هغه ټولې محرومه پاتې دی۔ زه درته وایم، زما په حلقه کښې بلامبټ کښې د ایریګیشن کار منظور وو، هغه څه ځائې ته رسیدلې دے، هغه ئے په 2018 کښې Close کړے دے، ما دلته کښې ډیرې چغې اووهلې، راسره وعده هم اوشوه چې په دې اے ډی پی کښې به ئے واچوؤ، هغه ئے پکښې نه دې اچولے، 50 هزار ایکړ زمکه د هغې نه بنجر پاتې کیږی حالانکه په هغې کښې په کروړونو روپئ

لګیدلي دی، هغه کروړونه روپئ ضائع شوي۔ دغه شان پکښې یو چینل یا یو ټیوب ویل نه دے منظور، تاسو پکښې یو چینل یا ټیوب ویل نه دے راوستے، داسې په پبلک هیلتھ کښې دلته ما دوه درې قراردادونه هم پاس کړل چې یره زمونږه د اوبو تکلیف دے، خلق کډې کوئ، دا دی هغه دی، دا راسره تاسو منظور هم کړل خو نن یو څلور انیز او تاسو یوه روپئ نه ده ایښودې، په پبلک هیلتھ کښې هم یوه روپئ تاسو نه ده ایښودې، دغه شان په زراعت کښې یو څلو انیز نه دے ایښودے شوے، په زړو سکیمونو کښې په On going schemes کښې چې په تیر شوی وخت کښې تاسو یو کروړ روپئ دا تاسو ایښودې وې، لکه لس ملین روپئ په هغې کښې ایښودې شوې وې، هغه هم داسې وه چې څه ټوټه پوټه ئے ورکړې، څلور روډونه دی او پینځه پولونه دی، په دیکښې لس ملین روپئ تاسو ورکړې دی، هغه نن هم ورپورې دی، تر اوسه نه ریلیز کیږی، اوس ئے ریلیز اوکړو، اوس تاسو په دې نورو ضلعو کښې یا په دې نوره، صوبه خو په خپل ځائے ده، زمونږه په دیر پائین کښې پینځه حلقې دی، د ایم پی اے پینځه حلقې دی، څلور ستاسو د پی ټی آئی دی، دا دی ناست دی او یو زما پی کے 16 چې ده، پینځمه زما ده، په دیکښې چې تاسو شل ملین ایښودی دی، زما په هغې کښې هم اتلس روډونو له ئے لس لس ملین ایښودی دی، په هغې کښې پینځه پولونه دی زاړه، نوی نه، زاړه په هغې کښې تاسو یو لس ملین روپئ ایښودی دی او په دیکښې ئے نوی سکیمونه هم منظور کړی دی، زما په هغې کښې یو سکیم نوے نشته دے، زه په دې نه پوهیږم چې دا د پاکستان حصه نه ده یا مونږ ټیکس نه ورکوؤ؟ مونږ سره به دوه خبرې کوئ، نن به یا مونږه ټیکس نه مبرا کړئ، ټهیک به راله سړے نیسي، تیل به هم راته په هغه زوړ دغه باندې اچوئ، بجلی به هم په هغه باندې راځی، بل به هم راځی، د ګیس بل به هم په هغه زوړ دغه باندې راځی او په دغه آټا لکه اوره به هم راته په هغې ملاویږی، د خرخ خوراک چې څومره هغه تاسو ګران کړی دی، دا به بیرته مونږ ته په هغه زوړ نرخ باندې راکوئ، مونږه نه غواړو، تاسو نه هیڅ هم نه غواړو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

جناب بہادر خان: که دغه نه وی، نه صاحبه، ماته به یو پینځه منټه راکوئ، پینځه منټه زما حق دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ اور آپ کے پاس ہے۔

جناب بہادر خان: جائیکا پراجیکټس دی، تاسو ټولو له ورکړی دی، ماله ئے پکښې نه دے راکړے۔ ایشین ډیویلپمنټ بینک یو پراجیکټ دے، په هغې کښې ئے هم ورکړی دی، هلته نور پراجیکټونه دی، په هغې کښې ماته نه ملاویږی، په ډیویلپمنټ کښې او نور ترقیاتی کارونه ماته نه دی ملاؤ شوی، زه خپله مساوی حصه غواړم او دا زما حق دے، ماله به ئے راکوئ خو چې دا کوم راکړئ، په هغې تاسو سب انجینئر بدلوئ، د سب انجینئر کومه ګناه ده، تاله به ناجائز بل نه جوړوی ځکه به۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان صاحب، شکریہ، بس اتنا ہوتا ہے، ٹائم نہیں ہے، آگے آپ کے اور بھی پانچ چھ لوگ رہتے ہیں نا، آپ ہی کے لیڈروں نے ایک ایک اور آدھا گھنٹہ لیا ہے، ان کو سمجھائیں ورنہ یہ ایسے نہیں چل سکتا، کریں نا، جلدی ختم کریں، بس اپنے مسائل ختم کریں۔

جناب بہادر خان: دو منٹ، دو منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں۔

جناب بہادر خان: تاسو چې د دې اے ډی پی دا اختیار، د دې نګرانی، د دې تجویز کننده، دا به څوک وی؟ لاء منسټر صاحب! دا تاسو ګپ راغستے دے، یره مونږه چاته لګیا یو، ډیر افسوس دے، په ایمان چې تاسو هډو دې طرف ته څه دغه نه کوئ، د دې څه مطلب شو۔ ګوره په دې هاؤس کښې ته منسټر یئ خو د صوبائی اسمبلئ ممبر یئ، زه سپیکر صاحب ته وایم خو سپیکر صاحب عاجز ورته چغې وهی، تاسو په هغې عمل کوئ، تاسو او مونږ دلته کښې نه په دې کرسئ کښې څه فرق شته دے، څومره ووټ چې تا اغستے دے، دومره ووټ ما هم اغستے دے، په کومه کرسئ چې ته ناست یئ، په دې کرسئ زه هم ناست یم، دغه اختیار زما هم دے، څومره چې ستا په خپله حلقه کښې دے، ته څنګه زما اختیار یا زه دغه خپل عزت ګنړم، ماله خپل قوم عزت راکړے دے او د دې د پاره ئے راکړے

دے چې زما خدمت به کوی خو چې زما خدمت ته را واخلي او هغه ته ضائع کړي، خدائے شته، گوره دا په دې بیا پښتانه نور څه هم کوی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب بہادر خان: د خدائے په خاطر، د رسول په خاطر دا خپل ایم این اے مو په خپل ځاې ساتئ، دا Reserved Member دے، د Reserved Member دې سب انجینئر سره هیڅ کار نشته، خپلې ټهیکې به کوی، د ټهیکې سره ئے کار دے، د دې سره ئے کار نشته دے چې دې به کله دغه بل ناجائزه نه جوړوی نو دے به ماله دغه سب انجینئر بدلوی، د دې نگرانی به هم زه کوم، د دې تجویز به هم زه ورکوم او ټهیک ټهاک چې زما په حلقه کښې د چا که هغه ایم این اے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: که هغه ممبر صاحب دے خو چې د هغه کوم کار وو، د ټهیکې به ټهیک زه نگرانی هم کوم او زه به ئے افتتاح هم کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر بات کی ہے، اپوزیشن والے ان کو اپنا ٹائم دے دیں، Conclude کریں۔

جناب بہادر خان: حلقه زما دا حق دے چې کوم کار هم کیږی، د هغې به زه نگرانی هم کوم او د هغې به زه تجویز هم ورکوم او ماله به د دې جواب هم راکوئ، دا دې سپیکر صاحب پرې رولنگ ورکړی، زمونږه نه دې دا حق واخلی، بالکل بیا زمونږ دې ځائې ته د راتلو هم ضرورت نشته دے، مونږه به استعفا هم درکړو او ځو به درنه، بیا خو دا ده چې زه دا خپل حق بالکل د دې Implementation کول غواړم او دا به زه دوباره بیا بل ځل چې وایم، بیا به ئے ټهیک ټهاک بل شان وایم۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، محترمہ صوبیہ شاہد صاحبہ! مائیک کھولیں، بالکل آپ کا ٹائم ختم ہے، اب میں فنانس منسٹر کو بلاتا ہوں، جی آپ کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے ٹائم دیا، سب سے پہلے میں بابر صاحب کو ان کی معلومات کے لئے ایک عرض کرتی ہوں کہ کاغان، ناران روڈ جو ہے یہ MNGC project 1997 میں MNGC project کے نام سے نواز شریف نے شروع کیا تھا جو سارے جتنے بھی سیر و سیاح والے لوگ جارہے تھے تو وہ نواز شریف کی بدولت ہے۔ دوسری بات جو موٹروے ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابر سلیم صاحب! پلیز۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، میں صرف آپ کو آپ کا موٹروے، وہ تو پورا پاکستان جانتا ہے کہ یہ نواز شریف صاحب کا وژن ہے اور یہ نواز شریف نے بنایا ہے، اس طرح کوئی ایک کام نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: وہ موٹروے، سی پیک ہے، آگے چلیں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: اس کے لئے نواز شریف صاحب نے ہی کیا ہے اور 1997 میں ہزارہ یونیورسٹی کے لئے جو منظوری دی ہوئی ہے۔۔۔۔۔
جناب بابر سلیم سواتی: سر! جھوٹ بول رہی ہیں، جو بولنے آئی ہو وہ بولو نا، سر! مجھے Personal Explanation کا موقع دیں۔
جناب سپیکر: بابر سلیم صاحب! تشریف رکھیں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: وہ منظوری بھی، نواز شریف صاحب نے ایک کروڑ 65 لاکھ روپے دیئے ہیں، وہ بھی نواز شریف نے دی ہے، آپ کی گورنمنٹ میں اگر اس بجٹ کو دیکھیں۔۔۔۔۔
جناب بابر سلیم سواتی: پیسہ بھی اسی نے کھایا ہے، جناب سپیکر صاحب! Personal explanation پر مجھے بات کرنے کا موقع دیں، یہ جھوٹ بول رہی ہیں۔
جناب سپیکر: بابر سلیم صاحب! ٹائم کم ہے، ان کو بولنے دیں۔ جی ثوبیہ بی بی!
محترمہ ثوبیہ شاہد: اس بجٹ میں ایبٹ آباد کو پیسے دیئے گئے، ہری پور کو دیئے گئے، نوشہرہ کو پیسے دیئے گئے، مردان کو دیئے گئے اور جو سات اضلاع ہیں لیکن مانسہرہ کو کچھ نہیں ملا، آپ نے اس کے لئے کیوں بات نہیں کی؟۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: مانسہرہ کو ساڑھے چار ارب روپے کی Gravity flow ملی ہے۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: مانسہرہ کو کیا دیا گیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے، اس کو نظر انداز، Ignore کیا گیا ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: سب سے زیادہ ان کو ملے ہیں، دیکھیں سات بج گئے ہے، آذان بالکل قریب ہو گئی ہے، یہ اجلاس ختم نہیں ہو سکتا ہے، ختم نہیں ہوگا اجلاس، کیا کروں، کریں کیا پھر۔
محترمہ صوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! اس بجٹ میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: پھر کل چھٹی نہیں کرنی چاہیئے تھی نا۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! پھر میں آتی ہوں اپنے دیر پہ جو میرا حلقہ ہے۔۔۔۔۔

جناب بابر سلیم سواتی: سر! مجھے موقع دیں کہ میں ان کی بات کا جواب دوں سر، یہ غلط بات کر رہی ہیں۔
جناب سپیکر: بابر سلیم صاحب! پلیز، خیر ہے کرنے دیں، کریں، اب فلور ان کے پاس ہے، ان کو بات کرنے دیں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں دیر پہ آ رہی ہوں، صرف آپ کو یہ بات کرنی تھی کیونکہ سردار صاحب کو ٹائم نہیں دیا تو آپ کو Inform کرنا تھا کہ آپ کی انفارمیشن میں کمی تھی، اس بجٹ میں لوئر دیر نے، ہم لوئر دیر کے ادھر چھ ممبرز ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ تو پورے صوبے کے ممبرز ہیں، آپ کو پورے صوبے کی بات کرنی چاہیئے۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، لوئر دیر سے ہم دو لیڈیز ہیں، پانچ آپ میں سے ہیں، ایک مسلم لیگ (ن) کی ہے لیکن پانچ آپ لوگوں کی پی ٹی آئی کی ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نگہت بی بی اور آپ پورے صوبے کی ایم پی ایز ہیں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! آپ نے لوئر دیر کو کیا دیا ہے؟ جو پیسے عنایت صاحب نے Last government میں منظور کروائے ہیں وہ بھی آپ لوگوں نے چھین لئے ہیں ہمارے لوئر دیر سے، ہمارے پی کے 13 سے صوبائی اسمبلی کا ممبر ہے، یہ ادھر جا کے این جی اوز کے کاموں پہ تختیاں لگا رہا ہے، مجھے شرم آ رہی ہے، اس بجٹ کو بالکل امبریلہ کہا ہے کہ امبریلہ میں دیں گے لیکن امبریلہ کا سارا بجٹ جو ہے وہ بھی سات اضلاع کو پہنچ جائے گا، یہ کمپلیٹ انفارمیشن ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: تھینک یو صوبیہ بی بی، آپ کے پڑوسی ہاتھ کھڑا کر رہے ہیں، آپ ان کو ٹائم دے دیں، آپ کے پڑوسی ابھی صلاح الدین صاحب نے بات کرنی ہے، تھوڑا بول لیں، سب کا ہو جائے، ایک منٹ اور لے لیں، ایک منٹ میں Conclude کریں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! تھوڑا سا، بس میں نے ایک ریکویسٹ کرنی ہے، جماعت اسلامی کے ممبر جو بھی تھے وہ تو کیبینٹ میں بیٹھتے تھے، کچھ نہ کچھ تو لوئر دیر کے لئے آتا تھا لیکن ہمارے یہ چار ممبرز جن میں سے ایک ڈی پی او صاحب بھی ہیں جو بہت لائق ہیں، ایڈمنسٹریشن میں وہ لائق بندہ ہے، کوالیفائیڈ بندہ ہے، اس کو کیوں آپ لوگوں نے کیبنٹ میں نہیں لیا؟ وہ کیا آپ لوگوں کی کیبنٹ میں وہ نہیں بیٹھ سکتا تھا، اس کیبنٹ کی وجہ سے ہمارے لوئر دیر میں جو بندے ہیں انہوں نے بندر بانٹ کی ہے اپنے درمیان چند لوگوں نے، ہمارے لوئر دیر کو اور ان چار ممبروں کو نظر انداز کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ابھی میں کسی کو ٹائم نہیں دے سکتا، اذان بالکل دس پندرہ منٹ بعد ہو رہی ہے، میں اب منسٹر صاحب کی طرف جاتا ہوں، صلاح الدین صاحب! آپ کو کٹ موشن پہ میں Maximum timeدے دوں گا، کٹ موشن پہ آپ ہی بول لیں، ابھی ٹائم نہیں ہے نا، مغرب ہو جائے گی، کٹ موشن پہ بول لیں، دیکھیں، ساری اپوزیشن کو آپ سب نے کٹ موشن پہ ہی بولنا ہے، کٹ موشن پہ انہوں نے نہیں بولنا، آپ نے بولنا ہے۔

جناب صلاح الدین: سب نے بولا، مجھے ابھی بولنے کا موقع دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تو کل چھٹی کیوں کی تھی؟ میں نے چھٹی کروائی تھی، کل اتوار کی چھٹی میں نے کروائی تھی، آپ لوگوں نے چھٹی کی ہے، نہیں کرنی چاہیئے تھی، آپ نے اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈر سے کہنا تھا کہ ہم نے بات کرنی ہے، آپ کی آپس میں کوآرڈی نیشن ہی نہیں ہے، میں کیا کروں؟ اب اس کو کٹ موشن پہ دیکھیں، ٹریژری بنچز سے کسی نے نہیں بات کرنی ہے، آپ ہی نے کرنی ہے تو تھوڑا ایک دوسرے کے ساتھ گزارہ کریں۔

جناب صلاح الدین: دو منٹ، بس دو منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو دو منٹ، بس بات کر لو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! اب میری سپیچ تو رہتی ہے نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس کریں نا، آپ کریں نا، یار بس کریں، صلاح الدین صاحب! بس آپ آگے کٹ موشن پر بات کریں، ثوبیہ بی بی! باقی کٹ موشن پر، کوئی نہیں سن رہا ہے تو کیا فائدہ ہے، جرنلسٹس بھی چلے گئے ہیں، تصویر لینے والا بھی کوئی نہیں ہے، ابھی بیٹھ جائیں۔ صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, in all the countries round the globe, in all the countries, governments are of the people, by the people and for the people, unfortunately this is not the case, this has never been a case of Pakistan. We saw selection through election and no wonder, these selected ones, they don't really bother about the welfare of the masses, why? because they do not reflect the sentiment and the wishes, aspirations of the people and no wonder, we had a budget, we saw a budget which is quite contrary to the wishes, aspirations, expectations and that of the

needs of the people. Mr. Speaker, going straight to the Finance Ministers` speech, let's go to number one,

تنخواہوں میں کمی، مسٹر سپیکر! تنخواہوں میں کمی کی بات آ گئی ہے، Let me be in Urdu، بارہ فیصد کمی الفاظ سے آتی ہے، الفاظ سے کیا، یہ آپ کے ساتھ لاء منسٹر تشریف فرما ہیں، اس کے لئے امنڈمنٹ لانا پڑتی ہے، پہلے آپ نے، یہ تو Champion بننے جارہے ہیں، کس طرح بنیں گے؟ کیا پرائم منسٹر کی اور اپنے پرائم منسٹر کی سپیچ بھول گئے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم Discretionary grant, discretionary fund ختم کر رہے ہیں، اس کے لئے باتوں سے ہو گی، انہوں نے نہیں، میں نے بل جمع کرایا ہے، اگر آپ میں یہ جرات ہے تو آئیں میرے ساتھ، ان کو عملی جامہ پہنائیں، باتوں سے بات نہیں بنے گی۔ مسٹر سپیکر سر، گریڈ20، 21، 22 کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہو گا لیکن وہ ٹیکس کیوں دیں گے؟ آپ نے کیا دیا ہے، آپ یہ کس طرح گارنٹی کر سکتے ہیں کہ سروس ڈیلیوری، اس سے سروس ڈیلیوری کیوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: سروس ڈیلیوری کیوں اس سے Affect نہیں ہو گی، وہ Definitely ہو گی۔ تھینک یو سر، میں بیوروکریسی کا کوئی Fan نہیں ہوں لیکن اس سے ان کی سروس ڈیلیوری متاثر ہو گی۔ Moving forward، 63 years of age کی Limit انہوں نے بڑھا دی ہے اور کہتے ہیں کہ اس سے تو صرف Point one percent جو کہ Ten thousand بنتے ہیں، جب آپ تین سال بنائیں گے تو وہ Point one نہیں وہ۔۔۔۔۔

جناب خلیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، آذان بالکل قریب آ گئی ہے، پلیز خلیق ایم پی اے صاحب! صلاح الدین صاحب! آپ کو میں کل ٹائم دے دوں گا، کٹ موشن پر خوب بولیں، خلیق صاحب! ٹائم نہیں ہے، نماز کا ٹائم ہے، آگے پھر دیکھیں گے، ساری اپوزیشن میری بات سن لے، ٹریژری بنچز بھی اور جو آپ کے درمیان Agreement ہوتا ہے، اس کے آپ سارے پابند ہیں یا اپنے پارلیمانی لیڈروں سے بغاوت کر لیں، آپ کے پارلیمانی لیڈروں نے، اپوزیشن لیڈر نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اتوار کو اجلاس نہیں ہو گا اور آج کے دن کا کہا تھا کہ اس کو ہم Wind up کریں گے، تقریریں کم کریں گے یا تو ان کو Obey کریں یا وہ اگر نہیں ہوتا تو پھر ہمیں بتائیں، ہم اس چیز کو Handle کریں گے، آپ کو کل چھٹی نہ ہونے

دیتے تو پھر سارے تقریریں کرتے تو ڈسپلن ہے، اپنے پارلیمانی لیڈروں کو Obey کریں، انہوں نے کوئی صحیح فیصلہ کیا ہوتا ہے، اب سب کے سب بھی نہیں بول سکتے۔ جی خلیق صاحب!

جناب خلیق الرحمان: جناب سپیکر! میری ایک ریکویسٹ تھی کیونکہ باتیں سب نے کر لی ہیں لیکن منسٹر فنانس کی جو Windup speech ہے، جن کے لئے وہ کرنا چاہ رہے ہیں وہ تو موجود ہی نہیں ہیں، ادھر اسمبلی میں ان کو وہ جواب دینا چاہ رہے ہیں، وہ بھی موجود نہیں ہیں، میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو آپ اگر کل پہ کر دیں تو وہ زیادہ بہتر رہے گا، ہم چاہ رہے ہیں کہ ہم صحیح طریقے سے اپنے اس بجٹ کو جو پچھلا بجٹ ہے، اس موجودہ بجٹ کو Thrash out کریں، باقی بھی ممبران ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کیونکہ سننے کے لئے تو کوئی ہے ہی نہیں، یہ بھی ناانصافی ہے کہ وہ باتیں کر کے چلے جاتے ہیں، ہم سے پھر کوئی سننے والا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: شیڈول بن چکا ہے، اب اس میں امنڈمنٹ نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کے پاس آگے دن ہی نہیں ہیں، آپ کے دن نہیں ہیں نا، آگے ٹائم نہیں ہے آپ کے پاس، 29 کو پاس بھی کرنا ہے اس کو، تو کیسے پاس کریں گے ؟ اس کا تو پورا شیڈول بنا ہوا ہے۔ ایک میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کل کا ایجنڈا کافی ضخیم ہے جن ممبران میں آج وہ Distribute ہو جائے گا، کل دوبارہ نہیں ہوگا، وہ پھر اپنے ساتھ لے کر آئیں یا آج کٹ موشنز والا Receive ہی نہ کریں، کل آپ کو ٹیبل پہ مل جائے گا کیونکہ بہت ضخیم ہے تو وہ آپ کے پاس بندے آتے ہیں، جس نے پڑھنا ہے، رات کو پھر وہ کل اپنا لے کر آئے گا، یہاں ایکسٹرا کاپیز نہیں ہیں اور کل لینا ہے، ان کو کل ٹیبل پہ مل جائے گا، یہ کمپیوٹر پر Paperless نہیں ہے، Paperless تو ہے نا، آپ کے پاس آیا ہوا ہے، اس پہ نہ، سارا کچھ اس پہ تو آیا ہوا ہے۔ جی خالد خان صاحب، پانچ منٹ میں۔

جناب خالد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! جب بجٹ قریب آتا ہے تو ہر مکتب فکر کے لوگوں کی اس پر نظر ہوتی ہے کہ اس بجٹ میں ان کو ریلیف ملے گا، نو سو ارب روپے کا جو بجٹ ہے، یہ میرے خیال سے صوبے کا بہت زیادہ بڑا بجٹ ہے، اس کے ساتھ چیلنجز بھی ہیں، چیلنجز اس صورت میں ہیں کہ فاٹا کے جو علاقے ابھی Merged ہوئے ہیں خیبر پختونخوا میں، ان پر پچھلے ادوار میں جو Militancy کا دور رہ چکا ہے یا ان کے سکولوں اور ہسپتالوں کی جو Missing facilities ہیں، ان کے انفراسٹرکچر کا جو نظام درہم برہم ہے، میرے خیال میں یہ چیلنج سے کم نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب! ہسپتالوں کے لئے جو خیبر

پختونخوا میں بڑے ہسپتال ہیں، ان کے لئے جو سات ارب روپے کا جو بجٹ مختص کیا گیا ہے، ڈیویلپمنٹل کے لئے بھی ہے اور On going schemes کے لئے بھی ہے، میرے خیال سے یہ خوش آئند ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کارڈ کو سارے صوبے تک Extend کرنا، یہ بھی ایک بڑا کارنامہ ہے لیکن میری اس میں ایک Suggestion ہوگی کہ صحت کارڈ کو صرف In door patients تک محدود رکھا گیا ہے، میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس کو Out door patients تک Extend کیا جائے تو اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ Facilitate ہوں گے، ان کی جو Observation ہے کہ یہ Misuse ہوگا تو ان کو چاہیئے کہ اس پر نظر رکھیں لیکن اس سے فائدہ Out door patients سے زیادہ لوگوں کو ہوگا۔ جیسا کہ فنانس منسٹر صاحب نے اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ ہم سکولوں کی بلڈنگز میں زیادہ رقم خرچ نہیں کریں گے، ہم تعلیمی معیار میں سکولوں پر زیادہ فوکس کریں گے، یہ بالکل خوش آئند ہے، اس بنیاد پر انہوں نے اے ایس ڈی او کی جو ریکروٹمنٹ کا فیصلہ کیا ہے یا زیادہ ٹیچروں کی ریکروٹمنٹ کا فیصلہ کیا تو وہ بھی خوش آئند ہے لیکن اس اے ڈی پی میں جو ایک سکیم Reflect ہوئی ہے، Establishment of Primary and Secondary Education on rented basis، یہ سکیم جو ہے، یہ ٹھیک ہے کہ Rented building میں ہم سکول بنائیں گے لیکن وہ جدھر اربن ایریا ہے، ادھر Rented building پر سکول مل سکتا ہے، ادھر زمین کی جو قیمت ہے یا کمرشل ہے تو ادھر زمین دینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے، اس کے برعکس رورل ایریا میں یہ بلڈنگ Rent پر نہیں مل سکتی، ادھر وہ فری میں زمین دے سکتے ہیں، ادھر جو پلاننگ کا Criteria ہے وہ اس کو Fulfill بھی نہیں کر سکتا، تو میری فنانس منسٹر سے یہی گزارش ہوگی، یہ Establishment of Primary and Secondary Education کی جو سکیم Reflect ہوئی ہے، مہربانی کریں، Already ہمارا جو بجٹ ہے وہ 45 ارب روپے کا سرپلس بھی ہے، اس کو اس میں Accommodate کر لیں تو یہ میرے خیال سے بہتر ہوگا، ایسا نہ ہو کہ پھر اس سکیم کو دوبارہ اے ڈی پی میں As a more schemes reflect ہوگی جو ان لوگوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوگی، ان سکولوں میں انہوں نے ایڈمشن لیا ہے جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شارٹ کریں، پلیز۔

<u>جناب خالد خان:</u> ایجوکیشن میں جو میرے خیال سے بابک صاحب نے بھی اس بات کو Identify کیا تھا، ہائر ایجوکیشن میں تقریباً 40 فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ٹورازم اینڈ سپورٹس کے لئے

136 پرسنٹ کا اضافہ ہو چکا ہے لیکن ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں جتنی On going سکیمیں چل رہی ہیں، ان کے لئے کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا ہے، میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہو گی کہ ان سکولوں کی Allocation میں کچھ زیادہ سے زیادہ پیسے رکھیں کیونکہ Already ایسی سکیمیں جو ہیں وہ Under process ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، زبیر خان صاحب اور اس کے بعد عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب زبیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارٹ، دو تین منٹ۔

جناب زبیر خان: میں دو تین منٹ لوں گا۔ سب سے پہلے میں محمود خان صاحب کو جو خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ ہیں، تیمور سلیم جھگڑا صاحب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کٹھن اور سخت حالات میں انہوں نے ایک خوشحال اور متوازن بجٹ پیش کیا ہے، میں اس کے ساتھ ساتھ بجٹ جو قومی دستاویز ہے، پہلی بار یہ اعزاز پاکستان تحریک انصاف کو حاصل ہو رہا ہے کہ اتنا بڑا بجٹ پیش کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا، جو نئے اضلاع ہمارے ساتھ فاٹا کے ضم ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ پہ آجائیں تاکہ آپ کوئی مقصد کی بات کر سکیں۔

جناب زبیر خان: ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں، انہیں یہی یقین دلاتے ہیں کہ ان شاءاللہ پاکستان تحریک انصاف اور ان کی حکومت ان کے ساتھ رہے گی، ان کے مسائل اور ان کی جو محرومیاں ہیں، ان کو ان شاءاللہ کم کرے گی، ان کو سہولیات اور ضروریات پہنچائیں گے، اس بجٹ میں ایک انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اذان میں دس منٹ رہ گئے ہیں، اذان میں دس منٹ رہ گئے ہیں۔

جناب زبیر خان: پہلا صحت انصاف کارڈ جو غریب کے لئے بھی ہے، امیر کے لئے بھی ہے بلکہ سارے پختونخوا کے عوام کے لئے ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں، یہ اقدام انقلابی اقدام تصور کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ آٹھ اضلاع کے لئے بجٹ میں جو خصوصی پیکیج رکھا گیا ہے، ان کی محرومیاں کم کرنے کے لئے اور ان کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لانے کے لئے میرے پاس ایک تجویز ہے، اس کے ساتھ Add کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! ان پسماندہ اضلاع کو دیکھا جائے کہ ان میں نیچرل ریسورسز کیا ہیں، ان میں Potential کیا ہے؟ میں باقی اضلاع کی طرف نہیں جا سکتا لیکن اپنے ضلع اور اپنے حلقے کی بات کروں گا۔

جناب والا! وہاں پر Energy potential ہے، وہاں پہ Tourism potential ہے، وہاں پہ Agriculture potential ہے، وہاں پہ Forestry potential ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، ٹائم بالکل نہیں رہا، بہت شکریہ۔ بہادر خان صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو کل آپ کو میں زیادہ ٹائم دے دوں گا، اذان ہو جائے گی اور Windup رہ جائے گی، کل آپ مجھ سے زیادہ ٹائم لے لیں، میں آپ کے لئے Unlimited time دیتا ہوں، I would like to request honourable Minister for Finance، لودھی صاحب! آپ بھی اپنا ٹائم دے دیں، آپ نے بھی بولنا تھا یا بولنا چاہتے ہیں، ٹائم بالکل Close ہو گیا۔ چلیں بولیں، صرف تین منٹ کے لئے قلندر لودھی صاحب، یہ رہ گئے ہیں، میں نے پہلے بھی نام لیا تھا، اس وقت نماز کے لئے گئے ہوئے تھے، بولیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> جناب سپیکر! میرے خیال میں میں درمیان میں بیٹھتا ہوں، دس سال اپوزیشن میں بیٹھا ہوں اور وہ دس سالہ، یہ چھ سال ہو گئے ہیں ٹریژری بنچز کے ساتھ میرے خیال میں آپ میرا فیصلہ نہیں کر سکتے کہ میں اپوزیشن کے ساتھ ہوں یا ٹریژری بنچز کے ساتھ ہوں، اس طرح بیٹھتا ہوں، اس لئے مجھے Ignore کرتے ہیں لیکن اچھی بات ہے، کوئی ایسے میں پھر بھی-----

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میں نے آپ کا نام لیا تھا، اس وقت آپ نماز میں تھے۔

<u>وزیر خوراک:</u> جی سر، میں کل بھی ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو یہاں پر میرے ساتھ بیٹھتے ہیں، میرے پڑوسی ہیں لیکن انہوں نے بھی، کل سے نظر نہیں آیا۔ مسٹر سپیکر! میں نے زیادہ باتیں بھی نہیں کرنی ہوتیں، میرے Attitude کا آپ کو پتہ بھی ہے، میں تو آپ کی بھی تعریف کرتا ہوں کہ جس صبر سے اور اس سے زیادہ میں ٹریژری بنچز کی، اپنے برخورداروں کی، چھوٹے بھائیوں کی تعریف کرتا ہوں کہ جس صبر سے میرے اس سائڈ کے بھائیوں کو جو کہ بہت سینیئر پارلیمنٹیریز ہیں، بہت سے اس میں بڑے عہدوں پر رہنے والے ہیں، سب گورنمنٹ میں بھی رہے لیکن Attitude کا یہ مظاہرہ اور بعض اوقات Aggressive mood میں کرتے ہیں لیکن یہ بڑے Politely اور بڑے اچھے موڈ میں اس کا جواب دیتے ہیں جناب سپیکر! میں اور نگہت اورکزئی میری چھوٹی بہن ہیں، ہمیں تقریباً، ہمارے سامنے یہ انیسواں بجٹ آرہا ہے، انیسواں بجٹ، چونکہ میرے خیال میں ہم دونوں کا یہ چھوٹا Tenure ہے کہ اللہ کی مہربانی سے ہم یہاں اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ یہ چیف منسٹر کی ٹیم جس کا نوجوان فنانس منسٹر ہے، اس کے ساتھ فنانس سیکرٹری ہے، اس کے ساتھ پی اینڈ ڈی کا سیکرٹری ہے، ایڈیشنل سیکرٹری ہے،

بنگش صاحب اور اس کے جتنے بھی ساتھی شاکر صاحب کا بڑا Contribution ہے، اس کی پوری ٹیم کا اور اس کے ساتھ پھر کیبنٹ میں جب جہاں ہیں تو ہم نے وہاں جس کو Thrash out کیا، وہاں انہوں نے ہمیں اس کا Response دیا ہے، جو ہمیں انہوں وہاں پر مطمئن کیا ہے، اس لئے میں ان کی ساری ٹیم کو Appreciate کرتا ہوں اور اس سے بڑی بات یہ کہ سارے اس ہاؤس کے لئے ایک بڑا اعزاز ہے، اس ہاؤس کے لئے کہ ہم ان اضلاع کا جو کہ ضم شدہ قبائلی اضلاع ہیں، ان کا ملا کر ایک بڑے صوبے کا بجٹ پیش کر رہے ہیں، میں ان قبائلی اضلاع کے ان بہادر غیور، نڈر اور صاف گوہ لوگوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ ملک کی ذمہ داری تھی، یہ اعزاز اس اسمبلی کو ہے، اس میں بڑی عزت کی بات ہے، اس کے بعد آپ کو یہ پتہ ہے، آپ بھی اس ہاؤس میں کئی دفعہ سے آرہے ہیں تو جب صوبہ ترقی کرتا ہے، صرف صوبہ ترقی نہیں کرتا، اس کے ساتھ اس کے ضلع بھی ترقی کرتے ہیں، اس کے ساتھ اس کے قصبے بھی ترقی کرتے ہیں، اس کے ساتھ اس کے ویلجز بھی ترقی کرتے ہیں، تب سارا ملک، یہ صوبہ ایک بڑا بہترین صوبہ بنے گا۔ جہاں تک آپ نے مزاج کی بات ہے تو وہ کسی کو کیا بات پسند ہے، بجٹ بک بھی ہے، اپنا وائیٹ پیپر بھی پڑھتے ہیں، ہم اس کو بھی دیکھتے ہیں، اے ڈی پی کو بھی دیکھتے ہیں، اس کے بعد تقریر کو بھی دیکھتے ہیں لیکن بات اپنے مزاج کی کرتے ہیں، اس میں بہت ساری اس طرف سے باتیں ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! اذان میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

<u>وزیر خوراک:</u> چونکہ اس میں کوئی باتیں ہوئیں، ایسی باتیں ہوئیں جو میں مناسب نہیں سمجھتا، یہاں چھوٹی چھوٹی باتوں کو Highlight کیا گیا کہ ٹریژری بنچز کے ساتھ یہ ہوتا ہے، اسمبلی میں یہ ہوتا ہے، اچھا نہیں لگا اور اس کے بعد سی پیک کی بات ہوئی ہے کہ یہ سی پیک سبوتاژ ہو رہا ہے، یہ کدھر ہو رہا ہے، یہ ابھی کل 60 کلو میٹر رہا ہے، یہ 30 اگست کو ان شاء اللہ ہم شنکیاری جا کر وہاں اس انٹر چینج سے یہ کھل جائے گا، آج کل بھی ہم اس سے آرہے ہیں، یہ اس کے ساتھ اکنامک زون ہیں، ان کے لئے زمینیں Acquire کی جا رہی ہیں، وہاں جتنی بھی چیزیں ہیں، معاہدے ہیں، انڈسٹریز ہیں، وہ سب لگیں گی اور یہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو لودھی صاحب! پانچ منٹ آذان میں رہ گئے ہیں، آذان ہو گئی تو پھر تیمور صاحب۔۔۔۔

وزیر خوراک: چلو، میں یہ کہتا ہوں کہ میری درخواست یہ ہے، اس ہاؤس سے میں عمر کے لحاظ سے میرے خیال میں، میں نہیں کہتا کہ میں نے کسی کا شناختی کارڈ تو نہیں دیکھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں عمر کے لحاظ سے میرا ان پر بھی حق ہے، ادھر بھی حق ہے، اپنا Attitude اچھا رکھیں، کون کب تک یہاں ہے، کون ادھر بیٹھتا ہے، کون ادھر بٹھتا ہے، Politely بات کریں، غصے سے بات کرنا، Aggressive mood سے بات کرنے سے کام بنتا نہیں ہے، کام بنتا ہے مل جل کے بیٹھنے سے، کیونکہ ہاؤس ہم سب کا ہے، یہ اس صوبے کی خوبصورتی ہے، یہ ہمارے جرگے کی ایک روایت ہے، اس جرگے کو ہم نے Continue رکھنا ہے، اس کے بعد یہ اس طرف کے بھائیوں کو ہم نے جو بھی ملاقاتیں کی ہیں، اپوزیشن لیڈر سے یا پارلیمانی لیڈروں سے ہم کسی طرف سے Back up نہیں ہے، ہماری گورنمنٹ کسی بات میں Back up نہیں، اس نے Back up نہیں کیا، ہم ان کو اپنے سے زیادہ چاہتے ہیں، اور ان کو Accommodate کرتے ہیں، اس اے ڈی پی میں بھی ان کا حصہ ہے-----

جناب سپیکر: تھینک یو لودھی صاحب! آذان ہو رہی ہے، تھینک یو پلیز، آذان کا ٹائم ہے۔ جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، منسٹر فار فنانس، Concluding speech، ایک ریکویسٹ میں کرتا ہوں، ان شاء اللہ مغرب کی آذان ہو گی، ہم تقریر سنیں گے، اس کے بعد پھر ہم سارے ان شاء اللہ اکٹھے نماز پڑھیں گے۔ جی تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! تین دن سے ہم نے بجٹ پہ ڈیبیٹ کی، جنرل ڈسکشن کی، میرے ساتھ جو اپوزیشن سے اور ٹریژری سے سب ممبرز نے اس میں Participate کیا، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آذان کا وقت ہے، Again میں ریکویسٹ کرتا ہوں، کوشش کرتے ہیں اس کو ختم کرتے ہیں، ایک ہماری یہاں پر ڈیبیٹ میں اتار چڑھاؤ آتا ہے، Aggression آتی ہے، بالکل جیسا کہ لودھی صاحب نے کہا کہ میں سیکنڈ کرتا ہوں، ہم سارے صوبے کی روایات کے کسٹوڈین ہیں، کبھی مجھ سے غلطی ہو گی، ہم سے ہوتی ہے تو میں معذرت مانگتا ہوں، کبھی دوسری سائڈ سے ہوتی ہے، ایک چیز اپوزیشن کرنا ہے، حکومت چلانا لیکن کوئی Proud traditions ہیں اس صوبے کی، کوشش کرتے ہیں کہ ان کو رکھ دیں۔ جناب سپیکر! شاید جذبات میں کہا گیا، ایک دو چیزیں Personal nature کی کہی گئیں، میں وہ مائنڈ نہیں کرتا لیکن میں صرف ان سے ایک میسج لیتا ہوں، یہ کہا گیا کہ جب میں نے ایک سوال کا جواب دیا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں، شاید جذبات میں جیسا کہ Point out کیا گیا، کسی نے شاید

کہا کہ اگر ہم اس صوبے کی بھلائی کے لئے کام کر رہے ہیں، میں جیسے بھی بات ہو، مجھے اس کی کوئی نہ پرواہ ہے، I forgive it کیونکہ ہم نے صوبے کے لئے کام کرنا ہے، میں اس سے بھی زیادہ اپنی طرف سے کوشش کروں گا کہ وہ صحیح کام ہو، بیشک کسی کو غصہ آئے، Because جو یہاں کے 35 کروڑ عوام ہیں اس بڑے پختونخواکے، ہمیں ان کے لئے فیصلے کرنے ہیں، اگر مجھے یہ قیمت ادا کرنی پڑی، مجھے پتہ ہے، میرے Colleagues کو، پاکستان تحریک انصاف کی ساری ٹیم کو کہ ہم ایک دو باتیں سنیں، اگر اس صوبے کی ترقی کی یہ قیمت ہو تو ہم ایک بار نہیں ہزار بار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! صرف ایک اور Clarification میں ضرور دوں گا، میرے خیال میں بابک صاحب نے کہا تھا کہ میں صرف ان کو Clarify کروں گا کہ میں نے مکا نہیں دکھایا تھا اور نہ میں Non fairness میں Believe کرتا ہوں، اس کے ساتھ نہ میں کاغذ پھاڑنے میں، روایات کو توڑنے میں کسی بھی سائڈ سے، گورنمنٹ یا اپوزیشن سے Believe نہیں کرتا ہوں، میں بابک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یوسف صاحب کا، میں نگہت اور کزئی کا، سارے جو اپوزیشن کے ممبرز بیٹھے ہیں، ہم تو چیلنج ایک دوسرے کو کرتے ہیں، میں گورنمنٹ کے جو ممبرز بیٹھے ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ اگر لمبا سیشن ہے، میں خود بہت سے سیشن میں نہیں آتا کیونکہ میں دفتر میں بارہ چودہ گھنٹے کام کرتا ہوں لیکن جب میں آتا ہوں، یہ بھی میرے خیال میں اس ہاؤس کی ایک Tradition ایک Sign of respect ہوگی کہ جب ہم آتے ہیں تو ہم اس دن صرف خود بات نہ کریں، آپ نے خود بھی پوائنٹ آؤٹ کیا، پھر اور بھی لوگ بات کریں، ہم ان کی بھی سنیں گے To say، اس طرح میرے خیال میں مجھے خوشی ہے کہ مجھے مائیک لیٹ ملا، بیچ میں آذان ہوگی، مجھے رکنا پڑے گا، میں کوشش کروں گا کہ جلدی Windup کروں کیونکہ ہر کوئی بات ضرور کرتا ہے کہ میرے حلقے کے ساتھ زیادتی ہوئی لیکن اس ہاؤس میں بھی ٹائم ملتا ہے تو جس کو زیادہ ٹائم مل سکتا ہے وہ اپنے Colleagues کا بھی خیال رکھے، وہ لے لیتا ہے اور پھر یہاں پر وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ وہ ایک دو ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں، وہ نہیں کر سکتے، ٹھیک ہے ہم گورنمنٹ میں بھی دیکھیں گے، میرے خیال میں اپوزیشن کو بھی دیکھنا چاہیئے، آپ کے پاس بھی Back benchers ہیں، بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے بہت کچھ کہنا ہے۔ جناب سپیکر! اب میں Actual response پر آتا ہوں، Then I will try to be quick، ہم نے ریکارڈ بجٹ دیا، اس سے بہتر بجٹ بھی ہو سکتا تھا، کبھی کوئی چیز Perfect نہیں ہو سکتی، میں کیوں بتاتا ہوں؟ مجھے فخر 900 کے فگر پہ نہیں ہے، مجھے پتہ ہے کہ

شاید وفاق سے ایک دو روپے کم آئیں لیکن دو تین چیزوں پہ ضرور فخر ہے، یہ کہ ہم صرف سرکاری ملازمین کے نہیں، ان کا بھی خیال رکھیں گے، ان کے لئے بہت اچھے پلان ہیں لیکن باقی 92 فیصد کا بھی خیال رکھ رہے ہیں، پی ایم ایل این کے میرے بھائی نے کہا، بالکل صحیح کہا، جس پیسے سے آپ سرکاری نوکری بنا سکتے ہیں، پرائیویٹ چار بنا سکتے ہیں، ہم سب کو یہ آواز اٹھانا پڑے گی، اس طرح ہم جا رہے ہیں، ہم پورے صوبے میں ہر خاندان کو جب صحت انصاف کارڈ دے رہے ہیں، اس پہ ایک کوسچین بھی ہوا، شاید ممبر ابھی نہیں ہے، جب سب کو دے رہے ہیں تو ہم نے بیوروکریسی بیج میں سے نکال دی، سب کو ملے گا، میں نے ابھی کہا، ہم جو ایجوکیشن کی فیس زیرو کر رہے ہیں، خود اپنی جیب سے خرچہ اٹھا رہے ہیں، یہ ایک عوام دوست Step ہے، ان Steps سے ہم نے جو فاٹا کے لئے پیکیج دیا ہے، ہم اپنی تنخواہوں میں، صلاح الدین صاحب، بابک صاحب، By the way he talks in English, I would just like to reiterate, it`s wonderful decision that your party is now just the Party of Pashtoon, but a Party of english speaking pashtoon, my congratulation Sir, (تالیاں) انہوں نے بات کی سر! Obviously is forward looking ہم نے بارہ فیصد اپنی تنخواہوں میں کمی کا اعلان کیا ہے، ہم قانون سازی لائیں گے، سلطان خان آئے ہیں، ہم نے اگر پہلے آرڈیننس لانا ہو جناب سپیکر! آرڈیننس لے آئیں گے اور اگر غلطی سے پیسہ بھی آیا تو ہم خزانے کو واپس کر دیں گے۔ جناب سپیکر! اپوزیشن نے اچھی باتیں بھی کی ہیں اور میرے خیال میں روایات کو looking at them رکھ رہے ہیں، دو تین میں ذکر کرنا چاہوں گا۔ نگہت بی بی نے کہا کہ جو صاف پانی کی فراہمی ہے، بہت ضروری ایشو ہے، اس کی ٹیسٹنگ صحیح نہیں ہوتی، بہتر ہونی چاہیئے، میں نے خود نوٹ کیا ہے، میں سپورٹ کرتا ہوں، اس پہ ہمیں مزید کام کرنا ہے۔ (تالیاں) میں نگہت بی بی کو کہوں گا کہ ہماری سپورٹ بھی کریں، Help بھی کریں، ہمیں پورے صوبے میں ہر مرد، عورت، بزرگ اور بچے کو صاف پانی دینا چاہیئے، اس کے لئے ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن محترم اکرم درانی صاحب، وہ بھی ابھی نہیں ہیں، انہوں نے اپنی اوریجنل سپیچ میں قبائلی اضلاع کے لئے بات کی کہ ان کی فنڈنگ واپس صوبے میں نہیں آنی چاہیئے، وہ Safety valve ہم نے بنائی ہے، ان کی Suggestion سے پہلے بنائی تھی لیکن بالکل سو فیصد صحیح Suggestion تھی۔ بابک صاحب نے بات کی کہ شاید کوئی ضلعوں سے یہ مائنز اینڈ منرلز میں سمگلنگ ہوتی ہے، سر، اگر ہو تو آپ لائیں، یہ آپ کا کام ہے، ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں، کہیں بھی عوام کے

پیسے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو تو آپ لائیں، ہم ایکشن لیں گے، اب اگر ہم ایکشن نہیں لیں، آپ کو اس سے بھی زیادہ زور سے چلانا چاہیئے کیونکہ یہ سسٹم ابھی سو فیصد نہیں ہے، اگر یہ باتیں Identify ہوں اور یہ سچ ہوں تو بالکل ان پر ہمیں کام کرنا چاہیئے، ان شاء اللہ کریں گے۔ جناب سپیکر! کچھ چیزیں ہیں، شاید لوگ مانیں یا نہ مانیں، ہم نے 95 ارب تقریباً سو ارب کی Saving کی ہے، ہم نے دو سو بلین کا Throw forward سیٹلڈ ڈسٹرکٹس کا کام کیا ہے، یہ ضرور کسی نہ کسی کی سکیم Affect ہو گی لیکن اس کی وجہ سے ہر کسی کے ضلع میں زیادہ کام بھی ہو گا۔ جناب سپیکر! شاید ہمارے Colleagues کو ہماری بیوروکریسی کو بھی یہ نہ لگے، ہم قبائل کے لئے وہ بجٹ لا سکیں جو ہم نے لایا ہے، میں نے نوٹ کیا ہے، For example جو ہمارے اے این پی کے بھائی ہیں، انہوں نے قبائلی اضلاع کے بجٹ پر تنقید نہیں کی، میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ ایک سیچویشن ایسے بھی تھی کہ ہمیں قبائلی اضلاع کے لئے صرف 55 ارب روپے ملے تھے جو فاٹا سیکر ٹریٹ کے پچھلے سال کا بجٹ تھا، قبائلی اضلاع پر فی کس گیارہ ہزار روپے سال کے لگتے تھے، پاکستان میں باقی پر 18 سے 25 ہزار، اس سال یہ 162 ارب روپے کے ساتھ قبائلی اضلاع پر فی کس 33 ہزار روپے لگتے ہیں، پورے پاکستان سے زیادہ اور یہ ان کا حق ہے، مجھے فخر ہے کہ صرف یہ حکومت نہیں، یہ اسمبلی ان کے لئے یہ حق لا چکی ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! کچھ میں ہے، اب کیونکہ وائنڈ اپ سپیچ میں اپوزیشن سوال کرتی ہے، ان کا جواب دینا پڑتا ہے، کچھ میں Clarification کروں گا۔ میرے خیال میں خوشدل خان صاحب نے بات کی، وہ بھی ابھی موجود نہیں ہیں، معذرت کے ساتھ اگر کسی اور نے کی ہو لیکن ایک۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر! خوشدل خان صاحب نے کہا تھا کہ بجٹ میں جو بچت ہوئی ہے، یہ غلط ہے کیونکہ میں نے ماضی کا Past tense استعمال کیا تھا، Right، جناب سپیکر! مجھے اس بات کی سمجھ نہیں ہے، بچت ہم بجٹ میں ہی دکھائیں گے، بجٹ Forward looking ہوتا ہے، اگلے سال کا ہوتا ہے، پچھلے سال کا نہیں ہوتا، یہ Basic تو سب کو پتہ ہونا چاہیئے، جب ہم بچت کی بات کریں گے تو اگلے سال کے بجٹ میں ہی کریں گے، ہم نے جو خرچہ کرنا تھا، جب اس سے ہم کم خرچہ کریں گے تو وہ بجٹ میں ہی ہو گا، بجٹ 2019-20 کا ہے، پچھلے سال کا نہیں بنتا۔ اس طرح خوشدل خان صاحب نے قبائلی اضلاع کے فنڈنگ کے پراسیس کی بات کی ہے، میں یہ فخر سے اعلان کرتا ہوں کہ قبائلی اضلاع اس صوبے کی گورنمنٹ کی

Insistence پر قبائلی اضلاع کا سارا پیسہ کرنٹ سائڈ، ڈیویلپمنٹ سائڈ Auto mode میں ملے گا، مطلب قبائلی اضلاع کا ایک ایک پیسہ فیڈرل گورنمنٹ سے گارنٹی ہے، Ex FATA merged areas ہیں۔ جناب سپیکر! پری بجٹ سیشن کی بات ہوئی کہ ہونا چاہیئے تھا، میں تو پہلے بھی Clarify کرچکا ہوں، دوبارہ سے On the record لے آتا ہوں، چار پانچ بار آفر کی تھی، انٹرسٹ نہیں آیا، میرا دروازہ ہر Individual کے لئے بھی کھلا ہے، ہر پارٹی کے لئے بھی کھلا ہے، جب آپ چاہتے ہیں ہم پورے بجٹ پر Execution پر ہم جتنی بات کرنا چاہتے ہیں، اس لئے کرتے ہیں کہ آپ کی سپورٹ سے ہی اگر ہم دس قدم بھاگیں گے، آپ کی سپورٹ سے ہم بارہ قدم بھاگ سکتے ہیں، آپ کے صحیح چیلنج سے ہم بارہ قدم بھاگ سکتے ہیں، آپ کا غلط چیلنج ہمیں ایک دو قدم روکنا پڑے گا، میں یہ نہیں چاہتا، میں کیوں یہ نہیں کروں گا۔ جناب سپیکر! یہ Surplus deficit کی دوبارہ سے میں بات کرتا ہوں، Again on the record یا تو مجھے پتہ ہے، سب کو پتہ ہے یا مجھے پتہ ہے کہ ایک دو لوگ سیاست پر کھیل رہے ہیں، اس صوبے میں Deficit budget پچھلے چودہ سال سے نہیں دیا گیا، دوبارہ سے چودہ سال، کیوں؟ کیونکہ سرپلس اور Deficit کا فیصلہ سال کے آخر میں ہوتا ہے، جب آپ اپنی کمائی دیکھتے ہیں، آپ اپنا خرچہ دیکھتے ہیں، اس وائٹ پیپر میں جو آخری دو سال ہیں جن میں یہ خسارہ ہوا تھا، مطلب اپنی آمدن سے صوبے نے زیادہ خرچہ کیا تھا، 06-2005 جب ایم ایم اے کی حکومت تھی، 02-2001 جب ملٹری حکومت تھی، یہ میں Facts کہہ رہا ہوں، اب اے این پی کی گورنمنٹ میں خسارے کا بجٹ پیش نہیں ہوا، تو میں نے ان کا نام نہیں لیا لیکن یہ چیز ایک ہی بار کلیئر ہو جائے، یہ اے این پی کو بھی کریڈٹ جاتا ہے، پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ ان دونوں نے اپنے ادوار میں ایک بھی خسارے کا بجٹ پیش نہیں کیا۔ جناب سپیکر! خوشدل خان صاحب نے بات کی کہ میں Actual figures دیکھنا چاہتا ہوں، کمٹمنٹ ہے، Actual figures تو جب سال ختم ہوتا ہے اس کے بعد Publish ہوتے ہیں، کبھی کسی حکومت نے Publish نہیں کئے، میں نے وائٹ پیپر میں دینا شروع کیا، سیٹزن بجٹ میں دینا شروع کیا اور ان شاء اللہ In October جب ہمارے Actual finalize ہوتے ہیں، یہ پہلی حکومت ہو گی، ہمارے لئے مشکل ہو گا، ہم وہ Actual پرنٹ کریں گے کہ پچھلے سال کا Actual خرچہ کتنا ہوا لیکن اس میں صرف ایک چیز برا نہ مانیئے گا جناب سپیکر! اپوزیشن کو یہ میسج ہے کہ اگر ہم وہ ساری حقیقت Past کی پرفارمنس دکھانے لگیں تو اس میں Prejudice کے جو الزامات آتے ہیں، اگر ماضی کے کچھ اور بھی حقائق

ہیں تو وہ سامنے آ جائیں، یہ ضرور کوئی غلطیاں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں بھی ہوئی ہوں گی لیکن پھر سب کی سامنے آئیں گی، ہم نے سسٹم کو تبدیل کرنا ہے۔ جناب سپیکر! ڈیویلپمنٹ بجٹ میں دوبارہ سے On the record لاؤں گا، کسی نے نہیں کیا ہوگا، ٹانک کے ایم پی اے میرے بھائی بیٹنی صاحب، ابھی نہیں ہیں، ٹانک کو دو بار سپیشل پیکج ملا، ایک بار جو ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ سکیم سے اور ایک بار جو Least developed district scheme سے، مجھے اس پہ کوئی افسوس نہیں کیونکہ ٹانک پہ Per capita سب سے کم پیسہ لگتا ہے۔ تورغر کے میرے بھائی لائق خان صاحب نے بات کی کہ وہ اس لئے Included نہیں تھے کیونکہ ان کی Specific scheme ہے، Specific project ہے، تورغر کی Already جو بات ہوئی، بونیر کو ڈالا ہے، بونیر میں میرے آنریبل کولیگ بابک صاحب ہیں، وہ جو Least developed district کی سکیم ہے وہ کسی ایم پی اے کی نہیں ہے، سارے ضلع کی ہے، آپ کے ضلع میں لگے گی، آپ کے ڈسٹرکٹ میں، آپ کے حلقے میں بھی لگے گی، جیسا کہ ہمارے Colleagues کے حلقے میں لگے گی، Perfection کسی نے ماضی میں نہیں کی، ہم کوشش کر رہے ہیں، بڑے بڑے انسانوں نے گناہ کئے ہیں، ہم بھی بہت گنہگار ہوں گے لیکن ان شاء اللہ بہتری کی طرف ہر سال جائیں گے۔ جناب سپیکر! ایک Clarification یا تو میں شاید بابک صاحب کے فگرز کو سمجھا نہیں، انہوں نے کہا کہ ایلیمنٹری ایجوکیشن کی اے ڈی پی کا انہوں نے فگر لیا اور کہا کہ Lasr year سے کم ہے، Page 3 کے بالکل شروع میں Abstact 3 کیونکہ مجھے فگر خود یاد تھا، میں نے دوبارہ سے چیک کیا کہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا ڈیویلپمنٹ بجٹ 9.698 ارب پچھلے سال سے سات فیصد زیادہ فارن ایڈ کے ساتھ 7.682 ہے، ایلیمنٹری ایجوکیشن کا ٹوٹل ڈیویلپمنٹ بجٹ یہ ہے، اگر بابک صاحب کے سوال کا کوئی اور مطلب ہے تو میں بالکل ان کے ساتھ پھر Seperately discuss کر لیتا ہوں لیکن For the record ایجوکیشن کا ڈیویلپمنٹ بجٹ بڑھا ہے، آج ٹوٹل بجٹ بڑھا ہے۔ جناب سپیکر! Perfection کی بات ہوئی، الزامات بہت لگیں گے آگے پیچھے لیکن ضروری یہ ہے، یہ بٹوارہ نہیں ہے، اگر ایک جگہ سکول زیادہ ہیں تو دوسری جگہ کم ہیں، آپ کو ان ضلعوں میں ہی سکول بنانے یا اپ گریڈ کرنے ہیں جہاں پہ شاید پہلے نہ ہوئے ہوں، صرف یہ Selective fact بیان کر کے نہیں ہوتا، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، 2008 سے 2013 تک شاید ایک دو ضلعوں میں سکولوں کی ترقی میں کمی ہوئی تھی تو وہاں پر میرے خیال میں ان چار پانچ سال سے ان پر زیادہ فوکس کیا گیا، مجھے کوئی شک نہیں کہ وہاں پہ ضرورت زیادہ ہے، اگر

ایک ضلع لیتا ہے، مثلاً بونیر کو تقریباً جو ساری اپ گریڈیشن جو ہوئی تھی اور New schools up gradation تو ایک ضلع میں 2008 سے 2013 کے درمیان 101 اپ گریڈیشن اور نئے سکولز بنے تھے جبکہ باقی 25 ڈسٹرکٹس کا Average اوسطاً، باقی 25 اس وقت ضلع تھے، اگر ابھی 35 کر لیں تو اور بھی کم ہو گا، باقی ڈسٹرکٹس میں اوسط 69.2 تھی تو تقریباً 50 فیصد زیادہ پسماندہ ضلع ہیں وہاں پر زیادہ ضرورت ہوئی ہو گی تو وہاں پہ زیادہ اپ گریڈیشن ہوئیں، تین فیصد ان کا شیئر بنتا تھا، چھ فیصد وہاں پہ یہ سکیمز بنیں۔ اس طرح اگر ہم Individual number پہ آئیں، مڈل ٹو ہائی اپ گریڈیشن، 512، بڑا اچھا کام کیا، میں نے پاکستان تحریک انصاف کی بھی اپ گریڈیشن دیکھی، اس سے ماشاء اللہ تھوڑا سا زیادہ تھا لیکن 512 اپ گریڈیشن پانچ سال میں بری بات نہیں ہے، مڈل ٹو ہائی، اس میں میرے خیال میں اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو گا کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ مردان کے تھے لیکن 78 اپ گریڈیشن، 512 میں 78 یعنی تقریباً پانچواں حصہ، چھٹا حصہ بونیر میں 28، بونیر کی آبادی اگر کسی کو پتہ ہو کتنی، وہ تو تقریباً کوئی نو دس لاکھ کی آبادی ہو گی، بونیر میں 28، پشاور میں 29، مجھے فخر ہے کہ پشاور نے اپنا حصہ وہ بونیر کو دے دیا کیونکہ وہ زیادہ پسماندہ ہے (تالیاں) پشاور میں شاید 1970 سے، اس طرح یہ اتفاق ہی سارا پرائمری ٹو مڈل دیکھیں، ساری 551، نمبرون پر تو مردان 55، 10 میں سے ایک اپ گریڈیشن، مردان میں شاید یہ بھی دیکھنا پڑے کہ وہاں اتفاقاً کہ سارے مردان میں Spread ہے یا ایک دو حلقوں میں، اتفاق تو ہوتے رہتے ہیں، اس طرح بونیر میں ماشاء اللہ 38 اور پشاور میں جہاں پہ تقریباً 50 لاکھ کی آبادی ہے تو 31، بونیر میں 48، مردان میں 55 پشاور میں 31، تو یہ چھوٹی موٹی غلطیاں یا اتفاق ہوتے رہتے ہیں، ہم ان کو ان شاء اللہ سالہا سال بہتر بنائیں گے۔ (تالیاں) بابک صاحب کو اب میں Seriously کہوں گا، ایک Seasoned parliamentarian ہیں، مجھے مزہ آتا ہے کہ جب وہ بات کرتے ہیں، میں بابک صاحب جیسے سینیئر کولیگ سے سیکھنے کی کوشش کرتا ہوں، یہ میں ان کو یقین دہانی دلاتا ہوں، ایجوکیشن منسٹر بھی پانچ سال رہے ہیں، سکولز سکیمز، سر، سکولز ڈراپ نہیں ہوئے، ہوا یہ کہ جب دس بارہ سال کا Portfolio ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن سکولز پہ پہلے کام ہو رہا ہے وہ Complete ہوں۔ دوسری چیز جیسا کہ پی ایم ایل این کے آنریبل ممبر نے کہا ہے، دو اور ممبرز نے کہا کہ سکولز میں یہ بالکل صحیح ہے، سکولز کے اندر ابھی حالت صحیح نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیسہ آپ کے ضلع کے ہر سکول میں لگائیں گے۔ جناب سپیکر! آپ کے ضلع میں، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو کے ضلع میں،

چارسدہ میں 2008 سے 2013 تک شاید ان کو اپنا حصہ اس وقت نہیں ملا، بابک صاحب کے ضلع میں، یوسف صاحب کے ضلع میں بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو وفاقی حکومت نے پچھلے دور میں جو انہوں نے Earth quake کے سکولز ٹھیک نہیں کئے تھے، ان کے لئے بھی ہم نے پیسے پیدا کرنے ہیں، یہ سب پیسہ ہم نے لگانا ہے اور جب ہر سکول میں چار، پانچ ٹیچر دیں گے تو وہ کوئی حلقہ نہیں دیکھے گا کیونکہ بچہ چاہے وہ میرے حلقے میں ہو، چاہے وہ بابک صاحب کے حلقے میں ہو، اس بچے کا تعلیم پر حق ایک جیسا ہے، ہم وہ پورا کریں گے اور اگر ہمارے پاس ایک روپے یا دو روپے یا تین روپے نہیں ہیں، ہم وہ دو روپے سکول کے اندر لگائیں گے، تو اس میں میں ریکویسٹ کرتا ہوں، Again میں بابک صاحب کو کہتا ہوں کہ میرے آفس کے دروازے ان کے لئے بھی کھلے ہیں، As an Ex Education Minister, he has a responsibility کہ وہ ہمارے اقدامات سپورٹ کریں، جتنا ٹائم وہ چاہتے ہیں میں ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں تاکہ وہ ہمارے ساتھ آئیں اور یہ جو دس بارہ لاکھ بچے سکول سے باہر ہیں، پرائمری Age کی میں بات کر رہا ہوں، ان کو ہم سکولز میں اندر ڈالیں گے۔ جناب سپیکر! اس لئے ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا، میں دوبارہ سے اعلان کرتا ہوں تاکہ سب سنیں کہ زیرو سکول فیس، مجھے نہیں پتہ کہ پہلے کبھی ایسا تھا لیکن Recent past میں نہیں رہا، یہ سارا پیسہ جو سکول کونسل فنڈز میں جائے گا، یہ حکومت ڈالے گی تاکہ بچے کو زیادہ سے زیادہ آسانی ہو، ہم نے اس طرح کیا ہے۔ جہاں جہاں ہم نے صحت کارڈ دیا، ہم نے پسماندہ ضلعوں کے لئے سکیمیں دیں، ہم نے ان علاقوں کو روڈز دینے ہیں جہاں پہ روڈز نہیں ہیں، سارے روڈز کی مرمت کرنی ہے، ہم نے ایجوکیشن میں سب سے جو غریب لوگ ہیں، ان کے لئے ایجوکیشن کا جو معیار بہتر کرنا ہے تو جہاں جہاں پہ ہم کر سکتے ہیں، ہماری کچھ Priorities بھی ہیں، ٹورازم پہ بات کی ہے، ایگریکلچر پہ بات کی، انڈسٹری پہ بات کی، آئی ٹی پہ بات کی، ان سب کا بجٹ بڑھا ہے، Extra ordinary amount سے بڑھا ہے اور جہاں جہاں پہ ہمیں بھی Identification آتی ہے تو وہ ہم کرتے ہیں۔ ثقافت بڑی ضروری ہے، ایک اور اعلان ہے جناب سپیکر! اس بجٹ کے بعد ہم یہ قانون بھی پاس کریں گے کہ کوئی میوزیم، کوئی کلچرل سنٹر دس بیس روپے کی فیس ہوتی ہے، اگر اس وجہ سے کوئی نہیں جاتا تو وہ ساری فیس بھی ہم Eliminate کریں گے تاکہ ہم اپنی پوری دنیا کو ثقافت دکھا سکیں۔ ٹورازم کے لحاظ سے میں ایک بات ضرور کہوں گا، جیسا کہ میرے آنریبل کولیگ پی ایم ایل این کے، انہوں نے کہا کہ جب ہم پرائیویٹ سیکٹر کا سوچتے ہیں تو جو پیسہ آتا ہے، وہ ہم خود سے نہیں لا سکتے، عید کی چھٹیوں میں تقریباً چار

لاکھ گاڑیاں ملاکنڈ ڈویژن، ہزارہ ڈویژن میں آئی ہیں، اگر آپ حساب لگائیں، One thousand rupees per personاوسطاً پانچ لوگ ایک گاڑی میں، ان دو ڈویژن میں ان تین دنوں میں چھ ارب روپے آئے، چھ ارب روپے تین دن میں خرچ ہوئے، ان ضلعوں کے عوام کو ان سے فائدہ ہوا، اس میں کوئی پاکستان تحریک انصاف کا یا اے این پی یا پی پی کا کیوں نہیں تھا؟ کیونکہ پہلی بار ایک سال ٹورازم پر بات ہوئی ہے، خیبر پختونخواSpotlight میں آیا ہے، اس کا نتیجہ آپ سب دیکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں شروع میں بھی کہہ سکتا تھا، اس وقت میں As principles نہیں کہہ رہا تھا، جب لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی کہ 84ہزار پوسٹ Abolish ہوئی ہیں، اگر وہ پوسٹ خالی ہیں تو فرق کیا پڑتا ہے، ہم نے تو اس کی بات کرنی چاہیئے کہ گورنمنٹ کی سائز زیادہ ہے یا کم ہے، ہم کتنی نئی نوکریاں پیدا کر رہے ہیں، اس کا جواب تو ہے کہ 45ہزار، 47ہزار Sorry، لیکن صرفTo set the record straight کیونکہ کافی ناراض بھی ہوئے ہیں، میرے Elders ہیں، Respectable ہیں، For the record میں سوچ رہا تھا کہ میں اس وقت ان کو جواب دے دوں گا لیکن ان کی مصروفیات زیادہ ہوں گی، For the recordجناب سپیکر! کوئی پوسٹ Abolish نہیں ہوئی، So the answer is zero ان کے Colleagues ہیں، پلیز آپ لیڈر آف دی اپوزیشن تک یہ بات پہنچا دیں۔ نگہت بی بی نے ایک بات کی، Clarify کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے ایک سوال پوچھا، میں جواب دے سکتا ہوں، مائکرو ہائیڈل سے انہوں نے پوچھا کہ نیشنل گریڈ کی کتنی Addition ہوئی؟ جناب سپیکر! جواب یہ ہے کہ Addition تو کوئی نہیں ہوئی کیونکہ مائکرو ہائیڈل کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو نیشنل گریڈ سے Connected نہیں ہیں، وہ لوکل جو ہے سسٹم پہ چلتا ہے، اس کا جواب زیرو ہے لیکن یہ اچھی بات ہے۔ جناب سپیکر! اس طرح این ایچ پی کی بات ہوئی، این ایچ پی پہ Again just for clarity یہ ایک پارٹی کا اور دوسری پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، جب سے میں بڑا ہوا ہوں، 1993 میں اے این پی کی حکومت تھی، مجھے یاد ہے، 1996 سے 1999 تک اے این پی کی حکومت تھی، سنٹر کے ساتھ Aligned تھے، 1993-96 تک پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، چھ مہینے میرے خیال میں صابر شاہ صاحب تھے لیکن اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، سنٹر کے ساتھ Aligned کا مسئلہ نہیں Solve ہوا، 2008-13 تک اے این پی اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، سنٹر کے ساتھ Aligned تھے، مسئلہ Solve نہیں ہوا، یہ پارٹیز کا اور یہ سنٹر صوبے کا مسئلہ، یہ سنٹر اور صوبے کا مسئلہ ہے، یہ Prolonged struggle ہے، نہ یہ

کہ ہم شور مچائیں گے، اسلام آباد جائیں گے اس سے حل ہو گا لیکن آپ کو یہ ایشورنس دیتے ہیں ورنہ اگر ہمیں یہ، مجھے نہیں پتہ کہ ان دنوں جب آپ کی اپنی حکومت تھی تو آپ اس ہاؤس میں کتنا اٹھاتے تھے، یہ اکبر صاحب بیٹھے ہیں، ان کے فیملی ممبر ہیں، پاور منسٹر یہ بھی یہاں پہ بات کرتے ہیں، میرے بھی فیملی ممبر ہیں، وہی پاور منسٹر اور ہم بھی بات کرتے ہیں کیونکہ صوبے کا حق ہے، چاہے اس پہ چھ مہینے لگیں، سال لگے، دو لگیں، تین لگیں، ہم اس کو Achieve کریں گے، آپ کی سپورٹ چاہیئے لیکن Politics نہیں۔ بلین ٹری سونامی Versus چشمہ رائٹ بینک کینال، یہ کوئی Choice ہی نہیں ہے، بلین ٹری سونامی سے جو ہم ماحولیات میں لیڈر بنے ہیں، یہ بہت بڑی بات ہے، جیسا کہ میں نے کہا کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کو تو تب پیسے جائیں گے جب Approve ہو جائے گا، Approve ہونے سے پہلے کسی پراجیکٹ کو پیسے جانا Against the rules، جناب سپیکر! شانگلہ کے آنریبل ممبر نے بات کی، کافی دکھ بھری داستان سنائی، مجھے نہیں پتہ کہ کیوں ہم اتنا Personalize کرتے ہیں اور Misquote کرتے ہیں، 60 سے 70 کلومیٹر کے روڈز جائیکا میں شانگلہ میں Proposed ہیں، مالم جبہ سے شانگلہ Via شانگلہ تو اے ڈی پی کا حصہ ہے، مالاکنڈ ڈیویلپمنٹ پیکج ایک ہی ڈویژن ہے جس کا ڈویژنل لیول پہ ڈیویلپمنٹ پیکج ہے اور وہ اس لئے نہیں کہ وہاں سے کوئی اعلیٰ عہدیدار ہے، اس لئے کہ وہ Former PATA تھا اور ابھی تک وہ ہم Gap کی Disparity ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جب ہم وہ کر رہے ہیں تو جب ملاکنڈ میں شانگلہ شامل نہیں ہے، اس کے علاوہ چار ضلعوں میں ریسکیو 1122 آ رہا ہے، Tremendous service، ان چار میں شانگلہ شامل ہے کیونکہ ہم Home work کر کے نہیں آئے ہیں یا کیوں ہم Selected tracks پہ آئے ہیں؟ ہر ضلع پہ تو میں نہیں جا سکتا لیکن ہم سب ضلعوں میں جو جا رہے ہیں تو وہ ضرور ہم Publish کریں گے۔ اس طرح ہزارہ کی بات ہوئی، یہ میں On the record ضرور کہنا چاہوں گا، اس صوبے کی طاقت اس کے سارے لوگ، میں پشتو بولنے والا ہوں لیکن صرف پشتو بولنے والے اس صوبے میں نہیں رہتے، سب ہیں، بابک صاحب Agree کریں گے، اگر یہ پختونخوا ہے، یہ پختونخوا کا نہیں ہے، یہاں پہ ہر جو بندہ رہتا ہے اس کا حق ہے، اس لئے ہم نے یہ Citizen budget بنایا ہے جس میں کوئی بھی اور صوبہ اس طریقے سے عوام کے لئے Facts نہیں دیتا، یہ ہم صرف انگریزی میں بھی Publish کر سکتے ہیں، وائٹ پیپر بھی صرف انگریزی میں ہوتا، لاسٹ ایئر اس کو اردو میں بھی Publish کیا تھا، پشتو میں بھی کیا تھا، اس سال ہندکو میں بھی کریں گے، چترالی میں بھی کریں گے، سرائیکی میں بھی کریں گے،

(تالیاں) جو زبان ہمارے صوبے کی ثقافت کا، کلچر کا حصہ ہے، ان سب میں Publish ہو گا

(تالیاں) کیونکہ یہ Symbolism بھی ضروری ہے، ہزارہ اس صوبے کا حصہ ہے، ہزارہ ڈویژن اس صوبے کا حصہ ہے، اس کو بھی اپنا حصہ مل رہا ہے، سکولز میں ہم پورا کریں گے، اس طرح اور بھی بہت سی سکیمیں، جو موٹر وے ہے مانسہرہ تک وہ اگست تک کھلے گا، For clarification وہ نواز شریف نے نہیں مشرف صاحب کی حکومت نے شروع کیا تھا، اسی طرح ہری پور بائی پاس ہے، پورا ہزارہ ڈویژن اس سے کھلتا ہے، اس طرح دو ارب روپے ایبٹ آباد بائی پاس کے لئے، 4.5 ارب روپے مانسہرہ سٹی کے لئے، اس کے علاوہ صرف دو ڈویژن میں اب دیکھیں کہ ہر جگہ بٹوارہ نہیں ہوتا، پشاور ویلی کے لئے ٹورازم روڈز نہیں ہیں، ٹورازم روڈز صرف ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن کے لئے ہیں کیونکہ ہمارے ٹورسٹس کے لئے سب سے خوبصورت ڈویژن ہے، ہم سب کو اپنا ضلع اپنا گاؤں سب سے خوبصورت لگے گا لیکن سب سے زیادہ Foot fall یہاں پہ ہم کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر! خواتین کی بات ہوئی، نگہت بی بی کا میں احترام کرتا ہوں، جب میں نے اوتھ لیا تھا، ایک دو باتیں کہی تھیں میری فیملی کے لحاظ سے کیونکہ میرے چچا یہاں پر ممبر ہوتے تھے، وہ میں نہیں بھول سکتا، دو ارب کی صرف سکیمیز نہیں ہیں، جب روڈ بنتا ہے تو وہ صرف مردوں کے لئے نہیں وہ تو ایسے روپے بھی نہیں ہے جو ہمارے چھ سات ارب روپے کے قرضے اور وہ تو سارے اوپن ہیں، مرد اور خواتین دونوں کے لئے، یہ تو ان کے لئے ایک خاص Window رکھا ہے۔ اس طرح اگر نئے سکول بنتے ہیں، دو تین ہم لڑکیوں کے سکول بناتے ہیں، اس طرح ہم اور بھی بہت سے Windows میں خواتین کے لئے کام کریں گے کیونکہ یہ Over and above ہے لیکن اگر کوئی یونیورسٹی ہو تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے، میل کے لئے Only نہیں ہوتی، فی میل کے لئے بھی ہوتی ہے لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ ہم 50 فیصد بجٹ صرف خواتین پر لگائیں تو پھر ہمیں 50 فیصد بجٹ صرف مردوں پہ لگانا ہو گا، پھر ایک سڑک خواتین کے لئے بنے گی، ایک مردوں کے لئے بنی گی، ایسے تو نہیں ہوتا، Let`s upgrade our thinking۔ کرپشن کی بات ہوئی، صحت انصاف کارڈ سب کے لئے، ساری خواتین کے لئے، سب بنیں گے۔ جناب سپیکر! ایک ایک چیز ہو گی، Rome was in built in a day and Khyber Pakhtunkhwa will not be built in a day, but it is going forward and it will go further forward, insha Allah۔ جناب سپیکر! KPRA کی میں نے بات کی، KPRA کی جو Procurement agency ہے، یہ اس صوبے کو اعزاز حاصل ہے کہ یہاں پہ ای بڈنگ ہوتی ہے، ہر ایک کا ٹینڈر ہوتا ہے، ای بلنگ ہوتی ہے، آپ نیویارک جا کر

اپنا بل Submit کر سکتے ہیں، کسی اور صوبے میں نہیں ہوتا، اس سے بھی ہم بہتر کریں گے، ہم اپنا کام کر رہے ہیں، ان میں خامیاں نکالیں لیکن Genuine خامیاں نکالیں تاکہ ہم ان کو اور بہتر کریں۔ Equal distribution کی بات آنریبل ممبرز ہیں، بڑے Learned ہیں، بیچ میں اسرائیل کو بھی Quote کرتے ہیں، شاید اس بات پر ہی Personal explanation کال نہ کر دیں، ایکس لوکل گورنمنٹ منسٹر نے Equal distribution کی بات کی، میرا ان کو ایک چیلنج ہے، اس پہ مجھے کٹ موشن پہ وہ کافی انہوں نے خود کہا ہے کہ وہ تو ہر کٹ موشن کو ووٹ تک لے جائیں گے، Equal distribution کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک ہوتا ہے جو پسماندگی پاپولیشن پہ In fact ملے، ایک ہوتا ہے کہ ضلع کتنا کماتا ہے؟ وہ ضلع صوبے کو Contribute کتنا کرتا ہے؟ وہ تو آپ کو پتہ ہے کہ اگر پاپولیشن دیکھیں یا کمائی دیکھیں تو کچھ ضلعوں کی زیادہ ہو گی، پشاور کی زیادہ ہو گی، مردان کی زیادہ ہو گی، نوشہرہ، ہری پور کی زیادہ ہو گی، ان ضلعوں سے تو پیسہ باقی ضلعوں میں جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں And I wish کہ لوکل گورنمنٹ منسٹر یہاں پر ہوتے لیکن ان کو ضرور میں اپنے اپوزیشن کے Colleagues سے بھائیوں بہنوں سے درخواست کروں گا کہ ان کو میسج پہنچائیں، ان کے لئے ایک آفر ہے جناب سپیکر! ایکس منسٹر کی جو آفر ہے، ایک دن تو کسی نے لیڈر شپ دکھانی ہے، لیڈر شپ مشکل کام کا نام ہوتا ہے، یہ Equal distribution کی میں ان کو یہ گارنٹی دینے کے لئے تیار ہوں کہ اگر وہ ایک کام، اور میری Help کریں تو میں ان کو Un equally high distribution دوں گا، جیسا کہ ان کو عادت ہے پچھلے پانچ سال سے، وہ یہ Step ہے، میرے خیال میں یہاں ملاکنڈ ڈویژن کے ممبرز، ٹریژری اور اپوزیشن دونوں بیٹھے ہیں، میں ان کو یہ دلاسہ دینا چاہتا ہوں کہ میں بالکل وہاں پہ یہ بھی Terrorism hit area تھا، یہاں پر میرے خیال میں پانچ سال کا جو ٹیکس ہے، Holiday ہونا چاہیئے لیکن آنریبل لوکل گورنمنٹ منسٹر اتنے لوکل ڈسٹری بیوشن کے Champion ہیں، Charity begins at home وہ اپنے ضلع اپنے حلقے سے یہ ٹیکس کا نظام ہر طرف سے ایک قدم تو اٹھائیں، میں سارے ہاؤس سے یہ Commitment لے لوں گا کہ سب سے زیادہ پیسہ ان کے ضلع میں جائے گا کیونکہ وہ اگر یہ راستہ کھولیں گے تو یہ ایک مثال بن جائے گی، ان کا یہ کام سنہری حرفوں میں (تالیاں) تاریخ میں لکھا جائے گا، شاید بابک صاحب نہ بتائیں کیونکہ وہ اس بات سے ڈریں، یہ ایک Precedent نہ بن جائے لیکن اس ٹائپ کے اور جیسا کہ میں نے کہا، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لگے، یہ میں صرف On the lighter side یہ بات کر رہا تھا کہ

Argument کے دو رخ ہوتے ہیں، آپ صرف ایک رخ کو نہیں دیکھ سکتے، پھر End میں یہ بات کہنا ضروری ہوگی، میں آپ کے الفاظ کو دھراتا ہوں کہ ہر کوئی Fairness کی بات کرلیتا ہے، چونکہ اپوزیشن کو زیادہ شاید ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ Fair treatment نہیں ہو رہی ہے تو Obviously وہ زیادہ کرتے ہیں لیکن یہ Trend دیکھ لیں کہ اگر زیادہ بات کرتے ہیں تو ان کے بڑے بڑے لیڈرز کرتے ہیں، آپ نے زور آور کا لفظ استعمال کیا، اگر وہ لوگ جو یہاں ناانصافی کی بات کریں، کاش ان کے Colleagues بھی ہوں، ایک دو ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنے Colleagues کے ساتھ انصاف نہ کر سکے تو وہ صوبے کے ساتھ کیا انصاف کریں گے؟ لیکن مجھے یہ پتہ ہے کہ اس صوبے کے ہر Citizen میں وہ Sight وہ دلیری ہے، چاہے وہ گورنمنٹ کے ہوں، چاہے اپوزیشن کے ہوں، میں اپوزیشن کا وہ رخ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں اور اس ترقی کے سفر میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ اس صوبے کو ہم آگے بڑھائیں۔ (تالیاں) آخر میں جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ، سب کا جنہوں نے اتنی Patience سے یہ ساری باتیں سنیں، یہی کہوں گا کہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ ہماری مدد کرے، ہم یہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی بحث سے نکلیں، ہم یہ ستر سالوں کی ٹریڈیشنل سیاست سے نکلیں اور نہ صرف وہ مشکل اقدام لیں جن میں پورے پاکستان کا فائدہ ہو لیکن وہ مشکل اقدام اور وہ ترقی کی راہ دکھانے میں یہ صوبہ جس نے 1947 میں 99.5 فیصد ووٹ کے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان بنے، جس کا یہ ہاتھ ہے کہ اگر آج آپ کے ساتھ گلگت بلتستان (تالیاں) اور کشمیر کی سٹیٹس کا تیسرا حصہ جو ہے، ایک ہی بار آپ نے انڈیا سے یہ سرزمین لی ہے، اس میں اس صوبے کے باشندوں کا ہاتھ تھا، جس نے اس ملک کو پریذیڈنٹ دیئے ہیں، ابھی پرائم منسٹر دیئے ہیں، جس نے اس ملک کو آرمی چیف دیئے ہیں، سینیئر لیڈر شپ دی ہے، ہمیشہ مشکل حالات میں اس صوبے نے پہل کی ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ ہم وہ فیصلے لے سکیں جن سے یہ صوبہ جو ہے، پاکستان کو اس Path پہ، اس راہ پہ لے جائیں کہ ہمیشہ کے لئے ہم یہ دو تین روپے کی سیاست کرنا بند کریں، ہر حلقے میں، ہر گاؤں میں، ہر ضلع میں اتنا پیسہ ہو کہ ہمارے نوجوان یہ Choose کریں کہ انہیں امریکہ میں کام کرنا ہے یا پاکستان میں یا اپنے گاؤں میں کام کرنا ہے؟ بہت بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر فار فنانس۔ کل Budget Orientation Seminar ہے، ڈھائی بجے صوبائی اور PIPS کے تعاون سے ہمارے جرگہ ہال میں، تمام ممبران اس سیمینار میں، یہ Budget Orientation Seminar ہے، جرگہ ہال میں ہے، سارے ایم پی ایز کو انہوں نے دعوت دی ہے، اجلاس مارننگ میں ہم کریں گے، اس کے بعد کھانا بھی ادھر ہی ہو گا، کھانے کے بعد یہ سیمینار ہو گا۔

The sitting is adjourned till 10:00 a.m. tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 25 جون 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا گیا)